فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم

روداد

اجلاس سیزدہم ندوۃ العلماء بلگام (بمبئی)

مُنعقدہ

۱۷-۱۸-۱۹- رجب سنہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹-۲۰-۲۱- اپریل سنہ ۱۹۱۹ء

روز شنبہ یکشنبہ دوشنبہ

حسب ایماے

مجلس انتظامی ندوۃ العلماء

عبدالسبحان ناظمی پریس لکھنؤ میں چھپی

صرف ٹائٹل چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کی روحانی ومادی ترقی کا تمام تردار ومدار صرف تعلیم پر ہے اس لیے جب تک تعلیم کی بنیادیں مضبوط ومستحکم نہ ہون کسی شعبہ مین ترقی حاصل نہین ہو سکتی، مغربی ممالک کی ترقی کے سمعی مناظر، سائنس کی ہوش ربا سحر کاریان، تجارت کی سرگرمیان، دولت کی فراوانی، ایجادات واختراعات کا ظہور، قومیت کا جوش وخروش، فتوحات وملک گیری کا حوصلہ اور حصول عزوجاہ کا ولولہ یہ سب نتیجہ ہے اس اعلیٰ تعلیم کا جس نے یورپ کا اقتدار تمام عالم پر قائم کر دیا ہے۔

یہی سبب ہے کہ اب دنیا کی جن جن اقوام مین ترقی کا ولولہ پیدا ہوا ہے وہ تعلیم پر جھک پڑی ہین، اُن کا خیال ہے کہ سیاسی وملکی اقتدار کا حصول بھی بغیر تعلیم کے قطعی ناممکن ہے، اس لیے سب سے پہلے انھون نے تعلیم کو اپنا نصب العین بنایا ہے، چنانچہ ہندوستان مین بھی انگریزی دور حکومت مین سب سے پہلے جب ترقی کا احساس پیدا ہوا ہے تو مسئلۂ تعلیم پر توجہ کی گئی، اور ملک کے سربرآوردہ اصحاب نے جدید تعلیم کی تحریک تمام ملک مین پھیلائی جس نے علیگڈھ کالج کی صورت مین نشو ونما پاکر مسلم یونیورسٹی کا خوش آیند تخیل ملک مین پیدا کیا۔ اور مختلف مقامات پر خاص مسلمانون کے ہائی اسکول اور بعض بعض صوبجات مین کالج بھی قائم ہوے۔

اسی زمانہ مین علمار کو بھی مذہبی تعلیم کے لیے قومی مدارس قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا چنانچہ چند سال کی مدت مین سیکڑون عربی مکاتب ومدارس ہندوستان مین قائم ہو گئے لیکن چونکہ مسلمانان ہند نے ان مدارس کے قائم کرنے سے پہلے مذہبی تعلیم کے لیے کوئی خاص نظام نہین تیار کیا تھا اور نہ یہ مدارس کسی ایک سلسلہ مین منسلک تھے اس لیے ان کثیر التعداد مدارس سے جو فائدہ ملک کو حاصل ہونا چاہیے تھا وہ نہ ہوا، اس قسم کے مدارس اب بھی برابر قائم ہوتے جاتے ہین اور

چند روز جاری رہ کر فنا ہو جاتے ہین اور اگرچہ مجموعی حیثیت سے مسلمانون کا کافی روپیہ ان
مدارس پر صرف ہو جاتا ہے لیکن کوئی حقیقی فائدہ ان مدارس سے ان کو نہین پہونچتا۔
البتہ چند مدارس ہندوستان مین ضرور ایسے ہین جو مدت دراز سے مذہبی خدمت انجام
دے رہے ہین جن کا ہم کو شکرگزاری کے ساتھ اعتراف کرنا چاہیے لیکن جدید حالات کا تقاضا
ہے کہ مغربی تعلیم کے دوش بدوش مذہبی تعلیم کا بھی وسیع پیمانہ پر معقول و موزون طریقے سے
انتظام کیا جائے تاکہ مادی و دنیوی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی و اخلاقی ترقی بھی حاصل ہو جو بقائے قومیت
تحفظ مذہب، اور تکمیل نفس انسانی کے لیے بہرحال ضروری ہے اور جس کے بغیر وہ محاسن
اخلاق اور انسانی کمالات پیدا نہین ہو سکتے جو انسان کے لیے مابہ الامتیاز اور باعث شرف و فضیلت ہین۔
اب سے کچھ مدت پہلے ہمارے علمائے کرام جملہ مذہبی خدمات انجام دیتے تھے اور ہر عالم کا
حلقہ درس ایک عظیم الشان درس گاہ کا حکم رکھتا تھا جس کے فیوض و برکات سے ایک عالم
فائدہ اُٹھاتا تھا، لیکن اب حالات بدل گئے ہین نہ تو علماء فکر معاش سے مستغنی ہین جو حسبۃ للہ
اس خدمت کو انجام دین اور نہ مسلمانون مین مذہب و ملت کے لیے وہ ولولہ ہے کہ بلا تحریص و
ترغیب حصول علم کے لیے جد و جہد کرین اور کسی مذہبی علم و فن مین کمال حاصل کرین،
ان حالات کے ماتحت اس کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہین کہ مذہبی تعلیم کے لیے اجتماعی
حیثیت سے تمام ملک کے لیے مستقل انتظام کیا جائے اور علماء کو معقول معاوضہ دیکر فکر معاش
سے مستغنی کر دیا جائے تاکہ وہ اطمینان قلب و سکون خاطر کے ساتھ ہمہ تن علمی خدمت مین مصروف
ہون اور قدیم علوم و فنون اور اسلامی کتب خانون کو فنا ہونے سے محفوظ رکھین اور یہ اس وقت
تک ممکن نہین جب تک مسلمانان ہند متحدہ طاقت سے اس کے لیے آمادۂ اعانت نہ ہون
اور کافی سرمایہ سے اس مقصد کی تکمیل مین مدد نہ کرین،
مذکورۂ بالا حالات اور ضروریات پر نظر کر کے مجلس ندوۃ العلماء نے یہ فیصلہ کیا کہ حتی الامکان
مذہبی تعلیم کا معقول اور زمانۂ حال کے لحاظ سے موزون و مناسب انتظام کر کے تمام ملک کو

خدمت مذہب و ملت کی دعوت دیجائے اوران سے اعانت کی خواہش کی جائے اس بنا پر زمانہ دراز سے ندوۃ العلماء نے یہ طریق عمل اختیار کیا ہے کہ وہ اپنے وکلاء کی معرفت مختلف صوبجات ہند مین ان اغراض و مقاصد کی اشاعت کرتا ہے اور ہندوستان کے مختلف اضلاع و امصار مین اپنا سالانہ اجلاس منعقد کرکے لوگون کو مذہبی تعلیم کی ترغیب دیتا ہے چنانچہ اب تک بفضلہ تعالی ندوۃ العلما کے (۱۸) اجلاس ہندوستان کے مختلف اضلاع مین کامیابی سے منعقد ہوچکے ہین

چنانچہ اسی سلسلہ مین گذشتہ سال ۱۹۱۸ء مین جب ندوۃ العلماء کو سب سے پہلی دفعہ ممالک متوسطہ کے صدر مقام ناگپور مین اجلاس منعقد کرنے کا موقع حاصل ہوا۔ جو جناب مولانا مولوی **حبیب الرحمن خان** صاحب شروانی کے زیر صدارت منعقد ہوا تھا۔ تو اس وقت مسلمانان بلگام (علاقہ بمبئی) نے یہ ارادہ کیا کہ وہ آیندہ سال (۱۹۱۹ء) کے اجلاس کے لیے ندوۃ العلماء کو اپنے یہان مدعو کرین چنانچہ انھون نے اپنے شہر کے نوجوان عالم مولوی قطب الدین احمد صاحب کو دعوت نامہ دیکر ناگپور روانہ کیا مولوی صاحب موصوف نے ناگپور پہونچکر یہ دعوت نامہ اجلاس مین پیش کیا جس کو حاضرین نے مسرت و گرمجوشی سے قبول کیا اور اجلاس کے بعد ارکان انتظامیہ نے مسلمانان بلگام کے دعوت نامہ کو شکریہ کے ساتھ باضابطہ طور پر منظور کیا۔

اجلاس بلگام کے ابتدائی مراحل و مشکلات

اجلاس ناگپور سے فراغت کے بعد جب ایک سہ ماہی گذر گئی تو کارکنان ندوۃ العلماء نے اپنے وکلاء کو بلگام روانہ کیا تاکہ وہ اس علاقہ کے اطراف و جوانب مین دورہ کرکے یہان کے مسلمانون کے صحیح حالات اوران کے ضروریات پر اطلاع حاصل کرین اور ناواقف مسلمانون کو ندوہ کے اغراض و مقاصد سے باخبر بنائین، اگرچہ اس صوبہ (بمبئی) مین ندوہ کا یہ پہلا اجلاس نہ تھا بلکہ اس سے پہلے ۱۹۱۲ء مین ندوہ کا ایک سالانہ اجلاس پونا مین ہوچکا تھا لیکن ایسے وسیع صوبہ مین جہان خصوصیت کے ساتھ لوگون کی زندگی نہایت مصروف ہو جب تک بہم کسی جماعت کو

اپنے اغراض و مقاصد کی اشاعت کا موقع نہ ملے عام طور پر لوگون کو خبر نہین ہو سکتی، خصوصاً بلگام جیسے مقام پر جو پونا و بمبئی سے معقول فاصلہ پر واقع ہے اور جہان کسی قسم کی مذہبی یا علمی سرگرمی کے آثار نظر نہین آتے اور نہ کوئی اسلامی اخبار وہان سے شایع ہوتا ہے

انگریزی تعلیم کی یہ حالت ہے کہ تمام ضلع مین کوئی مسلمان وکیل یا بیرسٹر نہین، اور عربی تعلیم تو گویا مفقود ہے مسلمان اگرچہ زیادہ تر تجارت پیشہ ہین لیکن دولت مند اور تعلیم یافتہ نہین، اور برادران وطن کے مقابلے مین ان کی آبادی بھی قلیل ہے، ایسی حالت مین اسکی بیش از بیش ضرورت تھی کہ مسلمانون کو مذہبی تعلیم کی ترغیب دیجائے اور ان کو قومی ضروریات پر متوجہ کیا جائے، چنانچہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی اور مولوی سید حسن شاہ صاحب وکلاے ندوۃ العلما نے ضلع کے اطراف مین دورہ کیا اور جابجا لوگونکو اجلاس کے خیر مقدم پر آمادہ کیا

لیکن بدقسمتی سے اسی زمانہ مین جبکہ اجلاس کے ابتدائی مراحل طے ہو رہے تھے، بلگام مین جنگی بخار نمودار ہوا جسکی ہلاکت آفرینی نے تمام ضلع کو تہ و بالا کر دیا چنانچہ بعض وکلا کو بجاے ندوہ کا کام کرنے کے اپنے وقت کا زیادہ حصہ نماز جنازہ پڑھانے اور مراسم تعزیت ادا کرنے مین صرف کرنا پڑا، اس کے علاوہ ٹھیک اسی زمانے مین قحط بھی پوری شدت سے نمودار ہوا، جس نے لوگون کو اور بھی زیادہ متوحش کر دیا یہان تک کہ وکلا اور مقامی اشخاص کے مراسلات پڑھکر اس مین شبہہ پیدا ہو گیا کہ جلسہ کامیاب ہو سکے گا۔

جماعت استقبالیہ کا قیام اور آغاز عمل

ابھی مندرجہ بالا مشکلات بدستور موجود تھے کہ اجلاس کا زمانہ قریب آگیا اور اسکی ضرورت پیش آئی کہ ابتدائی انتظامات کے لیے جماعت استقبالیہ قائم کی جائے اور اسکے عہدہ دار و ارکان منتخب کیے جائین چنانچہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۸ء کو بعد مغرب جناب سید شاہزادہ صاحب انعامدار کے مکان پر ایک جلسہ اس غرض سے منعقد ہوا، اس مین شہر کے اکثر معزز مسلمان شریک تھے اس موقع پر مولوی قطب الدین احمد صاحب نے ایک مختصر تقریر مین ندوۃ العلماء کے مقاصد بیان کیے

بعدازاں یہ درخواست کی کہ آیندہ انتظامات کے لیے جماعت استقبالیہ کے عہدہ دار و ارکان منتخب کیے جائیں اور یہ جملہ امور زیر صدارت جناب ننھو بادشاہ صاحب انعامدار طے ہوں منشی محمد حسین صاحب سکرٹری انجمن اسلام بلگام نے اسکی تائید کی اور جناب موصوف صدر قرار پائے۔

اسکے بعد جناب نور محمد صاحب سیٹھ کی تحریک سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی چنانچہ متعدد عہدہ داروں اور ۱۷۰ ارکان کا انتخاب کیا گیا۔ سب سے پہلے جناب سید شاہزادہ صاحب نے تحریک کی کہ آنریبل خان بہادر ابراہیم ہارون جعفر سیٹھ رئیس پونا کو انجمن استقبالیہ کا صدر قرار دیا جائے اور چند نائبان صدر اور سکرٹری مقرر کیے جائیں چنانچہ اس تحریک کے مطابق حسب ذیل عہدہ دار اور ۱۷۰ ارکان منتخب ہوے۔

صدر

عالیجناب آنریبل خان بہادر ابراہیم ہارون جعفر صاحب سیٹھ رئیس پونا۔

نائبان صدر

جناب سید ننھو بادشاہ صاحب انعامدار، جناب سید شاہزادہ صاحب انعامدار، جناب خطیب محمد صاحب، جناب قاضی محمد صاحب، جناب مولوی عبد الغنی صاحب، جناب شبیر خان صاحب انعامدار، جناب نور محمد صاحب سیٹھ، جناب محی الدین صاحب حاجی آدم صاحب، جناب عبد الرحیم سیٹھ صاحب، عثمان سیٹھ صاحب، جناب نواب محبوب علی خان ہبلی، جناب آنریبل فقیر محمد خان صاحب پلیڈر دھارواڑ، جناب نواب محمد اسحاق خان صاحب دیسائی

جنرل سکرٹری

جناب بابو محمد ابراہیم صاحب آرمی کنٹرکٹر

سکرٹریان

مولوی قطب الدین احمد صاحب، منشی محمد حسین صاحب سکرٹری انجمن اسلام

مذکورۂ بالا عہدہ دارون کے انتخاب کے بعد علیحدہ علیحدہ چھوٹی چھوٹی جماعتین مختلف انتظامی امور کے سرانجام دینے کے لیے مقرر کی گئین جن کی تفصیل حسب ذیل ہے،

جماعت تحصیل چندہ برای مصارف اجلاس ندوۃ العلماء سکرٹری جناب سید شہزادہ صاحب انعامدار تعداد ارکان ۲۵

جماعت برای انتظام قیام و آسایش مہمانان سکرٹری جناب شیر خان صاحب انعامدار تعداد ارکان ۲۷

جماعت برای انتظام طعام مہمانان سکرٹری جناب نور محمد سیٹھ صاحب تعداد ارکان ۵۰

جماعت برای انتظام تعمیر پنڈال سکرٹری سید نتھو بادشاہ صاحب تعداد ارکان ۳۰

مذکورۂ بالا جماعتون کے علاوہ ایک جماعت فوری و ہنگامی ضروریات کے انتظام و انصرام کے لیے زیر نگرانی جناب آنریبل خان بہادر ابراہیم ہارون جعفر صاحب مرتب ہوئی اور آخر مین حسب تحریک مولوی قطب الدین احمد صاحب و تائید منشی محمد حسین صاحب سکرٹری انجمن اسلام رضاکارون کی جماعت مہمانون کی خدمت و مدارات کے لیے ترتیب دی گئی،

مذکورۂ بالا امور کے طے ہو جانے کے بعد پہلا اجلاس ۱۲ نومبر کو منعقد ہوا جس مین ترتیب دفتر وغیرہ کے متعلق بعض معاملات طے ہوئے بعد ازان دوسرا اجلاس ۲۹ دسمبر ۱۹۱۸ء کو زیر صدارت جناب بابو محمد ابراہیم صاحب ڈپٹی کلکٹر سید شہزادہ صاحب کے مکان پر بوقت ۹ بجے شب منعقد ہوا جس مین حسب تجویز ارکان جماعت استقبالیہ،

(۱) جناب مولانا حاجی سر رحیم بخش صاحب کے سی۔ آئی۔ ای۔ کا اجلاس سالانہ کی صدارت کے لیے انتخاب کیا گیا۔

(۲) اجلاس سالانہ کی تاریخین ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ اپریل ۱۹۱۹ء تعطیل ایسٹر مین مقرر کی گئین۔

اسکے بعد جماعت استقبالیہ کے متعدد اجلاس ضروری امور کے طے کرنے کے لیے برابر منعقد ہوتے رہے جن مین تمام انتظامی جزئیات پر بحث کی گئی، ہر شعبے کے سکرٹری کے فرائض متعین کیے گئے اور اون کی سہولت کے لیے ضروری وسائل بہم پونہچائے گئے، دفتر قائم کیا گیا، اشتہارات شائع کیے گئے اور دعوتی خطوط ہر صوبہ کے مسلمانون کے پاس روانہ کیے گئے، مہمانون کے قیام و

طعام کے متعلق بتفصیل تمام جزئیات پر بحث کی گئی۔ اور یہ قرار پایا کہ جماعت استقبالیہ کی طرف سے ۱۸ اپریل کی صبح سے ۲۲ اپریل کی دوپہر تک ۹ وقت کھانے کا انتظام کیا جائے، اسکے علاوہ اسٹیشن کے انتظام، صاحب صدر کے استقبال، پنڈال کی آرایش، سواری کے انتظام اور ضروری فرنیچر کی بہم رسانی کے متعلق تمام امور پر غور کرکے انتظام کیا گیا، چونکہ ان انتظامات کی تفصیل ناظرین کے لیے غیر ضروری ہے اس لیے ہم نظر انداز کرتے ہین،

قیامگاہ مہمانان اور جلسہ گاہ

اجلاس سے پہلے کافی روپیہ مہمانداری اور مصارف اجلاس کے لیے جمع ہوچکا تھا لیکن سب سے زیادہ مشکل مسئلہ مہمانون کے قیام کا تھا بنگلام مین ضرورت سے زیادہ مکانات موجود نہین ہین جو مہمانون کے لیے کافی ہوتے کیونکہ تخمینہ کیا گیا تھا کہ کم از کم پانسو بیرونی مہمان اجلاس کی شرکت کے لیے آئین گے (لیکن سات سو سے زیادہ آئے) غرض بمشکل تین چار مکانات جناب صدر، جناب ناظم صاحب اور بعض علما کے لیے حاصل کیے جا سکے، لیکن جناب آنریبل خان بہادر ابراہیم ہارون جعفر صاحب صدر جماعت استقبالیہ جب جلسے کے ضروری انتظامات دیکھنے کے لیے بنگلام تشریف لائے تو آپ کو اس دشواری کا علم ہوا اور خاص طور پر کوشش فرما کر گورنمنٹ ہائی اسکول اور ہوسٹل کی وسیع اور خوش منظر عمارتین مہمانون کے لیے گورنمنٹ سے حاصل کرلین جن مین صدہا مہمانون کے لیے کافی گنجایش موجود تھی، جناب ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم نے ازراہ فراخ حوصلگی و علم دوستی بخوشی ان عمارات کو بلامعاوضہ مہمانون کے لیے مخصوص کردیا، قیام گاہ کے معاملہ مین جناب عبدالقادر بانگی صاحب نے بھی خاص سعی فرمائی۔ کارکنان ندوۃ العلماء ان جملہ اصحاب کی مہربانی کا شکرگذاری کے ساتھ اعتراف کرتے ہین،

ہوسٹل سے تھوڑے فاصلے پر ایک صاف ستھرا قطعہ زمین جناب سید شاہزادہ صاحب نے پنڈال کے لیے عطا کیا اور جناب چھوٹانی سیٹھ صاحب نامور رئیس بمبئی نے تعمیر پنڈال کے تمام مصارف جیب خاص سے عطا کیے اور پنڈال بڑے اہتمام سے تیار ہوا، ہم کو نہایت افسوس ہے کہ

جناب سیٹھ صاحب موصوف اپنے نوجوان فرزند کے حادثہ وفات کی وجہ سے اجلاس مین شریک نہ ہو سکے اور داعیان جلسہ کو آپ کے خیر مقدم کا موقع نہ ملا لیکن بطور جناب موصوف کے قائم مقام کے جناب نیپنسی سیٹھ صاحب نے اپنے زیر نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے پنڈال تیار کرایا جس کا نقشہ جناب بابو شنکر داس صاحب نے تجویز کیا تھا،

دفتر کے لیے جناب ڈاکٹر کاست صاحب نے اپنے وسیع مکان کا ایک حصہ خالی کر دیا تھا، باوجود غیر مسلم ہونے کے آپ کی یہ مہربانی قابل ستایش ہے،

دفتر جماعت استقبالیہ کے علاوہ دفتر ندوۃ العلماء سے بھی قریباً دو ہزار دعوتی مراسلات روانہ کیے گئے تھے، اور اکثر اسلامی اخبارات مین اجلاس کا اعلان کیا گیا تھا۔ جناب مولانا حاجی مسیح رحیم بخش صاحب کی صدارت کا اعلان بھی اجلاس سے ایک ماہ پہلے اخبارات مین ہو چکا تھا،

اجلاس کی تیاریان اور ایک ناخوش گوار واقعہ

اجلاس سے چند روز پیشتر ندوہ کے وکلا خاص بلگام مین قیام پذیر ہوے اور اراکین جماعت استقبالیہ کو ان کے محنت و مشورہ سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ اوائل ماہ اپریل مین ہر قسم کی تیاریان مکمل ہو چکی تھین صرف پنڈال کی ترتیب و آرایش کا کام باقی تھا، جناب صدر کے استقبال کے لیے لوگون مین غیر معمولی جوش و اشتیاق تھا۔ شہر و صدر کے مختلف مقامات پر جھنڈیان لگائی گئی تھین، اور جا بجا پھاٹک بنائے گئے تھے، یہ بھی تجویز کیا گیا تھا کہ جناب صدر کا جلوس نہایت شان و شوکت سے شہر مین نکالا جائے، جناب آنریبل سیٹھ ابراہیم ہارون جعفر صاحب نے پونا کے اسٹیشن پر اور مسلمانان بلگام نے مقامی اسٹیشن پر استقبال کا انتظام کیا تھا۔

جناب ناظم صاحب ندوۃ العلماء ۱۶ اپریل کی شام کو بلگام پہونچے اور صاحب صدر کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی کہ ۱۸ اپریل کو بوقت دس بجے صبح میل سے تشریف لائینگے، یہ خبر پاکر لوگ صبح سے جوق جوق اسٹیشن روانہ ہوے، یہان تک کہ دس بجتے بجتے اسٹیشن پر بہت بڑا مجمع ہو گیا

آج میل لیٹ تھا سوا گیارہ بجے پہونچا، لیکن جناب صدر موجود نہ تھے، لوگون کو نہایت تردد ہوا، لیکن یہ خیال کیا گیا کہ اب جناب موصوف شام کی گاڑی سے تشریف لائین گے، لیکن شام کو بھی مایوسی کا سامنا ہوا یعنی جناب موصوف تشریف نہ لائے، اب تو نہایت تشویش پیدا ہوئی مختلف مقامات سے بذریعہ تار استفسار کیا گیا آخر کار شب کے وقت پونا سے جواب آیا کہ ابھی تک جناب صدر یہان نہین پہونچے، اب گویا اس کی امید منقطع ہوگئی کہ جناب صدر کل صبح کے اجلاس مین شریک ہوسکین گے، کیونکہ صبح کے وقت بلگام پہونچنا صرف اس صورت مین ممکن تھا کہ آپ شب کو پونا تشریف لے آتے،

اب یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر جناب ممدوح کل بھی تشریف نہ لائے تو صدارت کی کرسی پر کون بیٹھے گا؟ چنانچہ چند سرآوردہ اصحاب بغرض مشورہ جناب ناظم صاحب کی قیامگاہ پر جمع ہوے لیکن کوئی قطعی فیصلہ نہ ہوسکا، آخر کار دوسرے روز صبح کو یہ طے ہوا کہ کسی کو صدر نہ منتخب کیا جائے بلکہ جناب صدر کے اعزاز مین کرسی خالی رکھی جائے، تاہم بہ نظر احتیاط یہ تجویز کیا گیا کہ اجلاس کا افتتاح ۱۱ بجے کے بعد ہو تاکہ بالفرض اگر جناب موصوف دس بجے کی ٹرین سے تشریف لے آئین تو بذات خاص اجلاس کا افتتاح فرما سکین، لیکن دوسرے روز جب یہ آخری امید بھی پوری نہین ہوئی تو لوگ نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ باخاطر افسردہ آہستہ آہستہ پنڈال کیطرف روانہ ہوے

پنڈال مین ایک حد تک مجمع ہوچکا تھا کہ جناب صاحب کمشنر بہادر مع چند دیگر مقامی حکام کے تشریف لائے، آپ اس موقع پر کچھ بیان کر کے جلد تشریف لے جانا چاہتے تھے، کیونکہ بوجہ عدم تشریف آوری جناب صدر، خطبۂ صدارت کی سماعت کا بھی کوئی موقع نہ تھا۔ اس لیے یہ مناسب خیال کیا گیا کہ اجلاس کے افتتاح سے پہلے صاحب موصوف کو تقریر کا موقع دیا جائے، چنانچہ صاحب موصوف نے چند منٹ تک انگریزی مین تقریر فرمائی اور مسٹر عبدالصمد پروفیسر ہاروڈ کالج نے حاضرین کو ترجمہ سنایا آخر مین جناب آنریبل مسٹر ہارون جعفر صاحب نے جناب موصوف کا شکریہ ادا کیا اور پھولون کے ہار پہنائے۔ اس کے بعد تمام حکام رخصت ہوگئے،

پہلا اجلاس بمقام بلگام

۱۹ اپریل ۱۹۱۹ء روز شنبہ مطابق ۱۷ رجب ۱۳۳۷ھ

۱۱ بجے سے ۱ بجے تک

سب سے پہلے جناب مولوی ابراہیم صاحب مقاصی نے تبارک الذی سے چند آیتین تلاوت کین بعدازان جناب آنریبل خان بہادر سیٹھ ابراہیم ہارون جعفر صاحب بحیثیت صدر جماعت استقبالیہ پلیٹ فارم پر تشریف لائے، اور حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا

خطبہ صدارت جماعت استقبالیہ

اے علماے کرام و بزرگان ملت! اس سے پہلے کہ مین مسلمانان بلگام کی طرف سے آپ حضرات کی تشریف آوری اور زحمت فرمائی کا شکریہ ادا کرون مین اپنی خوش قسمتی پر فخر و ناز کرتا ہون کہ مجھکو اس احاطہ (پریسیڈنسی) مین دوسری دفعہ علماے کرام و بزرگان قوم کے خیر مقدم کی سعادت نصیب ہوئی۔

سب سے پہلے دسمبر ۱۹۱۵ء مین محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس پونا کے موقع پر مجھکو ندوۃ العلما کے بعض ارکان و تعلیم یافتہ اصحاب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا یہ گویا ندوہ سے اس علاقہ کے تعلقات کی ابتدا تھی غرض مسلمانان پونا نے ان تعلقات و روابط کو زیادہ مستحکم و مفید بنانے کے لیے یہ ارادہ کیا کہ وہ اس پریزیڈنسی مین علمائے کرام کو مدعو کرین چنانچہ انجمن اسلام پونا نے مسلمانان پونا کی طرف سے ارکان ندوۃ العلما کی خدمت مین اپنا دعوت نامہ بھیجا جس کو علما نے شرف قبولیت عطا فرمایا۔ اور آخرکار اپریل ۱۹۱۶ء مین ندوہ کا اجلاس پونا مین بڑی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا جہان عام مسلمانان (؟) خصوصاً اس خاکسار کو ندوہ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا اسکے بعد دو سال تک ندوہ ہماری پریزیڈنسی سے باہر رہا یعنی

علی الترتیب اُس کے دو اجلاس مدراس و ناگپور مین کامیابی سے منعقد ہوئے
خدا کا شکر ہے کہ ہمکو پھر اس صوبہ مین متواتر دو سال کے بعد ندوۃ العلما کا خیر مقدم
کرنے کی سعادت و عزت حاصل ہوئی اور اب اگر پونا مین نہین تو بلگام مین ہم
سب ندوۃ العلما کو خوش آمدید کہنے کے لیے جمع ہوے ہین

مین مسلمانان بلگام کی مہربانی و کرمفرمائی کا نہایت شکریہ کے ساتھ اعتراف
کرتا ہون کہ اُنھون نے اس خاکسار کو جماعت استقبالیہ کا صدر منتخب فرماکر از سر نو
ایک مذہبی خدمت کو انجام دینے کا موقع دیا حالانکہ بلگام اور اُسکے اطراف و جوانب
مین ایسے بہت سے لائق اور قابل اصحاب موجود تھے جو اس خدمت کو نہایت خوش اسلوبی
سے ادا کر سکتے تھے اس کا سبب شاید یہ ہو کہ مجھکو بہ نسبت اہل بلگام کے ندوۃ العلماء
کی خدمت و حمایت کا دیرینہ شرف حاصل ہے یا یہ کہ مین اس خدمت پر اس لیے مامور
کیا گیا ہون کہ مین اس صوبہ کے مسلمانون کی طرف سے کونسل مین اُنکے معاملات اور
ضروریات کا وکیل ہون اور وہ چاہتے ہین کہ مین کونسل کے باہر بھی اُنکا حق وکالت ادا
کرون بہرحال یہ میرا فرض تھا جسکو مین نے بسر و چشم قبول کرلیا اگر مجھ سے ادائی فرض مین
کوتاہی ہو تو امید ہے کہ آپ از راہ شفقت بزرگانہ معاف فرمائین گے اور ظاہری حالات
سے قطع نظر کرکے صرف ہمارے دلون کو ٹٹولین گے جو خلوص و محبت سے لبریز ہین اور
جوش و خروش سے آپ کا خیر مقدم کر رہے ہین

حضرات ؟ بلگام اس صوبہ کا ایک مشہور و معروف ضلع ہے جو تاریخی شہرت و عظمت
حاصل کرچکا ہے لیکن اب اس برباد شدہ عظمت پر فخر کرنے اور اس افسانۂ کہن کے دہرانے
سے کیا حاصل اس لیے عہد گذشتہ کا تذکرہ نظر انداز کیا جاتا ہے موجودہ حالت تو یہ ہے
کہ یہان مسلمانون کی نہ تو زیادہ آبادی ہے اور نہ اُن مین خوش حالی ہے نہ تعلیم ہے نہ
روشن خیالی ہے بلکہ نکبت و ادبار کی جو گھٹا تمام مسلمانان ہند پر چھائی ہوئی ہے بلگام

بھی اُس سے باہر نہین ہے بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ ہندوستان کے تمدن و ترقی یافتہ اضلاع سے دور دراز فاصلے پر واقع ہونے کی وجہ سے یہان کے مسلمانون کی حالت اور بھی زیادہ افسوس ناک اور قابل رحم ہے۔ ایسی حالت مین یہ توقع کرنا کہ ہم ایک باخبر فرض شناس جماعت کی طرح آپ حضرات کی آواز پر لبیک کہہ سکین گے اور آپ کی عظمت اور عزت کے لائق مہمانداری کر سکین گے شاید موزون نہ ہوگا اس بنا پر اگر ہم اپنا فرض پورے طور پر ادا نہ کر سکین تو امید ہے کہ آپ اپنی بزرگانہ عالی حوصلگی سے معاف فرمائین گے۔

درحقیقت اس علاقہ کی درماندہ حالت ہی نے ہم کو اس پر آمادہ کیا کہ علمائے کرام و بزرگان قوم کو یہان تشریف آوری کی تکلیف دین تاکہ وہ بچشم خود ہماری حالت کا معاینہ کرکے اور ہمارے مرض کی تشخیص کرکے اس علاقہ کی تعلیمی اور اخلاقی ترقی کے لیے ایک ایسی تجویز مرتب کرین جو ہمارے لیے سودمند ہو اور اپنے دیرینہ تجربات اور پُراثر نصائح سے ایسا ولولہ ہمارے دلون مین پیدا کرین کہ تمام صوبہ مین ترقی کا عام احساس پیدا ہو جائے

مین اس موقع پر گورنمنٹ بمبئی کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری خیال کرتا ہون جس نے نہایت دانشمندی اور تدبیر سے اس کام مین ہمارے لیے سہولت بہم پہونچائی کہ اس صوبہ کے مسلمان سرکاری ملازمین کو ندوۃ العلمار کے جلسے مین شرکت و اعانت کی اجازت دیکر تمام مسلمانون کو ممنون کیا نیز مین اپنے معزز دوست ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کا ممنون ہون کہ اُنھون نے نہایت مہربانی سے گورنمنٹ ہائی اسکول اور ہوسٹل کو ہمارے حوالے کیا کہ ہم اجلاس ندوہ و قیام مہمانان کے لیے ان عمارات سے متمتع ہون ہمکو تعلیمی صیغے کے ایک افسر اعلے سے ایسی ہی توقع تھی کہ صاحب ممدوح ہمارے تعلیمی معاملات مین ہر ممکن اعانت اور دستگیری سے تامل نہ فرمائین گے

بزرگان ملت! اس اظہار شکر گزاری کے بعد اب مین چند الفاظ اُس مقصد کے متعلق عرض کرونگا جو آپ کا نصب العین ہے ہم سب لوگون کو اس کا اعتراف ہے کہ جس کام کا آپ نے بیڑا اُٹھایا ہے وہ نہایت اہم اور ضروری کام ہے اور کسی کو اُس کے مفید اور سودمند ہونے مین شبہ نہین ہوسکتا آپ کی جماعت کا یہ مقصد ہے کہ آپ مسلمانون کی مذہبی تعلیم و تربیت کا ایسے اعلےٰ پیمانے پر انتظام کرین کہ آپ کے زیرنگرانی نہایت لائق ہوشمند اور روشن خیال علماء پیدا ہون جو مذہبی خدمت انجام دین اور مذہبی امور مین مسلمانون کی رہنمائی کرین اور تصنیف و تالیف کی صورت مین ہمارے اسلاف کا جو علمی و مذہبی سرمایہ اس وقت موجود ہے اُس کو محفوظ رکھین آپ کا یہ مقصد ہماری قوم کے لیے اس قدر مفید اور ضروری ہے جس سے کسی دانشمند کو انکار نہین ہوسکتا

ہم کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ طریقۂ تعلیم اور نصاب مین جدید ترمیمات و اصلاحات کے لیے بھی آمادہ ہین بلکہ۔ اسکے متعلق عملی خدمات بھی انجام دے چکے ہین غالبًا ہم مین سے ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو اس قسم کی اصلاحات کو منظور نہ کرتا ہو اس سے کون انکار کرسکتا ہے کہ زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے اور جدید حالات پیدا ہوتے جاتے ہین بلکہ اس قسم کے تغیرات زندگی کے ہر شعبہ مین ہم کو صاف طور پر محسوس ہورہے ہین حتی کہ ہماری معاشرت تجارت صنعت حرفت وغیرہ ہر چیز مین یہ تغیر تیزی کے ساتھ ہورہا ہے اور ہم اپنے کو اس تغیر یافتہ حالت کے مطابق بنانے پر مجبور ہین غرض جب ہر شے تغیر پذیر ہے تو کیا تعلیم کا مسئلہ اس قابل نہین ہے کہ ہمارے علماء اس پر از سر نو غور کرین اور یہ تجویز کرین کہ موجودہ زمانے کے حالات و ضروریات کے لحاظ سے طریقہ تعلیم کیا ہونا چاہیے اور نصاب کس قسم کا اختیار کرنا چاہیے افسوس کہ مین بحیثیت ایک مذہبی عالم نہ ہونے کے اس معاملہ مین آپکی رہنمائی نہین کرسکتا

تاہم اس قدر ضرور عرض کرونگا کہ موجودہ زمانے مین یورپ کے جدید علوم وفنون نے ہمارے نوجوانون کے مذہبی خیالات مین جو کمزوریان پیدا کردی ہین اور اسلام کا روشن اور نورانی چہرہ جس طرح اُن کی آنکھ سے پوشیدہ ہوگیا ہے اُس کو دیکھتے ہوے یہ نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بلا تاخیر ضروری اصلاحات کو رواج دیا جائے تاکہ مسلمانون کی مذہبی تعلیم کا شیرازہ درہم برہم نہ ہوجائے

حضرات ؟ یہ وہ زمانہ ہے کہ قومون کا نظام حیات بدل رہا ہے اور اصلاح اور ترقی کی آوازین ہر در و دیوار سے بلند ہورہی ہین خصوصًا پچھلے چند سال کے حالات نے مختلف اقوام عالم مین ایسا جوش وجذبہ پیدا کردیا ہے کہ مردہ اجسام مین بھی جنبش محسوس ہورہی ہے اور وہ قومین جن کی گذشتہ تاریخ کا ایک باب بھی روشن نہ تھا اپنی سعی اور ہمت سے میدان مقابلہ مین آگئی ہین اور اس کشاکش مین حصہ لے رہی ہین توکیا ایسی حالت مین مسلمانون کو بدستور غفلت وجمود کے حالات مین رہنا چاہیے؟ اور کیا علماے اسلام جو ہماری قوم کے مُسلّم مذہبی رہنما ہین اُن کا یہ فرض نہین کہ وہ ہمت وحوصلہ سے کام لیکر اس زمانہ کی کشاکش مین مسلمانون کی مذہبی عظمت کو زوال سے محفوظ رکھین لیکن سوال یہ ہے کہ کیا بغیر اصلاح وتغیر کے یہ مذہبی عظمت قائم رہ سکتی ہے؟ اور کیا جب تک مذہبی تعلیم کے پیمانے کو زیادہ بلند اور وسیع نہ کیا جائے ہم دوسرے مذاہب کے مقابلے مین کام کرسکتے ہین ؟

مجھے یہ سن کر ذرا بھی حیرت نہین ہوتی کہ اس قسم کی اصلاحی خیالات کی بنا پر ندوہ کے علما پر اعتراض کیا جاتا ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ مذہبی تعلیم کے نظام کو درہم برہم کرنا چاہتے ہین کیونکہ ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ جب کبھی انفرادی یا اجتماعی حیثیت سے اصلاح کی کوشش کی جاتی ہے تو مخالفت کا غلغلہ بلند ہوجاتا ہے لیکن کام کرنے والون کو اس شور وغل سے کبھی متاثر نہ ہونا چاہیے جب اُن کی محنت اور

کاوش کے عمدہ نتائج وثمرات ظاہر ہون گے تو لوگ خود بخود آمادہ اصلاح ہوجائین گے اور اُن کے مساعی جمیلہ کا اعتراف کرین گے

بزرگان ملت ؟ ابھی تک مین نے جو کچھ عرض کیا ہے اسکا تعلق زیادہ تر اس مذہبی نظام تعلیم سے ہے جس کو آپ نے سالہاسال تک غور وفکر کرنے کے بعد مرتب کیا ہے اور جسکے مطابق آپ ہندوستان مین مذہبی تعلیم کو رواج دینا چاہتے ہین لیکن یہ ناانصافی ہوگی اگر ہم آپ کے ان پاکیزہ خیالات ومساعی جمیلہ وحسنہ کا اعتراف نہ کرین جن کا تعلق علما کی اخلاقی اصلاح وخالص اسلامی تربیت سے ہے یعنی جس طرح آپ نظام تعلیم کو بدلنا چاہتے ہین اسی طرح آپ یہ بھی چاہتے ہین کہ علما کی وہ اخلاقی کمزوریان بھی دور کیجائین جنکی وجہ سے علما بدنام ہو رہے ہین اور اب قوم پر اُن کا پہلا سا اثر واقتدار باقی نہین رہا. علماے کرام مجھے معاف فرمائین اگر مین یہ عرض کرون کہ علما جو ہماری قوم کے مقتدی ہین. اور جن کو رہنمائی کا منصب حاصل ہے اگر وہ اپنے اخلاق وعادات. اور اوضاع واطوار مین اسلامی تہذیب وشایستگی اور مذہبی تربیت کا بہترین ومکمل نمونہ نہ ہونگے. تو ہم دوسرون سے جن کو یہ منصب حاصل نہین ہے کیا توقع رکھ سکتے ہین ؟ اور دوسری اقوام کے سامنے کیونکر اپنے علما پر فخر ومباہات کر سکتے ہین ؟

یہ امر باعث مسرت واطمینان ہے کہ علماے ندوہ کی دقیقہ سنجی نے اس نکتہ کو نظر انداز نہین کیا اور اُنھون نے منجملہ دوسرے مقاصد کے ایک مقصد رفع نزاع باہمی بھی قرار دیا. مین نے ندوہ کے لٹریچر مین اس لفظ کو بارہا پڑھا ہے. اور ندوہ کے ذمہ دار اراکین اور گذشتہ اجلاس کے محترم صدر نے اسکی تشریح وتوضیح کے طور پر جو کچھ بیان فرمایا ہے. وہ بھی میری نظر سے گذرا ہے حقیقت یہ ہے. کہ اگر ندوہ. اس مقصد مین بہمہ وجوہ کامیاب ہوگیا. تو خیال کیا جائیگا. کہ مسلمانون کی سوتی ہوئی قسمت

جاگ اُٹھی اور اُن کے ادبار و بدبختی کا دور ختم ہو گیا

حضرات ؟ علماء کے باہمی اختلافات و نزاعات نے مسلمانون کو جس قدر ذلیل اور رسوا کیا ہے غیرت قومی مانع ہے کہ اس مجمع عام مین اس کا تذکرہ کیا جائے تمام ہندوستان خصوصًا علاقہ بمبئی مین بارہا ان نزاعات سے ناگوار نتائج پیدا ہوے جن مین عام مسلمانون کا روپیہ اور بیش قیمت وقت ضائع ہوا اور قومی رسوائی جو کچھ ہوئی وہ مزید بران ان واقعات نے عوام کو علماء سے بدظن کر دیا ہے وہ حیران ہین کہ کس کو قبول کرین اور کس سے انکار کرین ہر شخص علیحدہ علیحدہ صاحب فتویٰ ہے۔ اور منصب رشد و ہدایت کا مدعی لیکن ہم کو خدا کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے ندوہ کے علما نے اس خرابی کو محسوس کیا اور اس کے لیے عملی طور پر کوشش کی اگرچہ ابھی یہ نہین کہا جا سکتا کہ ان نزاعات کا کلیۃً خاتمہ ہو گیا ہے تاہم اس مین شبہ نہین کہ حالات مین بہت کچھ تبدیلی ہو گئی ہے اور کم از کم ندوہ کے دائرۂ اثر مین تو گویا ان نزاعات کا بالکل خاتمہ ہو گیا ہے چنانچہ ہم ہر سال تعجب و حیرت سے ندوہ کے پلیٹ فارم پر مختلف العقائد و مختلف المذاق علماء کو مجمع دیکھکر خدا کا شکر ادا کرتے ہین خصوصًا جب علماء کے پہلو بہ پہلو جدید تعلیم یافتہ اصحاب اور ارباب وجاہت کو کام کرتے ہوے دیکھتے ہین تو ہماری حیرت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ ندوہ مین کون سی طلسمی طاقت ہے جس نے ان مختلف الخیال اصحاب کو ایک پلیٹ فارم پر ایک مقصد کے لیے جمع کر دیا ہے۔

اے علمائے ملت ؟ آپ یقین کیجیے کہ ہم آپ کی ان تعلیمی و مذہبی خدمات سے بے خبر نہین ہین جو آپ حضرات نے گذشتہ بیس پچیس سال کے اندر انجام دی ہین لیکن قلت گنجایش اُن کی تفصیل سے مانع ہے با این ہمہ مین بیباکانہ عرض کرون گا کہ ابھی آپ کو بہت کچھ کرنا باقی ہے اگر آپ بلگام اور اُس کے اطراف و جوانب کے

حالات کا تجسس کرین گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہان ایک بھی عربی درس گاہ نہین ہے اور نہ مذہبی تعلیم کا کوئی معقول انتظام ہے اوراس پر ستم یہ ہے کہ مسیحی مشنری حیرت انگیز طریقے سے اپنا کام کر رہی ہین اور بعض اوقات تو اس سلسلہ مین ایسے دلخراش واقعات پیش آجاتے ہین کہ ہم بے چین ہوجاتے ہین ضرورت ہے کہ یہان حفاظت و اشاعت اسلام کا باقاعدہ کام شروع کیا جائے امید ہے کہ آپ نے اس طرف توجہ فرمائی تو مقامی مسلمان حتی الامکان آپکی اعانت مین تامل نہ کرینگے خاتمۂ بیان پر مین دوبارہ مسلمانانِ بلگام کی طرف سے اس ناخوشگوار موسم مین آپکی زحمت فرمائی کا شکریہ ادا کرتا ہون

اے علماے کرام ؟ سچے دل سے ہماری یہ دعا ہے اور دلی تمنا ہے کہ خدا آپ کو اس کا اجر دے کہ آپ ہم کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے آئے ہین آپ کے دل مین اپنی درماندہ قوم کے لیے درد ہے اور آپ ہم کو وہ پیام ربانی سنانے آئے ہین جو تیرہ سو برس پہلے خدا کے مقبول فرستادہ کی زبانی حجاز کی پہاڑیون پر سنایا گیا تھا جس نے دنیا کو دفعتًا خواب غفلت سے چونکا دیا تھا کیا ابھی وقت نہین آیا کہ مسلمان خداے قدوس کے اس پیام کے جواب مین لبیک کہین اور چشم عبرت سے دیکھین کہ اب ہماری بدبختی انتہا کو پہونچ چکی ہے اور اسلام اپنے فرزندون سے مطالبہ کر رہا ہے کہ اُس کے حقوق ادا کرین ورنہ مٹ جائین

اے علماے کرام اور مہمانان محترم مین آخر مین دوبارہ آپ سے درخواست کرونگا کہ اگر عدمِ واقفیت یا قلتِ بضاعت اور گرد و پیش کے حالات کی وجہ سے آپ کی خدمت گزاری و مہمان نوازی مین کچھ قصور ہوا ہو تو آپ معاف فرمائین اور صرف ہمارے خلوص محبت پر نظر رکھین ہماری دعا ہے کہ خدا آپ کو اپنے مقاصد مین کامیاب کرے اور سب مسلمانون کو اس نازک زمانہ مین اسلام کی سچی خدمت کی توفیق دے آمین

خطبہ کے اختتام پر جناب سیٹھ صاحب نے فرمایا! حضرات آپکو معلوم ہے کہ اس سال اجلاس ندوۃ العلماء کی صدارت کے لیے ارکان انتظامیہ نے بمشورہ جماعت استقبالیہ مولانا حاجی سر رحیم بخش صاحب کے سی آئی ای کو منتخب کیا تھا مجھکو نہایت افسوس کے ساتھ بیان کرنا پڑتا ہے کہ بعد انتظار بسیار ابھی جناب ممدوح کا تار موصول ہوا ہے کہ آپ لاہور تک تشریف لا کر راستہ کی مشکلات کی وجہ سے واپس گئے اور غالبًا پنجاب کے موجودہ حوادث اور فتنہ و فساد کی وجہ سے اس موقع پر آپ ریاست کو چھوڑ بھی نہین سکتے بہرحال ہم سب کو آپ کے تشریف نہ لانے کا سخت افسوس ہے، اب میری دعا ہے کہ خدا ہم کو اپنے مقاصد مین کامیاب کرے، اور آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے

اب بعد مشورہ یہ قرار پایا ہے کہ مولانا موصوف کے اعزاز مین صدارت کی کرسی خالی رکھی جائے، اور چونکہ ابھی تک خطبۂ صدارت بھی موصول نہین ہوا ہے اسلیے مولانا سید سلیمان صاحب ندوی اسوقت تقریر فرمائین

چنانچہ مولانا سید سلیمان ندوی نے برجستہ ایک نہایت مفید و پراز معلومات تقریر فرمائی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی، ابتدا مین آپ نے جناب صدر کے تشریف نہ لانے پر اظہار افسوس کیا، بعدازان مسلمانون کی قومیت، اور بعض مسائل اسلام کی حقیقت پر حکیمانہ طریقہ سے بحث کی، نیز اوائل اسلام کے تاریخی واقعات اور صحابہ کے حالات نہایت پراثر طریقے سے بیان کیے، دنیا کے بعض مشہور رفارمرون کا آنحضرت صلعم سے موازنہ کرکے بتایا کہ جناب سرور کائنات بلکہ آپ کے اصحاب کبار کے مقابلے مین دوسرون کی کیا حقیقت تھی

اسی سلسلہ مین آپ نے ہمارے اسلاف کے عزم و استقلال اور حیرت انگیز اخلاقی جرأت کے متعدد تاریخی واقعات بیان کیے پھر موجودہ واقعات پر نہایت عبرت انگیز طریقے سے بحث کرکے سامعین کے دلون کو ہلا دیا چونکہ یہ تقریر بوجہ اپنی روانی کے مکمل طور پر قلمبند نہین کی جاسکی اس لیے ہم اس کو ناظرین تک نہین پہونچا سکتے

جناب صدر کا خطبہ دوسرے روز بذریعۂ ڈاک بلگام پہونچ گیا چونکہ جناب موصوف اجلاس کے باضابطہ صدر تھے اور آپکا کوئی دوسرا قائم مقام منتخب نہین کیا گیا اسلیے ہم حسب قاعدہ مولانا ممدوح کا خطبہ صدارت اس مقام پر درج کرتے ہین

خطبۂ صدارت

عالیجناب مولانا مولوی حاجی سر رحیم بخش صاحب بہادر کے سی۔آئی۔ای متعلق اجلاس ہیزدہم ندوة العلما منعقدہ ماہ اپریل سنہ ۱۹ء بمقام بلگام

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حضرات علمائے کرام وبرادران ملت!

ندوة العلما کے جلسہ کی صدارت بحیثیت اس کی اہمیت کے کسی ایسے بزرگ کو دیجاتی جو ہر طرح سے اس کا اہل ہوتا۔ مین حیران ہون کہ مین کس استحقاق سے اس مسند پر بیٹھنے کی جرأت کرون لیکن بوجہ اس کے کہ یہ تعمیل ارشاد ہے مین آپ کے اس عطیہ کو نہایت شکر گذاری کے ساتھ قبول کرتا ہون اور اپنے دل کی تسلی اس خیال سے کرلیتا ہون کہ اللہ تعالےٰ نے مجھکو حضرات علماء کے نفوس قدسی سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع دیا ہے اور اس خدمت کو مین بحیثیت خادم قوم منظور کرتا ہون۔

مسئلہ تعلیم ومسلمانان ہند

انقلاب حکومت اور مغربی خیالات کی اشاعت نے ہندوستان مین مسلمانون کی مذہبی تعلیم

کے مسئلہ کو نہایت اہم اور پیچیدہ بنا دیا ہو کیونکہ علمار کرام اور جدید تعلیم یافتہ لوگون مین ایسا اختلاف پیدا ہو گیا تھا جو خطرناک صورت اختیار کرتا جاتا تھا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ جدید تعلیم یافتہ گروہ کے احساس مذہبی و جذبہ قومیت اور دینی دار العلوم کے روشنخیال علمار کی باخبری اور زمانہ شناسی نے ہم کو اس وقت اس قابل بنا دیا ہو کہ مسلمانون کے لئے ایک ایسی تعلیمی سکیم مرتب کرین جوان تمام مشکلات کو حل کر دے حضرات اس مین ذرا شبہ نہین کہ نہ صرف مسلمانون کی بلکہ ہر قوم کی ترقی کا راز صرف مسئلہ تعلیم کے عمدہ طریقہ سے حل ہونے پر مبنی ہو اور ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ فوراً اس کے حل کی تجویز سوچین حسن اتفاق سے علمار کرام مین ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا جو مسلمانون کی مختلف تعلیمی ضروریات کا احساس کر کے اس پر آمادہ ہوا کہ وہ اپنی قوم کے لئے ایک نظام تعلیمی مرتب کرے اور ادہر مغربی تعلیم یافتہ گروہ نے بھی اس ضرورت کو تسلیم کر لیا کہ مسلمان بغیر مذہبی تعلیم اور پابندی شریعت کے مسلمان نہین کہلا سکتے اس لئے یہ وقت ہو کہ ہم سب متحد ہو کر ایک ایسا نظام تعلیم تجویز کرین جو ہم کو دینی پابندی کے ساتھ دنیوی ترقی مین دیگر اقوام کے ساتھ دوش بدوش رکھے۔ ارکان ندوۃ العلمار و دیگر مذہبی دار العلوم کا اصلی مقصد یہ ہو کہ مذہبی علوم کی حفاظت وصیانت ترقی و بقا کے لئے ایک مختصر سی جماعت ایسی پیدا ہو جائے جس کا نصب العین صرف مذہب ہو جو جملہ مذہبی خدمات انجام دے سکے اور عامہ مسلین کو اس مسلک پر قائم رکھے۔ کہ وہ ہر طرح کی تعلیم خواہ کسی زبان مین ہو حاصل کرے لیکن ان کی اسلامی تربیت ایسی کی جائے جو ان کو اسلام کا سچا فرد بنائے اور ان مین مذہبی جذبات پیدا کرے ندوۃ العلمار کی جماعت اسی غرض سے قائم کی گئی

ندوۃ العلما کی گذشتہ تاریخ

اسلام نے اپنی حقانیت سے ہمیشہ دنیا کے اوہام کو مٹایا ہے چنانچہ جب الحاد و زندقہ کا زور رہا اور فلسفہ یونان کے مسائل نے عام مسلمانون کے خیال مین تزلزل پیدا کیا تو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو زاویہ عزلت و بادہ پیمائی چھوڑ کر سر بکف ہو کے اسلام کی خدمت کرنی پڑی اسی طرح ہر زمانہ

ہین ایسے مردانِ خدا کفر و الحاد کا مقابلہ کرتے رہے جن کی ان تھک کوششون نے اسلام
کو دنیا کے گوشہ گوشہ مین پھیلا دیا اس وقت فلسفہ یونان اگر پارینہ ہو چکا ہی تو اس کے بجائے
فلسفہ یورپ اور سائنس کے مشاہدات اور ملاحدہ یورپ کے اوہام و مزعومات موجود ہین جو
ہمارے نوجوانون کی قوت ایمانی کو متزلزل کر رہے ہین بالفرض اگر ان سب آفات سے ایمان
بچ بھی جائے تو پھر مسیحی مشنریون کی جماعت سامنے آجاتی ہی جس نے حضرت رسول کریم علیہ
الصلوۃ والسلام کی ذات مقدس اور قرآن پاک کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنا رکھا ہے اگر
ان سے نجات پائین تو پھر مورخین یورپ کی جماعت سامنے آجاتی ہے جس نے منگھڑت قصص
کو واقعات کا جامہ پہنا کر مسلمانون اور ان کے آقا و پیغمبر کو (نعوذ باللہ) ایک خونخوار وحشی کی صورت
مین دنیا کے سامنے پیش کیا قطع نظر ان کے ہمارے ہندی بھائی آریون کی جماعت ہی جو اسلام
کی حقانیت کی سب سے مخرب ہی اور پھر بدقسمتی سے عامہ مسلمین کی یہ حالت ہی کہ وہ شرک و بدعات
اور اس ملک کی رسم و رواج مین ایسے پھنسے ہین کہ اسلامی حقائق کا ماننا ان کے لئے دشوار
ہو جاتا ہے اس حالت کو دیکھکر ہمارے اکابر علما نے ندوۃ العلما کی ایک جماعت قائم کی
جنھون نے سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق سنہ ۱۸۹۳ء مین مدرسہ فیض کانپور کے جلسہ پر یہ خیال کیا کہ علما کی
ایک مجلس قائم کی جائے۔ چنانچہ ان حضرات کے نفوس کی برکات سے اپریل سنہ ۱۸۹۴ء مین یہ
مجلس باقاعدہ طور پر قائم ہو گئی جس مین علاوہ علما ہند کے حرمین شریفین کے علما کی
رائین بھی شامل تھین تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس وقت بمشورہ علما منجملہ اور مقاصد
کے دو اہم مقصد اس انجمن کے قرار دیئے گئے

(۱) رفع نزاع باہمی
(۲) اصلاح نصاب تعلیم

اللہ کے فضل سے چونکہ یہ کام نیک اور پاک خواہش سے کیا گیا تھا۔ اس مین ایک حد تک
کامیابی ہوئی جس کی تصدیق سال ۱۹۱۷ء کے اجلاس کے صدر جناب مولانا حبیب الرحمن خان

صاحب شروانی صدر المہام علوم مذہبی حیدرآباد نے اپنے فاضلانہ خطبۂ صدارت مین ظاہر کی
رفع نزاع باہمی ایسا مشکل اور اہم مقصد ہے۔ جس کے حصول کے لئے ایک بڑا زمانہ چاہیئے
مگر اللہ کا احسان ہے کہ ندوۃ العلماء کو بہت تھوڑے عرصہ مین اس مین ایک حد تک کامیابی ہوئی
دوسرا مقصد یعنی اصلاح نصاب تعلیم ایسا اہم ہے کہ اس کے جلد حصول کی توقع نہین کی جاسکتی
مگر ندوۃ العلماء نے محرم سنہ ۱۳۱۳ھ مطابق سنہ ۱۸۹۵ء مین اسکے متعلق ایک یادداشت لکھی جو شوال سنہ ۱۳۱۳ھ
مین منظور ہوئی۔ بعدازان سنہ ۱۳۱۵ھ مطابق سنہ ۱۸۹۸ء مین دار العلوم کا ادنی درجہ لکھنؤ مین کھول دینے کا فیصلہ
ہوا اس قرارداد کے مطابق دار العلوم کیلئے شہر کے اندر مبلغ نو ہزار دو سو روپیہ کو ایک مکان خریدا گیا اور جمادی الاول سنہ ۱۳۱۶ھ مطابق سنہ ۱۸۹۸ء
ادنی درجہ لکھنؤ مین کھول دیا گیا سنہ ۱۳۱۹ھ مین درجہ متوسط کھولا گیا سنہ ۱۳۲۲ھ انگریزی بطور زبان ثانی لازمی
کی گئی۔ اور سنہ ۱۳۲۷ھ مین درجہ تکمیل کا افتتاح ہوا۔ اسی سال ہر ہائنس سرکار عالیہ مدظلہا فرمانروائے
بھوپال نے نہایت فیاضی سے اپنی صـ ماہوار کی اعانت کو ہاصـ ماہوار فرما دیا

اس زمانہ مین دار العلوم اس پیمانہ تک پہنچ گیا تھا کہ اب اس کی ضروریات کے لئے موجودہ عمارت
ناکافی تھی اس لئے شہر سے باہر ایک وسیع اور خوش منظر قطعہ کے حصول کی کوشش کی گئی
گورنمنٹ عالیہ صوبہ متحدہ نے ۳۲ بگہ زمین عمارت دار العلوم کے لئے نہایت پر فضا موقع پر
عنایت فرمائی اور اس کے بعد نومبر سنہ ۱۹۰۹ء مین ضمـ ماہوار کی گرانقدر رقم سے ندوہ کی اعانت
فرمائی زمین حاصل ہو جانے کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ تعمیر کے لئے روپیہ کیونکر فراہم کیا جائے مجھکو
یہ بیان کرنے سے خاص خوشی ہوتی ہے کہ جب اس کی اطلاع زبدۃ وقت علیا حضرت جدہ ماجدہ
حضور حضرت نواب صاحب بہادر فرمانروائے بہاولپور کے کان تک پہنچی تو حضرت ممدوحہ مدظلہا نے اپنی
جیب خاص سے تعمیر دار العلوم کے لئے ۵۰۰۰۰ نقد مرحمت فرما کر نہ صرف ارکان ندوۃ العلماء کو
بلکہ تمام مسلمانان ہند کو گرویدۂ احسان فرمایا۔ اس عطیہ کے حاصل ہو جانے کے بعد ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۰۸ء کو ہز آنر
سر جان ہیوٹ بالقابہ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ نے دار العلوم کا سنگ بنیاد نصب فرمایا جس پر عمارت
کا کام نہایت وسیع پیمانہ پر شروع ہو گیا۔ اور عمارت پر باوجودیکہ مبلغ ۸۸۰۰۰ روپیہ خرچ ہو چکا لیکن

تینتس ۳۵ پینتیس ہزار روپیہ کی اور ضرورت ہی تاکہ تکمیل ہوجائے اس کے علاوہ دارالعلوم کے وسیع احاطہ اور قرب وجوار مین کوئی مسجد نہ تھی اس لئے ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہی جو روپیہ کے لئے مسلمان بھائیون کی مدد کی محتاج ہی

مدرسہ مین دارالاقامہ (بورڈنگ ہوس) نہین تہا اگرچہ ہمارے بھائی مسلمانان مدراس کی فیاضی سے ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء کو سنگ بنیاد رکھکر کام شروع کیا گیا۔ لیکن روپیہ کی اس کی تکمیل کے لئے بھی ضرورت ہی

ندوہ کے پاس ایک بڑا ذخیرہ نایاب اور شاندار کتابون کا ہے جو کرایہ کے مکان مین رکھی جاتی ہین اور ضرورت ہے کہ احاطہ دارالعلوم مین ایک خوبصورت اور وسیع عمارت کتب خانہ کی بنجائے یہ سب ضروریات ایسی ہین جن کی تکمیل کے بغیر تعلیم و تربیت کا نظام درست نہین ہوسکتا اور نہ بدون کافی سرمایہ کے موجودہ زمانہ مین تعلیم کے بہترین وسائل مہیا ہوسکتے ہین اور نہ بجز اسکے لائق و قابل اشخاص تعلیم کے واسطے میسر آسکتے ہین اس قسم کی تعلیم کی ضرورت ثابت ہوچکی ہے اور اس لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ تمام ہندوستان مین کم از کم ایک دارالعلوم دینیات تو الیا ہو جو بہمہ وجوہ مکمل ہو اور تعلیم و تربیت کے لئے پورا سامان اس مین موجود ہو حالانکہ ضرورت یہ ہے جیسا کہ ہمارے مخدوم و مکرم آنریبل مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب نے سال گذشتہ مین فرمایا تھا کہ ایسے دارالعلوم ملک مین بہت کثرت سے ہونے چاہئین جو مسلمانون کی تعلیم دینی کے پورے کفیل ہون ندوہ کے ارباب حل و عقد نے مسلمانون کی خدمت کے لئے جو کچھ اُن سے ہوسکتا تھا کردیا ہے اب ہمارا فرض ہے کہ اسے تکمیل کو پہنچائین

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فخر موجودات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ہماری ہدایت کے لئے بھیجکر ہم پر احسان فرمایا ہے اس کی شکر گذاری یہی ہوسکتی ہی کہ ہر شخص اپنی حتی الوسع ان امور دینی کی تکمیل مین دام درم سے پوری اعانت کرے اور نمونۂ خلق محمدی بنجائے

سچے مسلمانون کی زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے افعال سے بنی نوع انسان کو فائدہ

پہنچائین اور اپنے مساعی سے وہ درجہ حاصل کرے جس کی طرف "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" مین اشارہ ہے ایک مسلمان کی زندگی ایسی ہونی چاہیئے کہ اس کو مآل کا خیال معاش پر مقدم رہے میرا یہ مطلب نہین کہ معاش کی طرف کم توجہی کی جائے بلکہ غرض یہ ہے کہ معاش مین ہمیشہ مآل کا خیال رہے بدقسمتی سے ہم مسلمانون کی عملی زندگی مین ایک ایسا رنگ آتا جاتا ہے جو معاشرت اسلامی سے ان کو دور کرتا جاتا ہے۔

ایک مسلمان کی شان تو یہ ہونی چاہیئے ؎

آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند ؛ فرزند و عیال و خانمان را چہ کند

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ؛ دیوانہ تو ہر دو جہان را چہ کند

اسلامی زندگی کی اصلی غایت اپنے اعمال کو تابع احکام خداوندی کرنا ہے جس طرح مچھلی پانی کے اندر ہر طرف تیرتی پھرتی ہے لیکن پانی کے باہر اگر اس کی زندگی کا خاتمہ ہوجاتا ہے اسی طرح ایک مسلمان کی حقیقی زندگی بحر شریعت کے اندر رہنے مین ہے اور اُس سے نکلنے مین اُس کی موت ہے شریعت اسلامی مین کسب معاش حلال کی تاکید ہے خواہ وہ کسی پیشہ اور حرفہ مین ہو۔ الکاسب حبیب اللہ ہماری حالت نہ ہندوستان مین بلکہ تمام ممالک مین جہان مسلمان ہین نہایت خراب اور خستہ ہوگئی ہے اور اس کی وجہ صرف ایک ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم نے شریعت کی سچی پابندی کو چھوڑ دیا ہے اور ایسے کام کرنے شروع کر دئے ہین جو ہماری تباہی کے باعث ہون ان مجالس مین جمع ہوکر جب تک کہ ہم اپنی آیندہ زندگی کا ایک پروگرام نہ بنالین گے بڑا سخت اندیشہ ہے کہ ہماری حالت تمام دنیا مین ناگفتہ بہ ہوجائیگی اس لئے ہم کو سوچنا چاہیئے کہ ہمارا آیندہ پروگرام کیا ہے تعلیم یعنی وہ تعلیم جس کے ساتھ تعلیم دینیات شامل ہو نہی ایک چیز ہے جو ہم کو دنیا کی باقبال قومون کے پلیٹ فارم پر قائم رکھ سکتی ہے۔

تعلیم ایک درخت ہے جس کا نمو دیر طلب ہے اس کے نتائج کو ہم ہاتھون پر سرسون جما کر نہین دکھا سکتے اس مین بہت محنت اور توجہ درکار ہے۔ اور ہم کو بہت استقلال کے ساتھ اس درخت کی پرورش

کرنی چاہیئے جس کے نتائج یقینی ہین۔ جس مسلمان کی تربیت مذہبی طور پر ہوئی ہو وہ اخلاق محمدی کا نمونہ ہے۔ اسلام کے مشاہیر انہین اخلاق سے ممیز تھے اور ہر طرح کے مصائب و آفات کا وہ اسی تعلیم کی وجہ سے مقابلہ کرتے تھے اور اسی سچی تعلیم کی برکت سے اپنے ادائے فرائض مین ہمیشہ مستقل تھے۔ مین رواجی تعلیم کا حامی ہون اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ اگر مسلمان رواجی تعلیم نہ پائین تو ان کی معاشرت بہت ناقص رہجائیگی۔ لیکن ہان یہ ضرور کہون گا کہ ہماری خصوصیت اس مین ہی کہ ہم دنیوی تعلیم کے ساتھ اس قدر مذہبی تعلیم ضرور حاصل کرین جو ایک مسلمان کے لئے ضروری ہو میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسلمان طالبعلمون کو بطور زبان ثانی زبان عربی ضرور لینی چاہیئے کیونکہ علاوہ ایک مکمل زبان ہونے کے ہمارا سارا مذہبی لٹریچر اس زبان مین ہے اور اگر بجائے فارسی کے عربی زبان مخصوص کر لی جائے تو بہت وقت کی بچت ہوسکتی ہے ہمارے مذہبی دار العلوم جیسا کہ دار العلوم ندوہ اور دار العلوم دیوبند مین ایک ایسی سکیم تیار کردینگے جو ہم کو رواجی تعلیم کے ساتھ مناسب مذہبی تعلیم کے قابل بنا دیگی ہم مدت سے ایک اسلامی یونیورسٹی کے خواہشمند ہین اس کے لئے ہم نے کافی رقم جمع کر دی ہے اور مین امید کرتا ہون کہ ہماری قوم اب بہت جلد اپنی یونیورسٹی حاصل کر لیگی جس کے ذریعہ سے ہم اپنا نصاب تعلیمی اسلامی ضروریات کے موافق مقرر کر سکین گے۔ تعلیم عقلی کے ساتھ تعلیم عملی اور تعلیم حرفت بھی ضروری ہین ہمارے ملک کے لوگ ٹکنیکل اور انڈسٹریل ایجوکیشن کی طرف متوجہ ہین گورنمنٹ عالیہ نے بھی ٹکنیکل اور انڈسٹریل تعلیم کی طرف خاص توجہ معطوف کر رکھی ہے تو مسلمانون کو بروقت اس کی طرف متوجہ نہ ہونا ان کے لئے نہایت خراب نتائج پیدا کریگا اسلئے ہم کو فوراً اپنی تعلیمی پروگرام مین عملی تعلیم جس پر معاش کا مدار ہے داخل کرنی چاہیئے۔ دنیا نے جہان ترقی کی ہی صنعت و حرفت کی ہی ہماری پرانی صنعتین بجائے اسکے کہ اس مین اصلاح یا ترقی ہو ترک کی جارہی ہین اور اس سوال کو جیسا کہ یہ مہتم بالشان ہے ہمین ہمیشہ زیر نظر رکھنا چاہیئے۔ اس مین شبہ نہین کہ صنعت و حرفت و تجارت مین ہم اپنی ہمسایہ قومون سے بہت پیچھے ہین اور اس کی وجہ یہ نہین کہ یہ افلاس کی وجہ سے ہو بلکہ اصلی وجہ ہماری بے احتیاطی اور اسراف ہی با اصول اور باقاعدہ تجارت

مین ہم پورے طور پر اپنے تئین نہین لگاتے اور ہمارے بڑے دولتمند اور مرفہ الحال بزرگ تجارت کو ایک ایسا پیشہ سمجھتے ہین جو ان کی شان کو گھٹاتا ہو۔ لہذا یہ بھی آپ صاحبان کی توجہ کے قابل ہے کہ صنعت وحرفت اور تجارت کی ضرورت کو لوگون کے ذہن نشین کرین۔

تعلیم کے متعلق عورتون کی تعلیم کا مسئلہ بھی ایک اہم مسئلہ ہے ہماری قوم مین جس کے مرد اور عورت کو حصول تعلیم فرض ہے۔ عورتون کو عمداً تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اسلام مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے زیادہ اور کیا مثال ہوسکتی ہے جو حدیث کی راویہ ہین۔ جو لوگ عورتون کو تعلیم دینے مین مزاحم ہین وہ ایک بڑے سنگین جرم کے مجرم ہین۔ مردون کی طرح عورتین بھی انسان ہین۔ خدا کے احکام کی پابندیان ان پر بھی ہین۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ ان مین سے ہر ایک ایک مسلمان بیوی بننے کے لئے ضروری دینی تعلیم حاصل کرے۔ ان کی قابلیت مین داخل ہوگا کہ وہ اپنے خانہ داری کے حساب وکتاب کو منضبط رکھین۔ اس مین ان کی عزت ہوگی کہ وہ اپنی اولاد کے کپڑے سینے۔ کشیدہ نکالنے اور دیگر دستکاری کے کامون مین پوری ماہر ہون۔ ان کی یہ بھی قابلیت ہے کہ وہ کھانا پکانے۔ پکوانے اور کھلانے کے طرق سے پوری واقف ہون۔ ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ بچون کی پرورش مین وہ ثقیل اور نہم چیزون کی تمیز رکھتی ہون۔ ان کی یہ خاص خوبی ہوگی کہ بچون کی تعلیم وتربیت وہ خود کرسکین اور وہ ابتدائی تعلیم جس مین بڑی عمر مین اکثر بچون کو زحمت اٹھانی پڑتی ہے اور بے دل ہوکر ترک تعلیم پر مجبور ہوتے ہین۔ آغوش مادر مین حاصل کرین۔ عورتون کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ خاوند کے اولاد کے اقارب کے ہمسایون کے اور سب سے اول خدا کے حقوق جو ان پر ہین پہچانتی ہون۔ ہم لوگون نے اپنی نادانی غفلت اور ہٹ دھرمی سے اپنی قوم مین تعلیم نسوان کو بہت نقصان پہنچایا ہے اب وقت ہے کہ تلافی مافات کی جائے۔ اور اس جلسہ مین اور آئندہ جلسون مین اور ہمیشہ کے میل ملاپ کے وقت ہم اس ضروری فرض کو اپنے دل مین رکھین کہ قوم کی اصلاح کے لئے ہر پہلو سے جہان وہ اصلاح طلب ہو اس مین عملی تدابیر اختیار کی جائین اور اس قوم کی مشین کے سارے پرزون کو اپنے اپنے مقام پر رکھکر چلایا جائے ایسا کرنے سے تائید

ایزدی ہمارے ساتھ ہوگی اور جو باتین اب ہم زبان سے کر رہے ہین وہ عملی طور پر ظہور
مین اکر ہماری مشکلات کو حل کر دینگی۔

آیندہ کے لئے تدابیر

اراکین ندوہ نے جوان کا فرض تہا۔ ادا کر دیا۔ ایک شاندار دار العلوم قائم کر دیا۔ اور اس کے
لئے جتنے لوازم درکار ہین وہ سب پیش کر دیئے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کو کس طرح چلایا جائے
اس مین شبہہ نہین کہ اس کے چلانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہی اور وہ بھی کافی مقدار مین
روپیہ کا بہم پہنچانا قوم کا کام ہے۔ اگرچہ قوم ساری مرفہ الحال نہین ہی لیکن ہمارے بھائی خیرات
و مبرات مین دنیا کی سب قومون سے زیادہ پیشقدمی کرنے والے ہین بشرطیکہ ان سے کوئی لینے
والا ہو جس قدر خیرات کرنے کی عادی مسلمان بیویان ہین وہ کسی سے پوشیدہ نہین ذراسی تحریک
مین وہ اپنے زیورات تک اللہ کی راہ مین دینے کو تیار ہو جاتی ہین۔ اور دینی معاملات کے علاوہ آمد
مین مردون سے مقدم ہوتی ہین۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانون مین خیرات کا ایک مستقل طریقہ
قائم کر دیا ہے جس کا نام زکوۃ ہے اور اللہ کے بندے اسکے پابند ہین کہ ان کا مال۔ مال مزکی کہلائے
لیکن بدقسمتی سے اور دین کی طرف بے پرواہی کی وجہ سے ہمارے مردون مین اس فریضہ کی ادا کا
باقاعدہ احساس نہین۔ زکوۃ اکثر اپنے غیر مصرف پر خرچ ہوتی ہی اور جو اس کا اصلی مصرف ہی وہ محروم رہجاتا
ہے۔ بھنگڑ۔ ملنگ فقیری کے لباس مین اس خیرات کو جو اللہ نے قوم کی اصلاح کے لئے مقرر کی تھی
بھنگ۔ گانجے مین صرف کر دیتے ہین۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس مین قوم کی متفقہ کوشش سب سے زیادہ
درکار ہے وہ یہ کہ علماء اور امراء زکوۃ کی وصولی کو کسی باقاعدہ اصول پر قائم کرین اور پھر اس کا مصرف
تلاش کر کے اصلی مصرف پر دہ لگائی جائے۔ اگر ہر قصبہ اور گاؤن مین اس کا خاص انتظام نہ ہوسکے تو ہر ضلع
مین تو ضرور ایک بڑی معتمد علیہ انجمن ہونی چاہیئے جو مال زکوۃ کی وصولی اور خرچ اور اس کے حساب
کتاب کا پورا اہتمام رکھے اور اس کے مصرف اور خرچ کو سالانہ رپورٹون مین شایع کیا کرے۔

یہ اہتمام ہوجانیکی صورت مین یہ یقینی بات ہی کہ وہ غربا اور مستحقین جو دماغی لحاظ سے ایک اعلی فرد قوم ہین۔ اور معاش کی تنگی کی وجہ سے ان کا جوہر قابل ظاہر نہین ہوتا اس طریق عمل سے وہ قوم کی عزت وآبرو کا موجب بن سکتے ہین۔ اسی طرح مستطیع مسلمان لکھو کھا روپیہ کی خیرات کرتے ہین۔ لیکن اس کا حصہ ظاہری نمود اور ناموری مین صرف ہوتا ہے اصلی مصرف اور واقعی خرچ اس کا بہت کم ہوتا ہے اگر ہمارے بھائی ایسی مجالس شورٰی بنا کر ان خیراتون کا اہتمام ان کے ہاتھون مین دین تو قوم کی حالت بہت جلد دنیوی اور دینی حیثیت سے درست ہوسکتی ہی۔ اب سوال یہ ہے کہ ایا اس وقت ہم مین ایسے لوگ ہین جن پر زکوۃ وخیرات کے حقیقی مصارف پر خرچ کرنے کا اعتماد ہو میرا جواب یہ ہے کہ ہین۔ گو بہت کم ہین لیکن جو ہین ہم انہین سے کیون کام نہ لین۔ ان کی نظیر اور تقلید سے اور اللہ کے بندے ان کے قدم بقدم چلنے والے بن سکتے ہین۔ بات صرف یہ ہے کہ کوئی ارگینی زیشن۔ کوئی ڈھانچہ کوئی طریقہ ہونا چاہیئے جو ہمیشہ جاری رہے اور ترقی پذیر ہوتا رہے۔

اکابر ندوۃ العلما اس تجویز پر غور فرمائین۔ اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ضرور کرینگے اَلحُبّ لِلّٰہ و البغض للّٰہ کی تعلیم مسلمانون کو اس کی صحیح معنون مین دیجائے اور جو کام ہی ہو اس مین نیت حصول ثواب کی ہو کسی ناموری اور حب جاہ کے لئے نہ ہو طبقہ علما نے اپنا کام شروع کر رکھا ہے اور جو امانت الٰہی ان کے پاس ہے وہ اس کے پہنچانے مین دریغ نہین کرتے ہم کو اب چاہیئے کہ ان کو دنیوی تفکرات سے بالکل فارغ البال کردین۔ اور پھر وہ دلجمعی کے ساتھ اسلام اور مسلمانون کی خدمت کرتے رہین جس قدر توجہ تعلیم کی طرف درکار ہے اس سے زیادہ صنعت وحرفت وتجارت کی طرف درکار ہے جن لوگون کو اللہ تعالےٰ نے یہ قابلیت اور کمال دیئے ہین وہ بالکل خلوص کے ساتھ اپنی درماندہ قوم کو قعر ذلت سے نکالکہ مشروع حرفت پر لگائین اور ممنوع پیشون سے بچائین ہمارا قومی جوش اور حب اسلامی صحیح اور واقعی ہونا چاہیئے ہانڈی کے ابال جیسا جوش نہ ہونا چاہیئے سرسید صاحب مرحوم ہمارے اس فوری جوش کی شکایت کرتے ہوئے مدت العمر سر پیٹتے رہے لیکن افسوس ہی کہ ان کو اپنی زندگی مین قوم کی اس بیداری کی مسرت نہ ہوئی جو مرحوم کی لیڈرشپ سے اب ظہور پذیر ہورہی ہے

ہم اور آپ سب ملکر دعا کرین کہ جو کام ہماری قوم نے شروع کئے ہین وہ سب کمل ہو جائین تاکہ دنیا معلوم کر لے کہ قوم زندہ ہے

اسلامی یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے ہم کو کم از کم ہر ضلع مین ایک کمل ہائی سکول اور ہر صوبہ مین ایک ایک اسلامیہ کالج اور اسی طرح ان کے ساتھ ٹکنیکل اور انڈسٹریل انسٹی ٹیوشنس جہان بہترین طریق پر قائم ہو سکین بنانے چاہئین اور ان سب مین ایک مستقل دینی شعبہ کھولا جائے اس وقت ہم بحیثیت قوم دنیا مین رہنے کے قابل ہو سکتے ہین ورنہ خدانخواستہ ان نتایج کے پیش آنے کا خطرہ ہے۔ جو اللہ دشمن کو نہ دکھائے۔

(حالی) یہ غفلتین مبادا اب روز بد دکھائین ؛ دھندلے سے کچھ نشان ہین ڈر ہے کہ مٹ نہ جائین

برادران! یہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہے یہ نرے خیالات ہی خیالات ہین ان کو عملی جامہ پہنانا ہم سب کی متفقہ کوشش کا نتیجہ ہوگا۔ مین اللہ کا شکر کرتا ہون کہ آپ صاحبون مین جوش ایمان موجود ہے کہ اسلامی مجالس کے جلسے سالانہ جنوبی ہند مین کرانے کے آپ عادی ہو گئے ہین اور یہ پختگی ایمان کی علامت ہو اس کی وجہ سے قومی معاملات پر بحث کرنے اور ملنے جلنے کا ایک موقع مل جاتا ہے مین دعا کرتا ہون اور آپ میرے ساتھ اس مین شریک ہون کہ اللہ تعالی ہماری دینی اور دنیوی حالت کو ترقی کی معراج تک پہنچائے۔ اور آپ کی تقلید سے ملک کے اور صوبجات مین حب قومی کی حقیقی تحریک پیدا ہو اور ہماری یہ زبانی کارروائیان عملی صورت مین ظاہر ہون اس کے ختم کرنے سے پہلے مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے مجھکو اس انجمن مین حاضری کی عزت بخشی۔ پاک پروردگار مجھکو اور آپ کو ان اہم امور کی تکمیل کی قدرت دے۔ مولانا مولوی حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء کے متواتر ارشادات کو مین رد نہ کر سکا۔ ورنہ مین سخت محجوب ہوتا ہون کہ اس علماء و صلحاء کے جلسہ کی صدارت کی کرسی پر مجھہ جیسا ایک عامی بیٹھے بہر حال مین حضرت ممدوح کا اور آپ سب صاحبان کا مشکور ہون کہ اس خدمت کے لئے آپ نے مجھہ کو عزت بخشی۔

ندوۃ العلماء کی عمارت۔ اس کی مسجد۔ اس کا دارالطلبا اور کتب خانہ سب ہم سے اپیل کر رہے ہین کہ ہم

ان کو اسلامی شان کے موافق بنا کر دکھائین. آپ صاحبان کو اس جلسہ کی کارروائی سے معلوم ہوجائیگا کہ ندوۃ العلما نے قوم کی کس قدر خدمت کی ہے۔ اور ایک کیسی اعلیٰ اور جدید جماعت قوم کی دینی خدمت کے لئے تیار کی ہے جو درحقیقت فخر قوم ہین اور جن کی تعظیم و تکریم اور خدمت ہم سب پر واجب ہے

والسلام علے من اتبع الھدیٰ وعلے عباد اللہ الذین اصطفےٰ

خاکسار رحیم بخش

بہاولپور

۱۲- اپریل ۱۹۱۱ء پریزیڈنٹ کونسل آف ریجنسی ریاست بہاولپور

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ مذکورہ خطبہ صدارت بروقت موصول نہین ہوا اس لئے جو وقت خطبہ کے لئے مخصوص تہا وہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کو دیا گیا مولانا کی یہ تقریر اجلاس کے آخر وقت تک جاری رہی اور ۱۰ بجے آپ کی تقریر پر ندوہ کا پہلا اجلاس ختم ہوا

سہ پہر کا اجلاس

۵ بجے سے ۷ بجے تک

۵ بجے سہ پہر کا اجلاس شروع ہوا جناب ناظم صاحب ندوۃ العلمائ نے ندوۃ العلما کی سالانہ آمدنی وصرف کا گوشوارہ پڑھکر حاضرین کو سنایا۔ اور جناب مولوی حاجی غلام محمد صاحب شملوی نے ندوۃ العلماء کی سالانہ مفصل رپورٹ منجانب جناب ناظم صاحب نہایت بلند و صاف لہجہ مین پڑھکر سنائی۔ جو حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علے سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

جناب صدر انجمن ومعاشر المسلمین!

خدا کا شکر ہے کہ ہم سب آج پھر ایسے کام کے لئے یہان مجتمع ہوئے ہین جس مین ذاتی اغراض ومصالح کو دخل نہین خداوند برحق کے فضل وکرم پر بھروسہ کرکے اعلاء کلمۃ اللہ کو ہم نے اپنا

مطمح نظر بنایا ہے اور مذہب اسلام کے منور چہرہ سے ظلمت جہل کو دفع کرنے کے لئے علوم اسلامیہ کے احیار اور اس کی ترقی کو ہم نے اپنا قبلہ ہمت قرار دیا ہے۔

اسقدر مسلمانون کا دور دراز مسافت کو طے کرنا اور دنیوی اغراض ومقاصد کو پس پشت ڈالکر صرف خدا کے واسطے اسکے سچے مذہب کی حمایت اور علوم اسلامیہ کی خدمت کے واسطے مجتمع ہونا بلاشبہ اس قابل ہے کہ ان پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہو اور ان سب کی یکدلی و یکجہتی ہمارے عقد ہائے سربستہ کے کھولنے مین مدد دے اور ہمارے بگڑے ہوئے کامون کو درست کردے وما ذلک علی اللہ بعزیز

آسمان سجدہ کند سوئے زمینے کہ درو یکدو کس یکدو نفس بہر خدا بنشینند

ہم سب آج اس مقام پر مجتمع ہین جو مدت دراز تک مسلمانون کی علمی وتمدنی ترقیون کا گہوارہ رہچکا ہے کیا کوئی شخص موجودہ حالات پر نظر رکھتے ہوئے اس بات کو باور کرسکتا ہے کہ کسی زمانہ مین علما ومشائخ اور یہان کے قدردان حاکمون نے علوم وفنون کی خدمت مین قیمتی حصہ لیا ہے۔ غیرون کو جانے دیجئے خود ہم کو بھی اس قحط الرجال کو دیکھکر اپنے گزشتہ خدمات مین شبہ ہوجاتا ہے اگرچہ فرمانروایان دہلی اور سلاطین بہمنیہ دکن کے کارنامے (اس ملک کے سود وبہبود کے متعلق) ہماری آنکھون کے سامنے نہین ہین اور امتداد زمانہ نے ان پر جہالت کا پردہ ڈال دیا ہے مگر کل کی بات ہے کہ شاہان بیجاپور کی ہنر پروری اور علم دوستی نے اس سرزمین کے ایک ایک ذرہ کو رشک آفتاب بنا دیا تھا، سنسان جنگلون کو سرسبز باغات اور سربفلک کشیدہ عمارتون سے تبدیل کردیا تھا۔ درندون کی جگہ آدمی بسائے تھے اور اسی بلگاؤن کو جو ایک غیر معروف گاؤن تھا آباد اور پررونق شہر بنادیا تھا، نواب اسد خان لاری کے نام سے اب بہت کم لوگ واقف ہون گے وہ اور اس کی اولاد زمانہ دراز تک شاہان بیجاپور کے سایہ عاطفت مین بلگام کے جاگیردار کی حیثیت سے اس سرزمین پر فرمانروائی کرتے رہے ہین۔

بلگام کا عالی شان قلعہ (جسکے ٹوٹے پھوٹے کھنڈر اب تک باقی ہین) اسی اسد خان نے

سنہ ۸۹۱ھ مین یوسف عادل شاہ بیجاپوری کے حکم سے تعمیر کیا تہا اس کا اصلی نام خسرو تھا۔
سنہ ۹۰۰ھ مین بیجاپور کے محاصرہ کے وقت خسرو نے ایسے کارنامے دکھائے کہ اس کے صلہ مین
اسمٰعیل عادل شاہ نے اسدخان کا خطاب اور بلگام اس کی جاگیر مین عنایت کیا علاوہ علمی قابلیت
کے اسدخان مین دانشمندی، فراست، سخاوت، شجاعت اور تمام اخلاق حمیدہ خدا نے مجتمع
فرمائے تھے تینتالیس ۴۳ برس تک اُس نے شاہان بیجاپور کی وزارت و وکالت کے فرائض انجام
دئیے اور اپنی سیرچشمی وفیاضی تدبیر و دانشمندی سے بلگام کو بڑے بڑے متمدن شہرون کا ہمسر
کر دیا۔ اس کے فیلخانہ مین تین سو ہاتھی اصطبل مین عربی وایرانی چارسو گھوڑے اور اسی مالک کی نسل
سے اس سے بھی زیادہ رہتے تھے اس کا دسترخوان نہایت وسیع تہا، ہزارون آدمی ہر روز اسکے
خوان کرم سے بہرہ اندوز ہوتے تھے ارباب کمال سے اس کی مجلس ہمیشہ بھری رہتی تھی اور اس کی
ہنرپروری اور سیرچشمی کے افسانے دور دور سے علما و مشائخ کو کھینچ کھینچ کر بلگام لاتے تھے قابل
اور فاضل لوگون کے اجتماع سے یہ سرزمین مدتہائے دراز تک مرکز علم رہی

یاد تھین ہم کو بھی رنگا رنگ نقش آرائیان   لیکن اب نقش و نگار طاق نسیان ہوگئین

عالمگیر مرحوم نے بیجاپور کو فتح کرنے کے بعد بلگام کو سنہ ۱۰۹۱ھ مین ممالک محروسہ مین شریک کر لیا
چونکہ بلگام کا قلعہ شاہزادہ محمد اعظم نے فتح کیا تہا اس مناسبت سے اس کا نام اعظم نگر قرار پایا
نواب سیف خان اسکے قلعہ دار مقرر کیے گئے۔ چند دنوں کے بعد چین قلیچ خان (نواب آصف
جاہ اول) بیجاپور کے صوبہ دار مقرر ہوئے اور نواب سیف خان نے ان کی نیابت پر ترقی پائی
اور تقریباً سنہ ۱۱۱۶ھ مین صوبہ کا نظم و نسق بالاستقلال ان کو حاصل ہوگیا۔

بلگام مین نواب اسدخان لاری کا مقبرہ ہمیشہ زیارت گاہ خلائق رہا ہے علاوہ اسکے بہت
سے علما و سادات اس سرزمین مین مدفون ہوئے ہین جن کی تفصیل کا یہ محل نہین صرف ایک
ایسے بزرگ کا مین نام لینا چاہتا ہون جو اپنے زمانہ کے مشائخ مین ممتاز درجہ رکھتے تھے وہ
حضرت شیخ عمر بن عبداللہ باشیبان حضرمی کا وجود گرامی ہے سلسلہ مین عیدروسیہ سے ان

کا تعلق تھا۔ بلگام مین ان کو جاگیر ملی، عرصہ دراز تک ہدایت وارشاد کے فرائض انجام دیتے رہنے کے بعد ۱۱۶۶ھ مین وفات پائی اور بلگام مین مدفون ہوئے

اس سامعہ خراشی کا مقصد یہ ہے کہ آپ اس بات پر غور کرین کہ آپ کا ماضی کیا تھا اور حال کیا ہے یہ آپ ہی بتا سکتے ہین کہ بلگام کے مسلمانون کی مردم شماری کیا ہے اور ان مین تعلیم یافتہ کتنے ہین اور علوم و فنون سے بے بہرہ کس قدر

مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ آپ نے فرض کفایہ کے ادا کرنے کے لئے اپنے ابنائے وطن مین سے صرف ایک لڑکا دارالعلوم کو عنایت فرمایا تھا اور افسوس ہے کہ وہ بھی وہان کی تعلیم سے متمتع نہین ہو سکا لیکن اے باشندگان اعظم نگر! آپ کو غور کرنا چاہیئے کہ کیا وہ فرض جو آپ کے ذمہ واجب الادا تھا اس سے ادا ہو گیا؟ قرآن کریم کی آیہ کریمہ فلولا نفر من کل فرقۃ طائفۃ لیتفقھوا فی الدین پر غور کیجئے اس کے بعد میرے سوال کا جواب دیجئے۔

یاد رفتگان

گذشتہ چار پانچ سال کا زمانہ جس طرح تمام اقوام و ملل کے لئے پر آشوب و ہلاکت آفرین تھا اسی طرح مسلمانون کے لئے۔ چنانچہ اس عالم رستخیز مین ملت اسلامیہ کے ہزارون گوہر درخشندہ تہ خاک ہو گئے اور جو زندہ ہین ان کی یہ حالت ہی کہ زمانہ ان کو ماتم کرنے کی بھی فرصت نہین دیتا اور ماتم بھی کیجئے تو کس کس کا ماتم کیجئے حالت تو یہ ہی کہ

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

سالہائے گذشتہ کی انقلاب انگیزیون نے جتنی قیمتی ہستیون کو فنا کیا ہے اگر فرداً فرداً ان پر اشک باری کی جائے تو سارا وقت اسی کی نذر ہو جائے اسلئے ہم صرف ندوہ کے دائرہ کے اندر آتے ہین اور دیکھتے ہین کہ یہان کیا گذرا اور پچھلا سال ہمارے لئے کیسا رہا اس وقت ہماری آنکھین ان دیرینہ احباب کو ڈھونڈتی ہین جو ہمیشہ سے ہمارے دست و باز و تھے اور ہمارے

ساتھ ملکر کام کرتے تھے، لیکن افسوس کہ یہان بھی ہم کو صف ماتم بچھی ہوئی نظر آتی ہے کیونکہ اس
سال ہم نے ندوہ کے ایک مقدس و محترم رکن مولوی قاری عبدالسلام صاحب کو کھو دیا جو نہایت
پاکیزہ سیرت اور صاحبدل بزرگ اور جناب قاری عبدالرحمن صاحب محدث پانی پتی کے خلف الرشید
تھے آپ ۵ اکتوبر ۱۹۱۸ء (۲۹ ذی الحجہ) کو ہم سے جدا ہو گئے اور ہم آپ کے فیوض و برکات سے
محروم رہ گئے۔

ابھی مولانا کی وفات پر ہماری آنکھین اشک آلود تھین اور دل اندوہ گین کہ اسی ماہ اکتوبر مین ندوہ
کے ایک دوسرے محترم رکن نواب حاجی محمد اسحاق خان صاحب کی خبر وفات نے ہم کو اور شکستہ
دل کر دیا مرحوم کی ذات ایسی قیمتی تھی کہ ان کی وفات سے نہ صرف ندوہ کو نقصان پہنچا بلکہ قوم نے
اپنے ایک راستباز رہبر کو ہمیشہ کے لئے کھو دیا۔ نواب صاحب مغفور دہلی مرحوم کی قدیم تہذیب و
شائستگی اور اسلامی حسن اخلاق کا ایک عمدہ نمونہ تھے۔

افسوس کہ ندوہ کے حلقہ مین یہ غمناک موت آخری نہ تھی بلکہ جب ہم اجلاس بلگام کی شرکت کے
لئے اپنے محترم ارکان و معاونین کو پیام دعوت روانہ کر رہے تھے تو ناگاہ ہم کو جناب مرزا ظفر اللہ خان
صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور کی خبر وفات پہنچی جو علاوہ علمی قابلیتون کے زمانہ قدیم کی تہذیب
و شائستگی کے اعلیٰ نمونہ تھے اور ندوۃ العلماء کے ساتھ ان کی دلاویزی دوسرون کے واسطے ہمیشہ
قابل تقلید سمجھی جاتی تھی تقریباً پندرہ سال تک وہ رکن انتظامی رہے تھے اور ہمیشہ عملی کامون مین حصہ
لیتے رہتے تھے ان کی وفات سے ندوۃ العلما نے ناقابل تلافی نقصان اٹھایا ہے بجز صبر چارہ کار کیا
ہے اس لئے ہم کو صبر کرنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدا ان بزرگون کی مغفرت کرے اور ان
کی روح پر برکت نازل فرمائے کیونکہ ان بزرگون کی مخلصانہ خدمات نے ہمیشہ مسلمانون کو فائدہ پہنچایا ہے

ہجوم مشکلات اور ہمارے کام کی حالت

اس داستان غم کے بعد یہ کہنا ہے کہ ہمارے مصائب صرف اسی پر محدود نہ تھے کہ اس سال ہم نے

مین غمگسار رفیق اپنے ہاتھ سے کھو دیے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سال ندوہ کے لئے ابتدا ہی سے مشکلات و مصائب کا ایک طوفان اپنے ساتھ ساتھ لایا یعنی جب ہم گذشتہ اپریل مین اجلاس ناگپور کے بعد پنڈال کے باہر نکلے اور اجلاس کی غیر معمولی مصروفیت وانہماک کے بعد ہوش و حواس بجا ہوئے تو ہم نے ہندوستان کو اس حالت مین پایا کہ وہ متزلزل ہو رہا تھا جنگ کی شدت اپنے انتہائی نقطہ تک پہنچ چکی تھی اور قحط کے آثار ہر طرف نمایان تھے اور عام طور پر پریشانی تھی ہندوستان ابھی اسی عالم اضطراب مین تھا کہ آخرکار قحط اپنی پوری شدت کے ساتھ ظاہر ہوا اور دوسری طرف انفلوانزا نمودار ہوا اب ظاہر ہے کہ ایسی حالت مین باطمینان اور فراغت کا کام کرنا اور کسی تحریک یا تجویز پر باقاعدہ عمل کرنا سخت دشوار تھا۔ اسی طرح مالی ذرائع کو ترقی دینا بھی تقریباً ناممکن تھا حالت یہ تھی کہ ہمارے وکلا اگرچہ ملک مین دورہ کر رہے تھے لیکن بعض کو تو صبح سے شام تک بجز نماز جنازہ پڑھانے کے اور کچھ کام نہ تھا ایسی حالت مین چندہ مانگنا اور روپیہ فراہم کرنا کیونکر ممکن تھا جبکہ ہر شخص مصائب مین مبتلا تھا اور کسی کو سر و پا کا ہوش نہ تھا۔

غرض ان مشکلات و موانع نے ہم کو نہایت پریشان کر دیا تھا تاہم کام بدستور چلتا رہا اور یہ خوفناک زمانہ ایسی حالت مین گذر گیا کہ ہم کو نہ تو کسی کام کے لئے قرض لینے کی حاجت ہوئی اور نہ کوئی کام بند کرنا پڑا۔

جلسہائے انتظامیہ وغیرہ

اس سال مجلس انتظامی کے دو اور مجلس نظامت کے پانچ جلسے منعقد ہوئے۔ مجلس انتظامی کا درمیانی جلسہ بوجہ انفلوانزا ملتوی رہا مجلس نظامت کے جلسون مین حسب معمول وہ امور پیش ہوتے رہے جن کا تعلق روزمرہ کے معاملات یا اندرونی انتظامات سے ہے مثلاً طلبا کی انعامی اسکیم کرایہ کا مکان لینے کی تجویز، ملازمین کا الاؤنس گرانی وغیرہ، اور مجلس انتظامی منعقدہ ۲۸ ستمبر ۱۹۱۸ء مین۔

(۱) گذشتہ جلسہ انتظامیہ کی کارروائی بغرض تصدیق پیش ہوئی
(۲) مختلف صوبجات سے جدید ارکان کا انتخاب ہوا اور ہم کو مسرت ہے کہ بہترین انتخاب عمل مین آیا
(۳) اعلیٰحضرت نظام خلد اللہ ملکہ کے مسئلہ خطاب کے متعلق بعض ضروری امور طے ہوئے
(۴) دعوت نامہ اجلاس بلگام پیش ہوکر منظور ہوا

دوسرا جلسہ ۳۰ مارچ کو منعقد ہوا جس مین تخمینہ آمد و صرف بابتہ ۱۹۲۰ء پیش ہوکر پاس ہوا

تعمیرات

افسوس ہے کہ گذشتہ سال سے تعمیر کا مال مصالحہ اور مزدوری اسقدر گران رہی اور بعض جدید سرکاری تعمیرات نے اس گرانی مین اسقدر اضافہ کردیا کہ مقامی ارکان کے مشورہ سے تعمیر کا کام بالکل بند کرنا پڑا البتہ تعمیر کے سلسلہ مین صرف ایک پختہ کنوان تیار ہو سکا جس کا گذشتہ رپورٹ مین ذکر کیا گیا تھا اور جس کے لیے ایک فیاض مسلمان نے معقول رقم عنایت کی تھی تعمیر کے متعلق کوئی مستقل طریق کار انشاء اللہ اس سال طے پائیگا۔

ترتیب کتبخانہ

ندوۃ العلماء کے کتبخانہ کے متعلق سالانہ اجلاس کے موقع پر بارہا تذکرہ کیا گیا ہے کہ ہمارا کتب خانہ اپنی بعض خصوصیات و تعداد کتب کے لحاظ سے تمام صوبہ مین ممتاز ہے اور اس مین بعض ایسی نادر الوجود کتابین ہین جو تمام ہندوستان مین کہین نہین مل سکتین چونکہ اس کتب خانہ مین آہستہ آہستہ سال بسال اضافہ ہوتا رہا اور ابتدا مین فہرستین جدید اصول پر مرتب نہین کی گئین اس لئے ۱۹۱۷ء مین کتب خانہ کے جائزہ اور حسن ترتیب کی ضرورت محسوس ہوئی اور بعد منظوری ارکان انتظامیہ ستمبر ۱۹۱۷ء سے ترتیب کا کام شروع کردیا گیا ابتدا مین خیال تھا کہ یہ کام جلد ختم ہوجائیگا مگر اُس نے اندازہ سے زیادہ طوالت اختیار کی چنانچہ کام کا سلسلہ

اب تک جاری ہے اس کام کی نوعیت اور طریق ترتیب کے متعلق گذشتہ رپورٹ میں مفصل تذکرہ کیا جا چکا ہے ۱۹۱۸ء میں ماہ مئی تک ترتیب کا کام جاری رہا۔ اور جون جولائی میں بوجہ تعطیل سالانہ کام ملتوی کیا گیا۔ اگست ۱۹۱۸ء میں بوجہ سابق مرتب کے چلے جانے کے یہ کام مولوی سید علی محسن صاحب ندوی کے متعلق کیا گیا جو اس وقت تک جاری ہے سابق مرتب نے مئی ۱۹۱۸ء تک مختلف علوم و فنون کی ۵۶۵ کتابیں ترتیب دیں اور موجودہ مرتب نے اگست ۱۹۱۸ء سے آخر مارچ تک ۲۱۳۵ کتابیں مرتب کیں اس لحاظ سے اب تک ۲۷۰۰ کتابیں ترتیب پا چکی ہیں۔

اب کل پانچ فن ترتیب کے لئے باقی ہیں جن میں قدیم فہرست کے لحاظ سے ۲۸۰۸ کتابیں ہیں۔ اس کے علاوہ تخمیناً ۴۰۰ ایسی کتابیں ہیں جو کسی فن کے مرتب ہوجانے کے بعد برآمد ہوئیں یا آئندہ برآمد ہونے کی توقع ہے اس حساب سے اندازاً ۲۸۰۲ کتابیں ترتیب کے لئے باقی ہیں۔ اس تعداد میں وہ کتابیں محسوب نہیں ہیں جو جلد بندی میں شامل ہیں کیونکہ قدیم فہرستوں میں ان کے اعداد ظاہر کرنے کا التزام نہ تھا۔

ترتیب کا کام مکمل ہوجانے پر جب اس کی مفصل رپورٹ تیار کیجائے گی اس وقت پبلک کو معلوم ہوگا کہ ندوہ کے کتب خانہ میں کیسی گرانبہا اور نادرالوجود کتابیں موجود ہیں، اور اسی وقت ہم یہ بھی بتا سکیں گے کہ اس کتب خانہ کو اعلیٰ پیمانہ پر پہنچانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں لیکن اس قدر اس موقع پر بھی عرض کرنا ناموزون نہ ہوگا کہ اس قسم کے قومی کتب خانوں کی ترقی زیادہ تر ارباب تصنیف اور علم دوست احباب کی توجہ پر منحصر ہے ہمارے ملک میں بفضلہ تعالے اب علوم و فنون کا سرمایہ وسیع ہوتا جاتا ہے اور ہر سال سیکڑوں جدید کتابیں طبع ہوکر شایع ہوتی ہیں اگر مصنفین اور اہل مطابع ان مطبوعات سے ندوہ کے کتب خانہ کو بہرہ اندوز فرمائیں تو ہمارا کتب خانہ موجودہ مطبوعات سے مالا مال ہوجائے

اس کے علاوہ ابھی ملک میں جابجا ہزاروں قدیم کتابیں اور چھوٹے بڑے ذاتی کتب خانے

موجود ہین جو کیڑون کی نذر ہو رہے ہین اور ان سے کوئی متمتع نہین ہوتا۔ ظاہر ہے کہ ان کا بہترین مصرف یہی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی معتبر و مشہور کتب خانہ مین شامل کر دیے جائین جہان ان کی حفاظت کا کافی سامان موجود ہو اور اہل علم متمتع ہون۔

ہم کو نہایت افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ پبلک کی ناقدردانی کی وجہ سے اس سال ہمارے کتب خانہ مین کوئی معقول اضافہ نہ ہو سکا اور صرف دس کتابین بطور عطیہ کتب خانہ کو حاصل ہوئین اور ۱۲ کتابین ندوہ نے خود خرید کر کتب خانہ مین داخل کین اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ یہ اضافہ اس قابل نہین ہے کہ اس کا تذکرہ کیا جاتا۔

ترتیب نصاب مکاتب

گذشتہ اجلاس ناگپور کے بعد یہ تجویز پیش نظر تھی کہ ابتدائی تعلیم کو عام کیا جائے اور اس مقصد کے لئے جابجا ابتدائی مکاتب قائم کئے جائین لیکن ضرورت تھی کہ ان ابتدائی مکاتب کیلئے پہلے ایک مفید و کارآمد نصاب مرتب کیا جائے یعنی ایسی کتابین ترتیب دی جائین جو ہر حیثیت سے ابتدائی اسلامی مکاتب کے لئے موزون و مناسب ہون تاکہ یہ کتابین تمام ملک مین مسلمان بچون کی ابتدائی تعلیم کے لئے استعمال کی جائین اگر ہم اس سال اس کوشش مین کامیاب ہو جاتے تو بے شبہ یہ نہایت مفید خدمت ہوتی لیکن افسوس کہ بوجہ ان مشکلات و موانع کے جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے یہ کام انجام تک نہ پہنچا یعنی اردو کا قاعدہ اور بعض رسائل تیار تو ہو گئے لیکن وہ تو ان پر نظر ثانی ہو سکی نہ طبع کی نوبت آئی امید ہے کہ انشاء اللہ اس سال ہم اس کام کو ختم کر سکین گے اور ایک ایسا نصاب مرتب کر سکین گے جو ملک مین مقبولیت حاصل کرے گا

خطاب اعلیحضرت

گذشتہ سال کے متعلق مجلس ندوۃ العلماء کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ اس نے مسلمانان ہند کے

قائم مقام کی حیثیت سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کر کے اعلیحضرت نظام دکن خلد اللہ ملکہ کی خدمت مین ایک قومی خطاب پیش کیا جس نے بارگاہ خسروی سے شرف قبول حاصل کیا۔
اس جلسہ کی مفصل روداد رسالہ کی صورت مین علیحدہ طبع ہو چکی ہے جو بطور ضمیمہ روداد شائع کی جائیگی اس لئے یہان پر مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کی ذات گرامی اور دولت آصفیہ کے متعلق مسلمانان ہند کے جو جذبات ہین وہ کسی سے مخفی نہین ہین۔ اور کیون نہ ہو اس دولت ابد مدت کے فیوض و برکات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ اس سے تمام مسلمانان ہند فایدہ اٹھاتے ہین اور اس سرکار ابد قرار کی ترقی جاہ و اقبال کے لئے دعائین کرتے ہین اسی بنا پر اخبار وکیل نے یہ تحریک کی کہ اعلیحضرت کی خدمت مین منجانب قوم ایک خطاب پیش کیا جائے اس تحریک نے ملک مین عام طور پر مقبولیت حاصل کی اور البشیر و مشرق کے معزز اڈیٹرون نے وقتاً فوقتاً اس پر مضامین لکھے جب ارکان ندوۃ العلماء نے محسوس کیا کہ تمام قوم اس تحریک کو پسند کرتی ہے تو بطور مزید احتیاط ہندوستان کے مشہور و سربرآوردہ مسلمانون اور علماء و مشائخ سے اس بارہ مین استفسار کیا اور ندوہ کے بعض وکلاء نے دورہ کر کے ملک کے خیالات معلوم کئے اور جب سب کو موید پایا تو یہ طے کیا گیا کہ ۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کو لکھنؤ مین مسلمانان ہند کا ایک قائم مقام جلسہ منعقد کر کے اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے چنانچہ تاریخ مذکور کو دار العلوم ندوۃ العلماء کی جدید عمارت کے وسیع ہال مین یہ جلسہ بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوا اور بہ تحریک جناب مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی جناب شمس العلماء حافظ محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند اس جلسہ کے صدر قرار پائے اور جملہ حاضرین کے اتفاق سے حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا

"علماء و مشائخ ہند کی یہ قائم مقام مجلس تجویز کرتی ہے کہ اعلیحضرت نظام دکن خلد اللہ ملکہ کے ان قومی خدمات کے لحاظ سے جو حضور ممدوح نے اپنے دوران

زمانہ مین انجام دی ہین اور جن کی آیندہ بھی اعلی حضرت کی ذات حمیدہ سے توقع ہے حضور ممدوح کی خدمت مین محی الملۃ والدین کا لقب پیش کیا جائے۔

ہم کو مسرت ہے کہ اعلی حضرت نے اس قومی خطاب کو نہایت شکر گذاری کے ساتھ قبول فرمایا۔ افسوس کہ بوجہ عدم گنجائش ہم اس موقع پر جلسہ کی مفصل کیفیت عرض نہین کر سکتے ورنہ آپ کو معلوم ہوتا کہ قومی خطاب کی تائید ہندوستان مین کس گرمجوشی سے کی گئی اور اگرچہ بعض کوتہ بین اصحاب نے اس مسئلہ کو نہایت مکروہ صورت مین نمایان کرکے ندوہ پر الزام لگایا لیکن کسی معقول پسند شخص نے اس پر توجہ نہ کی افسوس کہ یہ لوگ باوجود ادعاے اسلام اتنا نہین جانتے کہ ان کو دوسرے مسلمانون کی نیت پر حملہ کرنے کا حق حاصل نہین ہے

سنہ ۱۹۱۸ء کی تجویزین

پچھلے سال ناگپور کے سالانہ اجلاس ندوۃ العلماء مین ۹ تجویزین (رزولیوشن) پیش ہو کر منظور ہوئی تھین ان مین سے پانچ تو غیر علمی تھین یعنی تہنیت یا تعزیت سے تعلق رکھتی تھین اسلیے صرف ۴ قابل تذکرہ ہین۔

تجویز نمبر ۶ حسب ذیل تھی

یہ جلسہ اس بات کی ضرورت سمجھتا ہے کہ ناگپور مین معین الندوہ قائم کی جائے جس کے متعلق علاوہ ان امور کے جو ہوا کرتے ہین مکاتب ناگپور کی نگرانی بھی ہوگی وہ ان مکاتب کے واسطے ایسا نصاب مقرر کریگی جو وہان کے فارغ شدہ طلبا کو اس قابل بنائیگا کہ وہ چاہین تو دار العلوم ندوۃ العلما مین تعلیم حاصل کرین اور چاہین تو انگریزی مدارس مین داخل ہون"

چنانچہ اس تجویز کے مطابق ناگپور مین انجمن معین الندوہ قائم ہوگئی جو اپنا کام کر رہی ہے اسکے سکرٹری مولوی محمود علی خان صاحب ندوی ہین جن کی محنت و مستعدی سے امید ہے کہ انجمن کا کام

نہایت با قاعدہ وعمدہ طریقہ سے جاری رہیگا۔ اور پریسیڈنٹ جناب خان بہادر مولانا ایچ ایم ملک جیسے جوان ہمت بزرگ ہین جو اپنی ہر دلعزیزی اور قومی ہمدردی کے لحاظ سے تمام صوبہ مین ممتاز ہین۔

اس کے بعد اسی سلسلہ مین تجویز نمبر ۷ مین ممالک متوسط کے کسی مناسب مقام پر ایک عربی مدرسہ ندوہ کے اصول پر قائم کرنیکی تجویز تھی اس کا سامان بھی ہو رہا ہے امید ہے کہ یہ تجویز بھی جلد عملی صورت اختیار کریگی۔

تجویز نمبر ۸ حسب ذیل الفاظ مین پاس ہوئی تھی۔

"ندوۃ العلما کا یہ جلسہ اس امر کی ضرورت سمجھتا ہے کہ تاریخ اسلام بطور مضمون اختیاری کے ایف اے۔ بی اے۔ اور ایم۔ اے کے مضامین امتحان مین یونیورسٹی ہائے پنجاب، مدراس، الہ آباد اور کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان بی اے اور ایف اے مین بحیثیت تاریخ، مثل تاریخ روم و یونان وغیرہ کے داخل کی جائے تاکہ اس سے یہ معلوم ہو سکے کہ ترقی و تہذیب عالم مین مسلمانون نے کیا حصہ لیا ہے۔"

یہ تجویز بذریعہ تار گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجی گئی لیکن یہ ایسے امور ہین کہ ان کے متعلق مسلسل و پیہم سعی و کوشش کی ضرورت ہے لیکن اس سال ہم کو مزید کارروائی کا موقع نہین ملا۔

عملی تجاویز کے سلسلہ مین ہم نے تجویز نمبر ۹ کو بھی رکھا ہے جس کی تجدید متواتر چند سال سے ہر سالانہ اجلاس مین کی جاتی ہے لیکن منزل مقصود ابھی تک دور نظر آتی ہے اس تجویز کے الفاظ حسب ذیل ہین۔

"یہ جلسہ اس تجویز کی تائید کرتا ہے جو سالہائے گذشتہ مین بابت تکمیل دار العلوم وغیرہ منظور ہو چکی ہے"

اس تجویز کا مقصد یہ ہے کہ تکمیل دار العلوم و دار الاقامہ و تعمیر مسجد و کتب خانہ کے لئے قوم سے اپیل کی جائے کیونکہ بغیر ان عمارات کی تکمیل و تعمیر کے ہمارا کام مکمل نہین ہو سکتا اور جو توقعات

ندوہ سے وابستہ ہین بطریق احسن پورے نہین ہو سکتے اس لحاظ سے یہ تجویز عملی ہے لیکن یہ عمل کس کا ہے؟ آپ کا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس دفعہ برادران اسلام اس فرض کو کس حد تک محسوس کرتے ہین اور دار العلوم کی تکمیل کا فخر کہان کے مسلمانون کو حاصل ہوتا ہے،

دار العلوم

بفضلہ تعالی دار العلوم تعلیمی و انتظامی حیثیت سے برابر ترقی کر رہا ہے اور اگرچہ ترقی کی رفتار تیز نہین ہے تاہم ترقی کا ہر قدم نہایت پختگی سے آگے بڑھتا ہے یعنی ترقی کی رفتار اگرچہ آہستہ ہے لیکن پختہ اور مستحکم حالانکہ ترقی کے وسائل اب تک مفقود ہین اسلئے جو کچھ ہوتا ہے وہ صرف ارباب کار کی سعی و کوشش کا ثمرہ ہے

دار العلوم کا نصاب تعلیم

دار العلوم کے نصاب تعلیم کے خصوصیات پر گذشتہ سالانہ اجلاسہائے ندوہ مین نہایت مبسوط و مفصل بحث ہو چکی ہے بلکہ مجلس ندوۃ العلماء کے ابتدائے قیام سے یہ معرکۃ الآرا مسئلہ زیر بحث رہا ہے اس لئے دار العلوم کے سالانہ اعمالنامہ کے سلسلہ مین اس مسئلہ پر از سر نو بحث کرنے کی ضرورت نہین ہے

گذشتہ سالانہ رپورٹ مین یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ دسمبر ۱۹۱۶ء مین مجلس نصاب کے ارکان نے دار العلوم کے نصاب تعلیم پر از سر نو غور کیا اور بمشورہ مدرسین ایک جدید نصاب مرتب کیا اور جب تعطیل کلان کے بعد ۱۱ اگست ۱۹۱۷ء کو دار العلوم کھلا تو اس نصاب کے مطابق تعلیم شروع کی گئی چنانچہ گذشتہ سال اس نصاب پر عملدرآمد رہا اور اس سال بھی یہی نصاب زیر تعلیم ہے دو سالہ تجربہ سے اس مین بعض خفیف تغیرات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے امید ہے کہ سالانہ تعطیل کے زمانہ مین اس پر از سر نو غور کیا جائیگا اور ضروری حذف و اضافہ کے بعد اس کو پہلے

سے زیادہ مکمل و مفید صورت مین پیش کیا جا سکیگا
گذشتہ سالانہ رپورٹ مین اس نکتہ چینی کا بھی جواب دیا گیا ہے کہ ندوہ کے نصاب مین جلد جلد کیون تغیرات ہوتے ہین اس لیے اس موقع پر اس کے اعادہ کی ضرورت نہین ہے۔

تعلیمی حالت

گذشتہ رپورٹ مین جن تعلیمی اصلاحات کا تذکرہ کیا گیا تھا اُن پر بدستور عملدرآمد ہوتا ہی
(۱) مدرسین کی ماہانہ کارگذاری کے تعلیمی نقشہ جات ماہ بماہ مرتب ہوکر دفتر نظامت مین آتے ہین ان سے مدرسین کی کارگذاری پر غور کرنے کا موقع ملتا ہے اور بوقت ضرورت ان سے بازپرس کی جا سکتی ہی،
(۲) امتحانات کا سلسلہ بالکل باقاعدہ ہوگیا ہے تمام امتحانات معینہ اوقات پر لیے جاتے ہین اور درجہ کی ترقی کا تمامتر دار مدار سالانہ امتحان کے نتائج پر رکھا گیا ہے چنانچہ ۱۹۱۸ء کے سالانہ امتحان کے بعد دار العلوم کھلنے پر کسی ناکام طالب علم کو درجہ کی ترقی نہین دی گئی بلکہ ان کو ایک سال کے لئے درجہ سے گرا دیا گیا۔ یعنی اسی درجہ مین رہنے پر مجبور کیا گیا جس مین وہ فیل ہو چکے ہین پہلے یہ ہوتا تھا کہ خاص خاص حالات مین مشروط طور پر ترقی دیدیجاتی تھی لیکن اب مجلس کی تجویز سے یہ قاعدہ بالکل توڑ دیا گیا تاکہ طلبا کی لیاقت مین کسی قسم کی خامی و کمزوری باقی نہ رہے
درجہ سوم تک عموماً طلبا کا ہفتہ وار تحریری یا تقریری امتحان لیا جاتا ہے اور صرف و نحو کے سوالات کی عملی مشق کرائی جاتی ہے اس سال ان درجون کے لئے علیحدہ علیحدہ استاد مامور کیے گئے ہین جو اپنے اپنے درجہ کی تعلیمی حالت کے ذمہ دار ہین اور نہایت خوشی کی بات ہی کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس بھی کرتے ہین۔
(۳) داخلہ کے امتحان مین بھی خاص احتیاط سے کام لیا جاتا ہے اور اب طلبہ کو ان کی خواہش کے مطابق نہین بلکہ ان کے معیار قابلیت کے مطابق کسی درجہ مین داخل کیا جاتا ہے، تجربہ سے

سے معلوم ہوا کہ یہ احتیاط طلبہ کے حق مین نہایت مفید ثابت ہوئی
(۴) راتکی تعلیم کا انتظام بدستور جاری ہے اور مولوی عبدالودود صاحب مدرس جنکے متعلق
آتالیقی کی خدمت بھی ہے شبانہ تعلیم کے وقت موجود رہتے ہین اور طلبہ کی نگرانی کرتے ہین

انعامات

اس سال طلبہ کی ترغیب وحوصلہ افزائی کے لئے میری تحریک سے انعامات کی ایک اسکیم مولوی محمد اکرام اللہ خان مددگار مہتمم نے پیش کی جو خفیف تغیر کے بعد حسب ذیل صورت مین مجلس نظامت منعقدہ ۱۱ مئی ۱۸؁ ۱۹ء مین منظور ہوئی۔

تجویز

حسب ذیل انعامات ارکان مجلس نظامت نے منظور کئے جن پر آئندہ عملدرآمد ہوگا۔
(۱) انعام تجوید کلام مجید (۲) انعام اولیت درجہ تکمیل دینیات وادب (۳) انعام اولیت درجہ ہشتم (۴) انعام تقریر عربی (۵) انعام تقریر اُردو (۶) انعام انشا پردازی ومضامین نگاری (۷) انعام پابندی قواعد ونیک چلنی (۸) انعام پابندی حاضری درس (۹) انعام حسن خدمات دارالعلوم ندوہ (۱۰) انعام اولیت جماعت

کل دس انعامات ہین جنکی تفصیل وشرائط کامیابی حسب ذیل ہین،

(۱) جو طالبعلم تجوید کے سالانہ امتحان مین جو دیگر امتحانات کے موقع پر ہوا کریگا سب سے زیادہ کامیابی وامتیاز حاصل کریگا اس کو کوئی مفید کتاب انعام مین دیجائیگی۔
(۲) جو طالبعلم درجہ تکمیل ادب یا تکمیل دینیات مین جماعت مین سب سے زیادہ نمبر حاصل کریگا بشرطیکہ نمبرون کی تعداد ۷۵ فیصدی سے کم نہ ہو اس کو ایک خوبصورت نقرئی تمغہ دارالعلوم کی طرف سے عطا کیا جائیگا جو تمغائے فضیلت کے نام سے موسوم ہوگا اس کے علاوہ اگر

درجہ تکمیل دینیات کا کوئی طالبعلم غیر معمولی کامیابی و نمایان امتیاز حاصل کریگا تو اس کو علاوہ تمغہ کے سیاہ رنگ کی ایک خوبصورت عربی وضع کی عبا جس پر طالبعلم اور ندوۃ العلماء کا نام ریشم سے کاڑھا گیا ہوگا دیجائیگی اور یہ ایک خاص امتیاز ہوگا جس کی اطلاع ندوہ کی طرف سے اخبارات مین بھی شایع کی جائیگی

(۳) درجہ ہشتم مین جو طالب علم جماعت مین سب سے زیادہ نمبر حاصل کریگا بشرطیکہ نمبرون کی تعداد بحیثیت مجموعی ۷۵ فی صدی سے کم نہ ہو تو اس کو نقرئی تمغہ دیا جائیگا جو تمغہ عالمیت کے نام سے موسوم ہوگا اور اگر ایک ہی طالب علم ہو تو ۷۵ فی صدی سے زیادہ نمبر حاصل کرنا چاہیے

(۴-۵-۶) عربی و اردو تقریر اور مضامین نگاری و انشا پردازی کی نمایان کامیابی پر مفید کتابین دیجائینگی اور غیر معمولی کامیابی پر تمغہ بھی دیا جائیگا۔ ان چیزون کے متعلق قواعد و شرائط علیحدہ وضع ہون گے۔

(۷) جو طالبعلم اپنے عادات و اطوار، چال چلن، پابندی قوانین، اور اطاعت اساتذہ کے اعتبار سے ممتاز ہوگا اس کے چال چلن کے متعلق کوئی شکایت نہ ہوگی تو مفتش و نگران دارالعلوم کی رپورٹ پر اس کو تمغہ دیا جائیگا جو تمغائے سعادت کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۸) جو طالبعلم سال بھر تک سب سے زیادہ حاضر ہوگا یعنی باعتبار کل ایام تعلیم اس کی حاضری تمام طلبائے دارالعلوم سے زیادہ ہوگی اس کو ایک کتاب دیجائیگی جس پر اس کا نام منقوش ہوگا

(۹) جو طالبعلم تعطیلات دارالعلوم کے زمانہ مین تعمیر دارالاقامۃ، وظائف طلبہ یا ندوہ کی کسی دوسری ضرورت کے لیے تمام طلبائے دارالعلوم سے زیادہ چندہ جمع کریگا۔ یا پانچ مستطیع طلبہ کو داخل کرائیگا یا ندوہ کی کوئی اور اہم خدمت انجام دیگا تو اس کو ایک تمغہ دیا جائیگا جو تمغائے حسن خدمت کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۱۰) "الف" درجہ اول سے درجہ ہفتم تک جو طالبعلم سالانہ امتحانات مین جماعت مین سب سے زیادہ نمبر حاصل کریگا۔ بشرطیکہ نمبر محصلہ ۵۰ فی صدی سے کم نہ ہون تو ہر جماعت سے ایک طالبعلم کو

انعام دیا جائیگا جو کسی مفید کتاب کی صورت مین ہوگا۔

(ب) درجۂ اول سے درجۂ ہفتم تک جو طالب العلم سہ ماہی ششماہی اور سالانہ امتحان مین مسلسل نمایان کامیابی حاصل کریگا یعنی ہر سہ امتحانات مین سب سے زیادہ نمبر حاصل کریگا بشرطیکہ نمبرون کی تعداد ۷۵ فی صدی سے کم نہ ہو تو طالب العلم مذکور کو نقرئی تمغہ عطا کیا جائیگا جو تمغاے لیاقت کے نام سے موسوم ہوگا۔

سال کا حصہ وسطیٰ اور تعلیمی اختلال

دار العلوم کی تعلیمی حالت بیان کرتے ہوئے یہ ناگوار نقصان کسی طرح نظر انداز نہین کیا جا سکتا کہ یہ سعی و کوشش کہ اس سال دار العلوم کا معیار تعلیم سالہاے گذشتہ سے بلند تر ہو بخوبی کامیاب نہین ہوئی کیونکہ عربی اسٹاف کے متعدد تغیرات اور جنگی بخار کی ہولناک شدۃ کا یہ نتیجہ نکلا کہ نصاب کامل طور پر پورا نہ ہو سکا اور اکثر اساتذہ و طلبہ کے مبتلاے مرض ہوجانے سے تعلیم کا سلسلہ درہم برہم ہوگیا آخر کار جب مرض زیادہ پھیلا اور شہر کے تمام اسکول و کالج بند ہونے لگے تو دار العلوم بھی ۱۷ روز کے لئے بند کر دیا گیا مگر تعلیم درحقیقت ایک ماہ تک بند رہی۔ اس کے علاوہ ایک نقصان یہ ہوا کہ سہ ماہی امتحان جو قاعدہ سے اسی زمانہ مین واقع ہوتا تھا ملتوی کرنا پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ششماہی امتحان مین طلبہ پر زیادہ بار پڑ گیا اس لئے نتیجہ قابل اطمینان نہ رہا۔

دار العلوم شہر کے باہر نہایت پرفضا اور خوش منظر مقام پر واقع ہے جہان کی آب و ہوا عموماً صاف رہتی ہے لیکن باین ہمہ اس زمانہ مین ۳۰ فیصدی طلبا بخار مین مبتلا ہوئے مگر بفضلہ تعالی سب صحت یاب ہوگئے،

حکیم شبیر احمد صاحب علوی اعزازی طبیب دار العلوم کی مہربانی سے اس سال بھی طلبہ نے فایدہ اٹھایا اور جب کسی قسم کی ضرورت پیش آئی آپ نے پوری توجہ و ہمدردی ظاہر فرمائی حالانکہ یہ وہ زمانہ

تھا کہ دگنی فیس ادا کرنے پر بھی لکھنؤ مین طبیب و ڈاکٹر میسر نہین آتے تھے۔
عربی اسٹاف کے اہم تغیرات سے بھی تعلیم کو نقصان پہنچا جس کا تذکرہ آگے آتا ہے۔

انتظامی تغیرات

اس سال بعض ناگزیر اسباب کی وجوہ سے مدرسین مین خاص تغیر وتبدل ہوا اور بہترین اشخاص کی تلاش مین بعض عہدے مدت تک خالی رہے جس سے تعلیمی نقصان واقع ہوا۔

چنانچہ مولانا سید حیدر شاہ صاحب جو دسمبر سنہ ۱۹۱۷ء مین فقیہ دوم کے عہدے پر مامور ہوئے تھے استعفا دیکر ۳۱ مئی سنہ ۱۹۱۸ء کو علیحدہ ہوگئے اور ہم کو نہایت افسوس ہے کہ یہان سے علیحدہ ہونے کے چند ماہ بعد مولانا موصوف کا انتقال ہوگیا۔

اسی طرح مولوی محمد یوسف صاحب مدرس منطق جو بجعول رخصت اپنے وطن اعظمگڈھ مین مقیم تھے جنگی بخار مین مبتلا ہوکر ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۱۸ء کو انتقال فرماگئے۔ آپ جناب مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب سابق مہتمم دار العلوم ندوہ کے لائق فرزند تھے اور ابتدا سے انتہا تک ندوہ مین تعلیم حاصل کی تھی فارغ التحصیل ہونے کے بعد دار العلوم مین مدرس مقرر ہوئے گویا آپکا بچپن اور شباب دار العلوم مین گذرا اور عین عالم شباب مین انتقال فرمایا ہماری تمام جماعت کو اس حادثہ پر مرحوم کے والد ماجد کے ساتھ گہری ہمدردی ہے جن کو اس پیرانہ سالی مین اپنے اکلوتے فرزند کی غمناک وفات کا صدمہ اٹھانا پڑا۔

ہم کو اس سال ایک اور قابل وجامع حیثیات مدرس کو بھی ہاتھ سے کھونا پڑا یعنی مولوی سید علی صاحب زینبی ادیب دوم جو ۲ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء سے دار العلوم مین ادب عربی کی تعلیم پر مامور تھے اور بوقت ضرورت جملہ علوم عربیہ و درسیہ کی تعلیم دے سکتے تھے، اور ایک مدت تک قائم مقام مہتمم دار العلوم کی حیثیت سے بھی اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرچکے تھے ہم سے جدا ہوگئے پہلے آپ نے بدفعات مسلسل نو ماہ کی ایک طویل رخصت حاصل کی اسکے بعد ۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۸ء سے استعفا دیکر علیحدہ ہوگئے اور ہم کو نہایت افسوس کے ساتھ

ان کا استعفا منظور کرنا پڑا ان کے جانے سے دار العلوم کا ایک فاضل استاد ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا
ان تغیرات کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان عہدوں کے دوبارہ معمور ہونے تک تعلیمی حالت نہایت متزلزل
رہی اور نہایت دشواری سے کام چلایا گیا۔

سب سے پہلے مولانا سید حیدر شاہ فقیہ دوم کی جگہ کا انتظام کیا گیا یعنی دار العلوم ندوہ کے
ایک قدیم تعلیم یافتہ مولوی سید عبدالسبحان صاحب کا تقرر اس عہدہ پر کیا گیا۔ اور یکم اگست سنہ ۱۹۱۸
کو دار العلوم کھلنے پر اس جگہ کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ لیکن مولوی محمد یوسف صاحب کی وفات
اور مولانا سید علی صاحب زینبی کی علیحدگی سے از سر نو تغیر و تبدل کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ
مجلس نظامت منعقدہ ۴ فروری نے حسب ذیل انتظامات تجویز کئے:۔

(۱) مولوی سید عبدالسبحان صاحب فقیہ دوم کو باضافہ تنخواہ مولوی سید علی صاحب زینبی
کی جگہ پر ادیب دوم مقرر کیا گیا

(۲) مولوی عبدالودود صاحب قائم مقام مدرس معقولات کو فقیہ دوم کے عہدہ پر ترقی دی گئی

(۳) مولوی عبدالغفور صاحب جیراجپوری جو کہنہ مشق استاد ہیں مدرس معقولات مقرر ہوئے

(۴) مولوی سید علی محسن صاحب جو اکتوبر سنہ ۱۷ء سے قائم مقام مدرس صرف و نحو کی حیثیت سے
اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کر رہے تھے اس جگہ پر مستقل کر دئیے گئے۔

اس تغیر و تبدل کے بعد دار العلوم کا اسٹاف بالکل مکمل ہو گیا اور چند ماہ سے جو نقصان
ہو رہا تھا اس کی پوری تلافی ہو گئی چونکہ یہ انتظامات تعلیمی سال کے آخری حصہ میں ہوئے اس لئے
اس سال پورا فائدہ نہیں پہنچا لیکن امید ہے کہ آئندہ سال یہ جدید انتظام نہایت مفید ثابت ہوگا

انتظامی حیثیت سے ایک تغیر یہ بھی ہوا کہ مولوی محمد اکرام اللہ خان ندوی کو جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۲۱ مارچ
نے مددگار مہتمم کے عہدہ پر مقرر کیا اور دفتر دار العلوم کی نگرانی طلبہ کے معاملات اور بعض انتظامی امور
اُن کے متعلق کئے گئے

مدرسین کے تغیر و تبدل کے سلسلہ میں مولوی محمد یوسف انصاری کی تنخواہ میں بصلۂ حسن خدمت اس سال

دو دفعہ اضافہ کیا گیا۔

دارالاقامہ

مثل سالہائے گذشتہ کے طلبہ اب بھی عمارت دارالعلوم کے ایک حصہ مین رہتے ہین کیونکہ دارالاقامہ (بورڈنگ) اپنی تعمیر و تکمیل کے لئے عالی حوصلہ مسلمانون کی فیاضی کا منتظر ہے اب تک تو جس کسی نہ کسی طرح کام چلایا گیا لیکن اس سال دشواریون مین اضافہ ہوگیا۔ گذشتہ سال کی رپورٹ مین بیان کیا گیا تھا کہ "اگر آیندہ سال طلبہ کی تعداد مین اضافہ ہوا (جو قدرتاً ہوگا) تو ہم کو سخت دشواریون کا سامنا کرنا پڑیگا"

چنانچہ یہ خیال صحیح ثابت ہوا اور اس سال جب دارالعلوم کھلنے پر طلبہ داخل ہونے لگے تو سخت کشاکش ہوئی اور موجودہ عمارت مین کہین گنجائش نہ رہی آخر کار مجبور ہو کر بمنظوری مجلس نظامت ڈالی گنج مین ایک کرایہ کا مکان جو ایک حد تک وسیع ہے عہ۱۲ ماہوار پر لیا گیا اور اس مکان مین رہنے والے طلبہ کے لئے ایک خدمتگار کا اضافہ کیا گیا۔ بورڈنگ کا اس طرح دو حصون پر منقسم ہوجانا زحمت سے خالی نہین یہ مکان دارالعلوم سے تقریباً ۱۵ منٹ کی مسافت پر واقع ہے جہان سے طلبہ کو دونون وقت کھانے اور پڑھنے کے لئے دارالعلوم مین آنا پڑتا ہے اب اس مکان مین بھی زیادہ گنجائش نہین ہے اور ہم کو اندیشہ ہے کہ آیندہ سال پھر دشواریون کا سامنا ہوگا اور جب تک دارالاقامہ تیار نہوگا یہ دشواریان باقی رہین گی اور ندوہ پر مصارف غیر معمولی بار کا اضافہ ہوتا رہیگا۔

گذشتہ سال مقیم دارالاقامہ طلبہ کی تعداد ۸۱ تھی۔ ان مین سالانہ امتحان کے بعد متعدد وجوہ سے بہت سے طلبہ چلے گئے لیکن باوجود اس کے ۲۰ مارچ ۱۹۱۹ء کو ۹۰ طلبہ دارالاقامہ مین موجود تھے جن مین سے ۷۰ دارالعلوم کی عمارت مین رہتے ہین اور ۲۰ جدید مکان مین جو نیاز منزل کے نام سے موسوم ہے منجملہ ان ۹۰ طلبہ کے ۶۴ مستطیع ہین اور ۲۶ غیر مستطیع طلبائے دارالاقامۃ کے علاوہ ۱۴ طلبہ بیرونی ہین اس طرح دارالعلوم کے طلبہ کی مجموعی تعداد ۱۰۴ ہے۔

دار الاقامہ کی اہم شاخ باورچیخانہ کا انتظام اس سال بھی بدستور ہیڈ ماسٹر صاحب دار العلوم کے ہاتھ مین ہے جو زیر نگرانی جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری اس خدمت کو انجام دیتے ہین باوجود شدید گرانی کے فیس خوراک مین اب تک (مارچ سنہ ۱۹۱۷ء) کوئی اضافہ نہین کیا گیا وہی ۶ روپے لیے جاتے ہین۔ اور طلبہ کے خورد و نوش قیام اور روشنی کا انتظام کیا جاتا ہے کھانے کے وقت اساتذہ باری باری سے نگرانی کرتے ہین اور طلبہ کی شکایات اور ضروریات پر غور کرتے ہین۔ دار الاقامہ کے دوسرے انتظامات بدستور سابق ہین کوئی خاص تغیر اس سال عمل مین نہین آیا۔

نقشہ طلبار دار العلوم بورڈر و غیر بورڈر مستطیع و غیر مستطیع ۱۵ مارچ

نمبر شمار	جماعت	بورڈر: مستطیع	بورڈر: غیر مستطیع	غیر بورڈر	میزان
۱	درجہ فارسی	۱۵	۱	۶	۲۲
۲	درجہ اول	۱۶	۲	۳	۲۱
۳	درجہ دوم	۹	۱۰	۲	۲۱
۴	درجہ سوم	۱	۳	۲	۱۶
۵	درجہ چہارم	۳	۱	۰	۴
۶	درجہ پنجم	۲	۳	۰	۵
۷	درجہ ششم	۲	۲	۰	۴
۸	درجہ ہفتم	۲	۲	۰	۴
۹	درجہ ہشتم	۲	۱	۱	۴
۱۰	درجہ تکمیل ادب	۱	۰	۰	۱
۱۱	درجہ تکمیل حدیث	۱	۱	۰	۲
		۶۴	۲۶	۱۴	۱۰۴

اس جماعت مین دو طالبعلم غیر مستطیع ہین جس مین سے ایک کو وظیفہ ندوہ سے ملتا ہی اور دوسرے کو وظیفہ رشیدیہ دیا جاتا ہی۔

اجلاس آئندہ سالانہ ندوۃ العلماء بلگام احاطۂ بمبئی مین پیش ہو ؟ گوشوارہ اصل حسابات سالانہ مرتب کیا گیا ہے۔ طبع ہو کر ارکان کے ملاحظہ مین گشت کرا دیا جائے۔

۱۳ اپریل سنہ ۱۹۱۹ یکشنبہ مستقر لکھنؤ صوبہ اودھ نظام الدین حسن بی۔اے۔بی۔ایل منقح حسابات۔

۱۱ رجب المرجب سنہ ۱۳۳۷ھ یکشنبہ

۲۲ حمل سنہ ۱۳۴۸ محمدی

جناب ناظم صاحب کی رپورٹ ختم ہو جانے کے بعد مولانا سید سلیمان ندوی نے پہلی تجویز پیش کی جو منجانب صدارت پیش ہونے والی تھی اس کے الفاظ حسب ذیل ہین :-

تجویز نمبر ۱

" یہ جلسہ اعلیحضرت نظام دکن خلد اللہ ملکہ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ حضور ممدوح نے محی الملت والدین کے قومی لقب کو جو منجانب علمار و مشائخ ہند بذریعہ مجلس ندوۃ العلمائ اعلیحضرت کی خدمت مین پیش کیا گیا تھا قبول فرمایا "

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے آپ نے ایک مختصر تقریر فرمائی جس کا ماحصل یہ ہے کہ اعلی حضرت نظام خلد اللہ ملکہ کی خدمت مین یہ لقب پیش کرنا جماعت علمار کا ایک بڑا کارنامہ ہے، علما کی یہ طاقت ہمیشہ سے تسلیم کی گئی ہے کہ انھون نے بڑے بڑے علمار و سلاطین کی خدمت مین القاب و خطابات پیش کئے ہین جس کا تذکرہ تاریخ اسلام مین موجود ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خاص خاص خصوصیات کی بنا پر صحابہ کو القاب عطا فرمائے ہین جیسے حضرت خالدؓ کو سیف اللہ حضرت ابوعبیدہؓ کو امین الامۃ یہ القاب اصلی صفات کو ظاہر کرتے ہین،

موجودہ زمانہ مین اس خطاب کو تسلیم کر کے علمار کی طاقت اور ان کے اقتدار کو ہندوستان کے سب سے بڑے حکمران نے تسلیم کر لیا ہے اور تمام مسلمانون کو شکر گذار کیا ہے یہ تجویز ہر حیثیت سے تائید کی مستحق ہے

مندرجہ بالا تجویز نہایت گرمجوشی سے جملہ حاضرین کی تائید سے منظور ہوئی

اس کے بعد مولانا عبدالسلام صاحب ندوی نے دوسری تجویز پیش کی

تجویز نمبر ۲

ندوۃ العلمار کا یہ جلسہ نہایت حسرت و افسوس سے جناب مولوی قاری عبدالسلام صاحب انصاری، جناب نواب حاجی محمد اسحاق خان صاحب آنریری سکرٹری محمڈن کالج اور مرزا محمد ظفر اللہ

خانصاحب کی وفات پر جو ندوۃ العلماء کی مجلس انتظامی کے رکن رکین تھے اظہار حزن وملال کرتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ ان محترم بزرگون کے لئے دعاے مغفرت مانگی جائے

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ مین ابھی جناب ناظم صاحب کی رپورٹ سناتے وقت عرض کر چکا ہون کہ ہم کو ہر سال ان ۵۰ ارکان مین سے کسی نہ کسی کا ماتم کرنا پڑتا ہے خصوصًا اس سال ہم کو کئی بزرگون کا ماتم کرنا پڑا۔ جناب مولوی قاری عبد السلام صاحب انصاری بانی بنی خود جیسے محترم بزرگ اور جیسے جلیل القدر اور نامور باپ کے بیٹے تھے اسکے متعلق کچھہ کہنے کی حاجت نہین۔ نواب محمد اسحاق خان صاحب مرحوم اور ان کی خدمات سے بھی قوم اچھی طرح واقف ہے، اگر قوم اُن سے واقف نہ ہو تو قوم پر افسوس ہے مرحوم کی قومی خدمتین اظہر من الشمس ہین نہایت سادہ مزاج پابند مذہب اور وضعدار رئیس تھے اور اپنے فرائض ادا کرنے مین نہایت مستعد وقابل تقلید علاوہ محمڈن کالج کے سکریٹری ہونے کے ندوہ کے بھی محترم رکن تھے

اسی طرح **مرزا ظفر اللہ خان** مرحوم ایک اعلیٰ خاندان کے فرد معزز سرکاری عہدہ دار متبع شریعت۔ صوم وصلوۃ کے پابند نہایت متقی وپرہیزگار تھے ندوہ کے پرانے معاون تھے ادنیٰ ادنیٰ مسلمان کے پاس جاکر چندہ مانگتے تھے وہ ایسے خوش قسمت تھے کہ مرنے کے بعد بھی اُن کی فایدہ رسانی باقی رہی یعنی ان کی یادگار مین انجمن معین الندوہ **سیالکوٹ** مین قائم ہوئی سچ ہے خلوص کبھی ضایع نہین جاتا

مولانا غلام محمد صاحب شملوی کی تقریر کے بعد جناب مولانا شاہ **نظام الدین** صاحب بھجری نے نہایت اندوہگین ومؤثر طریقہ سے اس تجویز کی تائید کی اور فرمایا کہ ابھی کل کا دن ہو کہ ہم سب ایک ساتھ اُٹھتے بیٹھتے تھے اور نہایت محبت وخلوص سے ندوہ کا کام کرتے تھے خصوصًا مولانا قاری عبد السلام صاحب اکثر جلسہ مین شریک ہوتے تھے مدراس کے جلسہ کے بعد میرے ساتھ حیدرآباد تشریف لے گئے اور اپنی صحبت سے مستفید فرمایا۔ آج ہماری آنکھین ان بزرگون کو ڈھونڈتی ہین مگر کہین نظر نہین آتے

وہ صورتین الٰہی کس دیس بستیان ہین ؛ اب دیکھنے کو جن کے آنکھین ترستیان ہین

اب ہم اس کے سوا اور کیا کر سکتے ہین کہ حسرت و افسوس کے ساتھ ان کو یاد کرین اور سورہ فاتحہ و قل پڑھکر ان کی روح کو ثواب پہنچائین اور ان کے لئے دعائے مغفرت مانگین، آہ

شکوہ ہجر زدگان مقامِ بعید کا ؛ ایسے گئے کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا

لیکن چارہ کار کیا ہے. موت و حیات ہمارے اختیار مین نہین ہی جو کچھ خدا کو منظور تھا وہ ہوا اور جو منظور ہوگا وہی ہوگا

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے ؛ اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

اب ہم سب لوگون کو ان بزرگون کے لئے دعا مانگنا چاہیئے. چنانچہ یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی اور تمام حاضرین نے ان بزرگون کے لئے دعائے مغفرت مانگی،

اس کے بعد جناب ناظم صاحب ندوۃ العلماء نے تجویز نمبر ۳ حسب ذیل الفاظ مین پیش کی۔

تجویز نمبر ۳

"ندوۃ العلما کا یہ جلسہ نہایت حسرت و افسوس سے شمس العلماء جناب مولانا عبدالوہاب صاحب دیلوری. مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولانا محی الدین حسین صاحب چیدہ کی وفات پر اظہار ملال کرتا ہے جن مین سے اول الذکر مدرسہ باقیات الصالحات کے بانی اور جنوبی ہند مین عربی علوم و فنون کے زبردست حامی تھے اور جن کی مساعی جمیلہ سے ہزارہا اشخاص علوم و فنون اسلامیہ سے بہرہ ور ہوکر احاطہ مدراس مین مسلمانون کو فیضیاب کر رہے ہین. یہ جلسہ درخواست کرتا ہے کہ ان بزرگون کے واسطے دعائے مغفرت کی جائے"

مولانا سید سلیمان ندوی نے نہایت پر درد طریقہ سے اس تجویز کی تائید کی آپ اس وقت ہمہ تن رنج و حسرت کی تصویر تھے اور درحقیقت ایسا ہونا بھی چاہیئے کیونکہ ایک انحطاط پذیر قوم سے ارباب کمال کا اٹھ جانا اور وہ ارباب کمال بھی ایسے جو سلف کا نام زندہ کرنے والے ہون، قوم

کے لئے بڑی بھاری مصیبت ہے۔ اور اس مصیبت کا سچا احساس صرف اہل علم ہی کر سکتے ہین
یہی سبب ہے کہ اس تجویز کی تائید کرتے وقت سید صاحب پر ایک خاص حالت طاری تھی،
سلسلہ تقریر مین آپ نے فرمایا کہ عام مجالس کا دستور ہے کہ وہان لوگون کی وفات پر
اظہار رنج والم اور ماتم کرتے ہین لیکن ہم جن بزرگون کا ماتم اس وقت کرتے ہین وہ درحقیقت
ان بزرگون کا ماتم نہین ہے بلکہ تمام قوم کا ماتم ہے یہ ایسے لوگ ہین کہ جواب دنیا سے اٹھ
گئے۔ اور بہت کم امید ہے کہ کوئی ان کا قائم مقام پیدا ہو یہ وہ لوگ تھے کہ جن کی ذات
سے اسلام کی عظمت قائم تھی اور جن کی نگاہ کی تاثیر سے عالم مین انقلاب پیدا ہو جاتا تھا۔
شمس العلما مولانا عبدالوہاب ویلوری احاطہ مدراس مین اور مولانا حافظ عبداللہ
صاحب غازی پور مین دو آفتاب و ماہتاب تھے۔ اول الذکر نے چالیس سال تک نہایت
زہد و اتقا اور اسلامی خلوص سے اسوہ جناب رسول اللہ صلعم کے مطابق نہایت ایثار
وسادگی سے زندگی بسر کی آپ کے کارنامے مدرسہ باقیات الصالحات کے ذریعہ سے
معلوم ہوسکتے ہین جس کے آپ بانی تھے اس درماندگی کے زمانہ مین اس مدرسہ نے
مذہب کی نہایت عظیم الشان خدمت انجام دی ہے، جنوبی ہند مین اس درسگاہ کو وہی
اہمیت حاصل ہے جو شمالی ہند مین ندوہ اور دیو بند کو، سیکڑون طلبہ یہان تعلیم و تربیت
حاصل کرکے فارغ التحصیل ہو چکے ہین اور مسلمانون کو فایدہ پہنچا رہے ہین،
مولانا حافظ عبداللہ صاحب کی ذات بھی عجیب ذات تھی آپ نے کوئی ظاہری یادگار
نہین چھوڑی لیکن تمام عمر حدیث و قرآن کی خدمتین ایک معمولی مقام پر بلامعاوضہ صرف کردی
آخر مین آپ دہلی مرحوم مین جہان شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ درس دیا کرتے تھے تشریف لائے اور
قرآن مجید کی تعلیم دیتے رہے،
آپ کی حق پسندی کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی معمولی سا آدمی بھی آپ کو کسی غلطی پر ٹوک دیتا
تھا تو بے تکلف اعتراف کرلیتے تھے قرآن مجید کے نکات و معارف کے متعلق آپ کو خاص بصیرت

حاصل تھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن مجید سے سیرت مرتب ہوسکتی ہے میں جو کبھی کبھی قرآن مجید کے متعلق خطبہ دیا کرتا ہوں وہ زیادہ تر آپ ہی کے ارشادات ہیں غرض آپ کے محامد و اوصاف بیان کرنے کے لئے ایک رسالہ درکار ہے آپکی وفات سے جو جگہ خالی ہوگئی ہے امید نہیں کہ اس کو اب کوئی شخص حاصل کرسکے اب میں تمام حاضرین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مولانا مرحوم اور ان بزرگوں کے لئے دعائے مغفرت مانگیں۔

مولانا سید سلیمان کی تقریر کے بعد یہ تجویز نہایت حسرت و اندوہ کے ساتھ منظور ہوئی اور جلسہ حاضرین نے ان مقدس بزرگوں کے لئے دعائے مغفرت مانگی۔

چونکہ اب جلسہ کے نظام اوقات کے لحاظ سے اور کوئی کام باقی نہ تھا اس لئے سہ پہر کا اجلاس ½ ۶ بجے شام کو ختم ہوا۔

شب کو بعد نماز عشا حسب دستور وعظ کا جلسہ عام منعقد ہوا جس میں بکثرت مسلمان شریک ہوئے اس وقت مولوی **عبدالرزاق** صاحب ندوی اور مولوی شاہ نظام الدین صاحب حجری نے وعظ بیان کیا یہ سلسلہ ۱۲ بجے شب تک جاری رہا مولوی عبدالرزاق صاحب کے متعلق اس قدر پر تعارف کی ضرورت نہیں رودلو کے آیندہ صفحات میں ناظرین ان کا ایک دلچسپ اور پر از معلومات مضمون ملاحظہ فرمائینگے جو آپ کے تعارف کے لئے کافی سے زیادہ ہے۔

دوسرا اجلاس

۲۰ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء روز یکشنبہ

۹ بجے سے ۱۲ بجے تک

سب سے پہلے مولوی شاہ ولی اللہ صاحب (بلگامی) نے قرآن مجید کی چند آیتیں تلاوت کیں بعد ازاں مسٹر عبدالصمد پروفیسر دہاروار کالج نے عربی تعلیم کے لئے وظائف کی ضرورت پر

پر نہایت جوش سے ایک تقریر کی جس کا ملخص حسب ذیل ہے:-
آپ نے بیان کیا :- مین کوئی فصیح و بلیغ مقرر ہون نہ مدبر نہ ان لوگون مین ہون جن پر قوم اعتماد کرتی ہے :- مین جماعت علما و مشائخ مین سے ہون بلکہ مین ایک نوجوان ہیچمدان خادم قوم و خادم ندوہ ہون ۔ میرے پاس نہ مال ہے نہ دولت نہ فصاحت ہے نہ بلاغت مین شکر گذار ہون کہ باوجود میری ہیچمدانی کے مجھے بولنے کی اجازت دی گئی آپ کہین گے کہ تم کو بولنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ مین کرناٹک کے مسلمانون کو ایسی حالت مین دیکھتا ہون کہ جس نے جگر کو کباب کر دیا ہے اس لئے مجبوراً بولنا پڑتا ہے
اس وقت بلگام کے بعض مسلمانون کو برا معلوم ہوگا کہ ہماری حالت تو ابھی خاصی ہے یہ شخص کیا بکتا ہے ۔ لیکن آپ دہارواڑ اور ہبلی کو دیکھئے کہ وہان کیا حالت ہے اگر یہان کے مسلمانون کی حالت سدھر گئی تو وہ اپنے فرض سے ادا نہین ہوئے جب تک آپ تمام کرناٹک کے مسلمانون کی حالت نہ سنبھالین گے آپ کی حالت سنبھلی ہوئی نہین سمجھی جائیگی کرناٹک کے مسلمانون کی حالت کو کوئی کیا بیان کرے یہ وہ دردناک افسانہ ہے جو دلون کو پارہ پارہ کر دیگا ۔
افسوس ہم مسلمان کون تھے اور کیا ہو گئے کس بلندی پر تھے اور کس پستی مین گر گئے اس زمانہ مین جب نہ ریل تھی نہ موٹر ہمارے بزرگ علم کے لئے اہل و عیال کو چھوڑ کر بحر و بر کا سفر کرتے تھے جا بجا مارے مارے پھرتے تھے ہم بھی اسی پیغمبر کے خادم ہین جس نے دنیا کو علم کی روشنی سے منور کیا جہالت کو دور کیا اور عرب جیسی جاہل اور وحشی قوم کی اصلاح کی جس کو دیکھکر ہر شخص انگشت بدندان ہے ۔ لیکن اب ہمارا وہ تمدن برباد ہو گیا اور ہماری عظمت و شان خدا جانے کہان چلی گئی غور کیجئے کہ اس ادبار کا کیا سبب ہے؟ آپ کہین گے کہ اب زمانہ ہی بگڑ گیا ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا زمانہ صرف ہمارے لئے بگڑا ہوا ہے یا اورون کے لئے بھی کیا ہمارا خدا نعوذ باللہ ہمارا دشمن ہے، افسوس صد افسوس !!

حقیقت یہ ہے کہ ہر قوم نے ترقی کے لئے کوشش کی ہے اور باہم اتحاد پیدا کر لیا ہی لیکن ہم برخلاف اسکے ہمیشہ شر و فساد اور خانہ جنگی پہ آمادہ رہتے ہین، اہل ہنود مین علم صرف برہمنون کے لئے مخصوص تہا لیکن اب شودر تک تعلیم حاصل کر رہے ہین اور ہم شودر بنکر ان کی خدمت کرتے ہین۔

سنسکرت ایک مردہ زبان ہے لیکن اسکے لئے برابر کوشش جاری ہے اور ہم زندہ زبان عربی کو دفن کر رہے ہین۔ سنسکرت کی یہ حالت ہے کہ اس کی تعلیم کیلئے وظائف دئے جاتے ہین کتب خانے قائم کئے جاتے ہین لیکن عربی کے لئے جو کچھ کرنا چاہئے نہین کیا جاتا۔

عام شکایت ہے کہ انگریزی خوان انگریزی پڑھ کر مذہب سے بے تعلق ہو جاتے ہین یہ صحیح ہے اس کا سبب یہ ہے کہ ان کو عربی نہین پڑھائی جاتی اور مذہبی تعلیم اصل عربی زبان مین نہین دی جاتی اور ترجمہ وغیرہ سے کوئی حقیقی فایدہ نہین پہنچا اس لئے نہایت شدید ضرورت ہے کہ انگریزی خوان جماعت کو عربی حاصل کرنیکی ترغیب دی جائے اور اس کے لئے ندوۃ العلماء کے اجلاس مین وظائف کا اعلان کیا جائے۔

مسلمانون کی تعلیمی حالت یون تو عام طور پر ابتر ہے لیکن کرناٹک کے مسلمانون کی تعلیمی پستی اور جہالت کی تو کوئی انتہا نہین بعض مقامات پر ان کی جہالت کا یہ عالم ہے کہ وہ بت پرستی کرتے ہین۔ بتون پر بکرے چڑھاتے ہین وحشت و جہالت کی تمام رسمین ان مین موجود ہین ان مین گریجویٹ ایک بھی نہین اور جو ہین وہ باہر کے ہین تعلیمی و اخلاقی حالت ہی، مالی حالت کی بھی یہی کیفیت ہے بوجہ افلاس کے نہ عمدہ مکان میسر ہے نہ اچھی غذا حاصل ہے، نہ صحت قابل اطمینان،

اس وقت خوش قسمتی سے ندوۃ العلما کا اجلاس ہو رہا ہے اور یہان ہر قسم کے اہل کمال موجود ہین ایسی صحبت و ایسی جماعت ہمیشہ میسر نہین آسکتی اس موقع کو ضایع نہ کیجئے اپنی آیندہ حالت پر غور کیجئے اور اس موقع سے کچھ فایدہ حاصل کیجئے، دستور ہے کہ پیاسا کنوئین کے پاس جاتا ہے کنوان خود نہین آتا۔ لیکن یہان تو ندوہ کی ندی خود بہ کر آئی ہے۔ آپ کی بدقسمتی ہوگی

اگر آپ اس موقع سے فایدہ نہ حاصل کرین، بہتر ہوگا کہ آپ یہان کے مسلمانون کی مذہبی تعلیم کے لئے کوئی خاص انتظام کیجئے۔ یہان نہ کوئی عربی مدرسہ ہے نہ کتب خانہ نہ علمی بحث ومباحثہ نہ علماء کی قدر ومنزلت، اس کا سبب یہ ہے کہ آپ خود صاحب علم نہین ہین اس لئے علم کی قدر ومنزلت کیسے کر سکتے ہین ؟

برادران اسلام! غیر اقوام کی ترقی کی رفتار کے مقابلہ مین ہماری حالت یہ ہے کہ گویا وہ ریل اور موٹر کے سوار ہین اور ہم گدہے کے سوار یہ ہنسنے کا موقع نہین ہے بلکہ رونے کا کہ ہماری قوم کی حالت اب اسقدر ناگفتہ بہ ہے کہ ہم تمام دنیا مین بدنام ہین اور غیرون کے سامنے ذلیل ورسوا۔

پروفیسر صاحب کی مندرجہ بالا تقریر جس کا ضروری ملخص حتی الامکان خود پروفیسر صاحب کے الفاظ مین نقل کیا گیا ہے نہایت توجہ سے سنی گئی۔ آپ کی تقریر کے بعد مولانا غلام محمد صاحب شملوی نے فرمایا کہ مسٹر عبد الصمد پروفیسر نے اس وقت درحقیقت تقریر نہین کی بلکہ اپنے دل و جگر کے ٹکڑے نکالکر آپ کے سامنے رکہدیئے ہین۔ امید ہے کہ اس تقریر سے فایدہ پہنچیگا اور اس کا اثر ہوگا۔

اب مولانا سید سلیمان ندوی حاضرین کے سامنے تشریف لائے اور آپ نے فرمایا! حضرات! غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ حضور سرکار عالیہ فرمانروائے بہوپال خلد اللہ ملکہا نے بہوپال مین ایک لیڈیز کلب قائم کیا ہے اُس کے سکریٹری جناب آنریبل بیگم صاحبہ ہین انہون نے ایک مراسلہ جناب ناظم صاحب کی خدمت مین بہیجا ہے اُن کا خیال ہے کہ ندوۃ العلماء کی تعلیمی جدوجہد صرف مردون تک نہ محدود رہنا چاہیئے بلکہ اس کو عورتون کے لئے بھی کچھ کام کرنا چاہیئے یہ مراسلہ حسب ذیل ہے۔

مراسلہ جناب آنریبل بیگم صاحبہ سکریٹری لیڈیز کلب بھوپال

بخدمت اقدس۔ علمائے ملت واکابر امت۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

مین ایک ایسے مجمع کو جس مین امت نبویہ کے باعظمت رہبر اور ملت اسلام کے مقتدر ہادی جمع ہین خطاب کرتے ہوئے بیم و رجا کے عالم مین ہون اور میرا قلم میرے مدعائے دلی کو بیان کرنے مین لرزتا ہے لیکن چونکہ یہ حق و انصاف کا مسئلہ ہے اس لئے بغیر کسی موثر اور شاندار تمہید کے مین عرض مدعا پر آمادہ ہوگئی ہون اور مجھے یقین ہے کہ میری یہ جسارت خلافِ آداب تصور نہ کی جائیگی۔

اے علمائے ملت کیا ہمارے ضعیف طبقہ کا بھی کوئی حق آپ پر ہے اگر نہین ہے تو مین اپنی امید اور اپنے شکوون کو عذر تقصیر کے ساتھ واپس لیتی ہون اور اگر کوئی حق ہے اور آپ کو اس امر کا اطمینان ہے کہ ہم عورتین بھی مسلمان اور امت محمدیہ مین داخل ہین تو مین آپ سے با ادب یہ امر دریافت کرنیکی جرأت کرتی ہون کہ آپ نے ہماری مذہبی تعلیم اور ہماری نجات سے کیون بے اعتنائی اختیار فرمائی ہے۔

آج ہندوستان مین مذہبی تعلیم کے متعدد دار العلوم قائم ہین جن مین آپ اپنی صنف کو تعلیم دیتے ہین لیکن کیا کسی ایک جگہ بھی ہماری مذہبی تعلیم کا انتظام ہے

یا تو آپ یہ سمجھے ہوئے ہین کہ ہم اس مذہبی جہالت کے باوجود بغیر کسی مواخذہ عقبیٰ کے نجات پا جائینگے یا آپ کے نزدیک ہماری نجات کی ضرورت ہی نہین۔

آپ دیکھتے اور محسوس کرتے ہین کہ اسلامی تربیت کا روز بروز زوال ہو رہا ہے اسلامی اعمال کا انحطاط سرعت کے ساتھ رونما ہے آپ کی کوششین اس سیلاب عظیم کے روکنے مین ناکام ہین اور اگر کوئی قوت اس کو روک سکتی ہے تو وہ ہمارے ہی کمزور ہاتھون مین ہے لیکن آپ اس کی پروا نہین کرتے۔

آپ دیکھتے ہین کہ وہی مذہبی بے پروائی جو مردون مین ہے اب عورتون کی دوسری نسل تک پہنچ گئی ہے اور پھر بھی افسوس ہے کہ آپ کو توجہ نہین۔

کس قدر حیرت کی بات ہو کہ سرکاری کوششون کا رخ تو ہماری مذہبی تعلیم کی جانب ہو جائے اور آپ ایسی بے اعتنائی کو جائز تصور کرین کہ اس اہم ضرورت کو کبھی خیال مین بھی لائین آپ خوب واقف ہین کہ جدید تعلیم کا رجحان آپ کی بیٹیون اور بہنون مین پیدا ہو گیا ہے اور وہ اس غیر خالص تعلیم کے حصول مین کوشان ہین آپ یہ بھی جانتے ہین کہ اس تعلیم سے بغیر خاص انتظامات اور بغیر مذہبی تعلیم کو شامل کئے ہوئے کیا کیا نقصان اور کیسے کیسے مخفی خطرات ہین مگر آپ کے اس علم و واقفیت سے ہم کو کیا حاصل ہے خواہ علماے کرام کے نزدیک یہ قابل اعتنا نہ ہو لیکن ہم جیسے ضعیف العقاید اور وہمی مخلوق کے لئے نہایت ندامت کی بات ہے کہ بجائے قرآن حکیم کے ہماری بیٹیان جبر و اختیار کی صورت مین اپنی استانیون سے مقدس بائبل کا سبق پڑھین۔

ایک مشنری لیڈی کے یہ الفاظ کہ اکثر اوقات آپکی نہایت متعصب خیال کی مستورات بالآخر بائبل کو نہایت دلچسپی اور اشتیاق سے پڑھنے لگ جاتی ہین کیا بصیرت و عبرت نہین رکھتے کیا آپ کے لئے ان اولوالعزم خواتین کی یہ کوشش کہ مسلمان مستورات کے لئے قرآن حکیم کے ارشادات اور تعلیمات سے واقفیت حاصل کرنا اور اس کے محاسن و فضائل کو معلوم کرنا ضروری ہے آپ کی توجہ منعطف کرنے کے لئے کافی نہین ہے۔

آخر ہمارا کیا قصور ہے کہ آپ نے ہم کو فراموش کر دیا ہے ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو یہ تعلیم و ہدایت نہین ہے آنحضرتؐ روحی فداہ نے تو ہمارے ساتھ سلوک ہمدردی اور ہماری عزت کی ہدایت فرمائی ہے آپ نے حضرت حفصہ رضؓ کو تعلیم دلاکر آپ کے لئے ایک عملی نمونہ قائم فرما دیا ہے۔

آپ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ تیرہ سو برس سے آپ پر اس تعلیم مین آپ کی ماؤن اور بہنون کا بھی احسان ہو آپ تمام علماے کرام ہماری مان ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے ہی مرہون منت ہین۔

ہم مین سے جب کسی نے اس تعلیم سے فیض پایا ہے تو آپ کو فراموش نہین کیا اور شفقت اور مرحمت کے ساتھ تعلیم دی اور اس آخری زمانہ مین بھی آپ کے بڑے بڑے مشہور دار العلوم خواتین اسلام کے ہی رہین احسان ہین اگر آپ عورتون کے لئے دار العلوم قائم نہین کر سکتے ہین تو آپکی سعی و کوشش سے کچھ اسلامی روایات و تاریخ کا ہی ایسا مواد فراہم ہو جاتا جو ہماری عصبیت قائم رہنے مین معین و مددگار ہوتا آج وہ زمانہ تہا کہ عقاید و مسائل و فقہ کی مستند کتابین کثرت کے ساتھ شایع ہوتین اگر ہم عربی پڑھنا چاہتے تو نہایت سلیس اور عام فہم کتابین صرف و نحو کی مہیا ہوتین اور کم از کم ہر جگہ علما کے خاندانون مین دو دو چار چار خواتین کی اتنی قابلیت ہوتی کہ وہ مشتاقان تعلیم کو تعلیم دے سکتین وہ زنانہ جلسون مین بے تکلفی کے ساتھ وعظ کہتین اور دلپذیر نصائح سے مستفید کرتین -

مین نہایت ادب سے علمائے کرام سے عرض کرونگی کہ انہون نے نہ صرف ہماری ہستی کو فراموش کر دیا بلکہ ان ہزارون نونہالون کو جن پہ خاندانون کی آیندہ زندگی کا دارومدار ہے بھلا رکھا ہے۔

باوجود سرکاری اجازت کے ہمارے علما مدارس مین گھنٹہ بھر کے لئے بھی مذہبی تعلیم کا انتظام نہ کر سکے اور ہزارون طلبا اپنے ہادی برحق رسول کریم رحمتہ اللعالمین کے حالات تک سے ناواقف ہین یہ سخاوت بھی ایک محترم خاتون ہی کے حصہ مین تھی کہ ایک طرف اعلی تعلیم یافتہ مسلمانون کے لیے جہان سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انتظام کیا وہان ان معصوم ہستیون کے لئے بھی بندوبست کر دیا حالانکہ یہ کام اس مجلس علما کا تھا

آپ اس وقت جن اہم مسائل پہ غور کرنے کے لئے جمع ہوئے ہین خدا و رسول کے لئے ان مسائل مین ہماری مذہبی تعلیم کا مسئلہ بھی زیر غور رکھا جائے۔

اب مین نہایت ادب سے التماس کرتی ہون کہ اگر میرے اس تلخ و تند شکوہ و شکایت مین کوئی لفظ ناگوار خاطر یا غلط ہو تو معاف فرمایا جائے

اس مراسلۂ کو تمام و کمال سنانے کے بعد آپ نے فرمایا۔ حضرات! آپ کے سامنے جو تحریر پڑہی گئی اس پر آپ نے غور کیا ہوگا یہ صحیح ہے کہ ابتک ندوہ کی تمام تر کوشش صرف مردون تک محدود رہی، یہ خواہش کہ جس طرح گذشتہ زمانہ مین خواتین اسلام گذری ہین اب بھی ویسی ہی پیدا ہون نہایت عمدہ خواہش ہو لیکن یہ کام سہل نہین ہو، میرے خیال مین درجہ بدرجہ ترقی ہونا چاہیئے ابھی تو ہم مردون کی تعلیم سے بھی فارغ نہین ہوئے ہین، مگر باوجود اسکے ہم عورتون کی تعلیم و تربیت سے بھی غافل نہین ہین،

ندوۃ العلماء نے ایک مشین تیار کی ہے یعنی دارالعلوم اس سے جو مختصر سی جماعت نکلی ہے اس مین سے چند باوجود مختلف اشغال تعلیم و تربیت مین بھی مصروف ہین لیکن ان لوگون کو دارالعلوم سے نکلے ہوئے ابھی بہت تہوڑا زمانہ گذرا ہے اسلئے جو کام مدتون مین انجام پانے کے لائق ہے وہ اسقدر جلد کیونکر انجام دیا جاسکتا ہے، ہمارے طلباء کو ندوہ سے فارغ التحصیل ہوئے زیادہ سے زیادہ آٹھ برس گذرے ہین اور اکثر کو اس سے بھی کم لیکن باوجود اس کے مجھکو امید ہے کہ برادران ندوہ اس بارہ مین کسی سے کم نہین رہین گے۔

سب سے پہلے ایک فرزند ندوہ نے (جن کا نام لینا مناسب نہین) سیرت عائشہؓ تصنیف[1] کی جو گویا ندوہ کا ایک کارنامہ ہے یہ کتاب اپنے موضوع پر پہلی کتاب ہو جس مین اہل اسلام کی تاریخی اور نامور خاتون کے حالات لکھے گئے ہین اس کام کے انجام تک پہنچنے مین ہر ہائنس سرکار عالیہ کے اشارہ کو بھی دخل ہو۔

اب مین ایک دوسرے کام کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہون ندوہ کے ایک دوسرے فرزند مولوی **عبدالرحمن** صاحب نگرامی مدرس مدرسۂ سرائے میر نے عورتون کے متعلق ایک خاص مذہبی خدمت انجام دی ہے یہ اجزا جو آپ میرے ہاتھ مین دیکھتے ہین قابل مطالعہ ہین یہ **تاریخ نساء المسلمین** کا مقدمہ[2] ہے آپ اس کی فہرست مضامین دیکھیئے کہ کس استقصار اور ریزہ چینی کے ساتھ عورتون

[1] یہ کتاب مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے تصنیف فرمائی ہو [2] یہ مقدمہ بطور ضمیمہ روداد علیحدہ طبع ہوکر شایع ہوگا۔

کے متعلق مضامین و حالات لکھے ہیں غرض عورتوں کے متعلق کچھ نہ کچھ خدمت فرزندان ندوہ نے کی ہے

اس موقع پر ایک خاص بات بیان کرنے کے قابل یہ ہے کہ خود ہمارا دار العلوم ایک بیگم کا ہے اور سب سے زیادہ تعلیمی وظیفہ بھی ہم کو ایک بیگم سے حاصل ہوتا ہے یعنی سرکار عالیہ فرمان روائے بھوپال سے

اب میں جناب ناظم صاحب کی اجازت سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ طے کیا گیا ہے کہ بعد اجلاس سالانہ یہ مراسلہ غور و بحث کے لئے ارکان انتظامیہ کے سامنے پیش کیا جائیگا۔

اس کے بعد مولوی عبد الرزاق خانصاحب متعلم درجۂ تکمیل دار العلوم ندوۃ العلماء پلیٹ فارم پر آئے اور مصر کی تعلیمی حالت پر ایک دلچسپ اور پر از معلومات تقریر کی چونکہ یہ تقریر تازہ حالات اور جدید معلومات پر مشتمل تھی اس لئے حاضرین نے اس کو نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا

مصر کی تعلیمی و اخلاقی حالت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین

جناب صدر جلسہ! علمائے کرام! اور دیگر حاضرین! یہ خاکسار جو آپ کی سمع خراشی کے لئے کھڑا ہوا ہے اس حیثیت سے آپ کے روبرو پیش کیا گیا ہے کہ اس نے طلب علم کے واسطے ہندوستان سے ملک مصر کا سفر اختیار کیا اور وہاں اس مہیب و برباد کن جنگ کے دوران میں چار سال تک مقیم رہکر مشغلہ علمی کو جاری رکھا۔

حضرات مسلمانوں کی موجودہ حالت کے لحاظ سے اس قسم کے علمی سفر تعجب انگیز معلوم ہوتے ہوں گے لیکن آہ ابھی تک ہمیں وہ زمانہ یاد ہے جب ہم تشنۂ علم سے مخمور اس کی تلاش

وجستجو مین دیوانہ تھے۔ ہماری نگاہون مین وہ مقدس ہستیان پھر رہی ہین جو آبِ حیات کی طلب مین بے تابانہ کبھی عرب و افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤن مین بادیہ پیمائی کرتین اور کبھی بحرِ زخار کی ہولناک موجون کو چاک کرتی تھین، عجب دھن تھی، عجب جوش و ولولہ تھا! عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی سرزمین سمرقند سے اُٹھتے اور حرمین، خراسان، عراق، شام اور مصر کی خاک چھان کر واپس ہوتے ہین، تو امام دارمی ہو جاتے ہین! امام ابوحاتم رازی نو ہزار میل سے زاید زمین طے کر ڈالتے ہین، مگر پھر بھی تشنگی علم کی شدت سے العطش العطش پکارتے ہین! امام محمد بن اسمٰعیل البخاری مصنف صحیح چودہ برس کی عمر سے طلب علم کے لئے وطن سے بے وطن ہو جاتے اور ساری عمر اسی کوچہ گردی مین بسر کر دیتے ہین اور یہ اُس زمانہ مین جب نہ ریل تھی نہ جہاز تھے اور نہ سفر کی موجودہ آسانیان تھین!

پس اے حضرات! جس قوم کے فرد فرد کی کبھی یہ حالت ہو اس کو دیکھتے ہوئے مجھ ناچیز کا یہ مختصر اور معمولی سفر کیا وقعت رکھتا ہے۔ لیکن اب ہم ان نفوس قدسیہ کو کہان پائین؟ مدت ہوئی کہ ہماری قومی اولوالعزمی پہ اوس پڑ گئی سفر کو ہم سقر سمجھنے لگے، خصوصاً طلب علم کے لئے تو وہ اچنبا تصور کیا جانے لگا۔ اسی بنا پر ابتدائے سفر سے اس وقت تک مین برابر دیکھ رہا ہون کہ متعجب نظرین مجھ پر پڑتین اور حیرت کے ساتھ انگلیان میری جانب اُٹھتی ہین، حالانکہ شتان ما بینی و بین اسلافی!

اور اگر اے حضرات حقیقت مین یہ موجودہ افسوسناک حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ حقیر عمل کوئی اہمیت اور ستائش کا پہلو رکھتا ہے تو اس کا سہرا فی الواقع ندوۃ العلماء کے سر ہے جس کے گہوارہ علمی مین چودہ سال کی عمر سے مین ڈال دیا گیا اور جس کی چہار سالہ تعلیم و تربیت نے مجھ مین وہ روح پھونک دی کہ مین سنت سلف کے احیاء پر کمربستہ ہو گیا اور جملہ آرام و راحت عیش و مسرت اور گھر بار پر لات مار کر اور عزیز و اقارب اور ضعیف والدین کو گریان و سوزان چھوڑ کر نکل کھڑا ہوا!

حضرات! مین اس سوال کے جواب سے قاصر ہون کہ درسیات مین سے کس کتاب اور مشفق اساتذہ مین سے کس استاد کے پند ونصائح نے یہ جذبہ پیدا کیا تھا؟ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ ظرف خالی کے مانند قلب لیکر مین دارالعلوم ندوۃ العلمار کی چہار دیواری مین داخل ہوا اور ۴۸ ماہ کی اقامت کے بعد اُس مین جذبات گوناگون کا ایک سیلاب تھا جو مجھے بحر ہند اور بحر قلزم کی موجون مین اچھالتا ہوا رود نیل کے ساحلون تک بہا لے گیا! یہ کوئی اتفاقی یا میرے ہی ساتھ مخصوص امر نہ تھا بلکہ میرے علاوہ مولوی عثمان صاحب ندوی بھی جو اس وقت جماعت پنجم مین تعلیم حاصل کرتے تھے اس قسم کے جذبات سے بے بہ ہو کر مصر روانہ ہوئے اور اب چھ سال قیام کرنے کے بعد گذشتہ ماہ مارچ مین واپس آئے ہین!

پس مین اور میرے مانند تمام وہ لوگ جنہون نے اس سرچشمہ حیات سے فیض حاصل کیا ہے اپنی زندگی کے تمام ادوار مین جو کچھ بھی کر سکین وہ سب ندوۃ العلما کی جانب منسوب ہونا چاہیئے کیونکہ اس نے ہمین کام کرنے کی صلاحیت عطا کی ہے، ندوۃ العلمار کے احسانات اتنے نہین ہین کہ ہم ان سے کبھی سبکدوش ہو سکین اس موقع پر بے ساختہ یہ شعر زبان پر آجاتا ہے ؎

افادتکم النعماء منی ثلاثۃ ؛ یدی ولسانی والضمیر المحجبا

محترم سامعین! مین نے ایسی حالت مین سفر کیا تھا جبکہ مین کم عمر یعنی ۱۸ سال کا تھا، ناتجربہ کار تھا، کبھی سفر سے سابقہ نہ پڑا تھا بے سر وسامان تھا اور بجز خدا کی ذات برتر کے کسی کا سہارا نہ تھا، لیکن جن تکالیف سے سفر شروع کرنے سے پہلے مین ڈرایا جاتا تھا وہ پیش نہ آئین بلکہ بعض ایام جنگ کو مستثنیٰ کر کے مین نے تمام زمانہ سفر آرام سے گذارا، مین حیران ہون کہ وہ کون سی شئی تھی جو لوگون کو میری مدد واعانت پر آمادہ کر دیتی تھی مجھے بکثرت ایسے لوگ ملے جنہون نے بے لاگ میری خدمت کی اور کسی قسم کی اعانت سے دریغ نہین کیا جب مین ان امور پر غور کرتا ہون تو قرآن مجید کی یہ آیت پیش نظر ہو جاتی ہے "ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ" اللہ اکبر! طلب علم کے لئے ہجرت کتنے مراتب رکھتی ہے! پس

مین اپنے ہم مشرب طلبہ سے عرض کرون گا کہ بنیت خالص کے ساتھ اس مقدس مقصد
کے حصول کے لئے نکلیں اور پھر دیکھین کہ ہر مقام پر دنیا کس طرح اُن کیلئے آنکھین بچھاتی ہے
اور اگر اس راہ مین ٹھوکرین کھانا بھی پڑین تو ان کو راحت اور باعث رفع درجات سمجھنا چاہئیے
حضرات مین نے بہت سے لوگون کو اعتراض کرتے سنا ہے کہ جبکہ ہندوستان مین تمام علوم دینیہ
اور ان کے بہترین ماہر موجود ہین تو پھر زحمت سفر برداشت کرنیکی کیا ضرورت ہو؟ اُن سے
مین اس قدر گذارش کرونگا کہ اگر یہ دعوی تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی اس سے کسی دانشمند کو
انکار نہین ہو سکتا کہ سفر بجائے خود ایک زبردست درس ہے جسکے فواید لغیر اسے انگنہ کئے
ہوئے حاصل نہین ہو سکتے! خود رب العزت کا فرمان ہمارے لئے کافی دلیل ہے "افلم یسیروا
فی الارض فتکون لھم قلوب یعقلون بھا او آذان یسمعون بھا ولعین یبصرون بھا
فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب اللتی فی الصدور" کسی نے سچ کہا ہے ؎

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

علاوہ ازین ممالک اسلامیہ کی سیاحت واقامت سے دو نہایت اہم فایدے حاصل ہوتے
ہین (۱) اول یہ کہ انسان کی روحانیت تازہ ہو جاتی ہو' وہ عام افسردگی جو دیگر ممالک کے
مسلمانون مین پائی جاتی ہے اس کا ممالک اسلامیہ کے مسلمانون مین وجود نہین ہو' وہ
ہمیشہ بھرے بھرائے زندہ معلوم ہوتے ہین. مصر جو درحقیقت مذہبی اور اخلاقی حیثیت سے
بدترین اسلامی ملک ہو لیکن پھر بھی جو جوش وخروش اور جو ولولہ وحرارت وہان دیکھنے مین
آتی ہے اس کا ہندوستان کے آسمان کے نیچے نظر آنا غیر ممکن ہے!
دوسرا فایدہ یہ ہے کہ وہان کی مروجہ زبان کے ذریعہ سے فصیح عربی کے حاصل کرنے مین
بڑی مدد ملتی ہے چنانچہ مین کل چھ ماہ کی معمولی کوشش مین بخوبی عربی مین گفتگو کرنے
اور اخبارات وکتابین مطالعہ کرنے لگا تھا اس معاملہ مین میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ان
ممالک کی ایک سال کی تعلیم یہان کے تین سال کی تعلیم کے مساوی ہے' اس مین بہت کچھ دخل

زبان کی ہر اور بہت کچھ تعلیم اور طریقہ تعلیم کو!

اس کو دیگر ممالک اسلامیہ مین بھی تعلیمی پہلو سے خاص اہمیت حاصل ہے، بلاد عرب اور بلاد افریقہ تو جہالت کی تاریکیون مین بھٹک رہے ہین، اگر علمی چہل پہل ہے تو شام اور مصر مین ہے اور شام مین بھی خصوصیت سے صرف بیروت کو حاصل ہے، ورنہ باقی ملک کی حالت زبون ہے لیکن ان دونون مقامون مین بھی ترجیع مصر ہی کو ہے' اس لئے کہ یہان علمی چرچہ بہ نسبت بیروت کے زیادہ ہے اور اس لحاظ سے بھی کہ وہان تعلیم سراسر غیر مسلم ہاتھون مین ہے اور یہان مصر مین مسلم ہاتھون مین۔ مصر اور شام کے متعلق یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ شام کی ترقی غیر مسلمون مین محدود ہے اور مصر کی مسلمانون مین، اگرچہ قبطی بھی غیر معمولی تیزی سے تگ ودو کر رہے ہے اور مسلمانون کے برابر ہو جانے والے ہین لیکن قلت تعداد کی وجہ سے ان کو اہمیت نہین ہے۔ مصر کی کل آبادی ایک کرور بیس لاکھ ہے جس مین مسلمان ایک کرور ہین اور باقی بیس لاکھ مین تمام غیر قومین جن مین بمشکل ۵ - ۶ لاکھ قبطیون کی آبادی ہے ان تمام امور کو پیش نظر رکھکر مصر ہی اسبات کے واسطے مناسب ہے کہ وہان جاکر فایدہ اٹھایا جائے۔

حضرات! مجھے عرض کرنا بہت ہے اور وقت کم ہے اس لئے مجبور ہون کہ عجلت کے ساتھ سرسری طور پر مصر کے کچھ حالات بطور نمونہ کے پیش کر دون جس سے آپ کو وہان کی حالت کا اندازہ ہو سکے۔ سب سے پہلے وہان کی تعلیم کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہون امید ہے کہ توجہ سے سنینگے۔

مصر کی تعلیمی حالت

ہندوستان کی بہ نسبت مصر تعلیم مین بہت آگے بڑھگیا ہے اس وقت اس مین تقریباً ۱۰ فیصدی مرد اور ۳ فیصدی عورتین نوشت وخواند کر سکتی ہین۔ ظاہر ہے کہ یہ ایسی ترقی ہے جس پر مصر کو بجا طور پر فخر ہونا اور مسلمانان ہند کو شرمانا چاہیئے!

ہندوستان کی طرح مصر مین بھی دو قسم کی تعلیم رائج ہے قدیم اور جدید اور بدقسمتی سے ان دونون مین وہی تنافر وتباغض اور تمیز وتفریق موجود ہے جس کا رونا ہندوستان مین ہے حامیان تعلیم قدیم ہر جدید بات سے نفرت کرتے اور اسے ملک ومذہب کیلئے باعث بربادی وہلاکت تصور کرتے ہین۔ اسی طرح جدید تعلیم کے حامی ہر قدیم چیز سے بیزار ہین اور اسے نہایت ذلت وحقارت کی نظر سے دیکھنے کے عادی ہین کاش کہ ہر جگہ کے یہ دونون فریق ٹھنڈے دل سے غور کرتے کہ ان کے اس اختلاف ونفاق سے سلمانون کو کتنے شدید نقصان پہنچ چکے ہین اور ابھی معلوم نہین کہ کتنے اور پہنچین گے؟ لیکن ہیہات متعصب کی آنکھین کہان ہوتی ہین کہ دیکھے اور قلب کہان ہوتا ہے کہ غور کرے؟ الغرض ذیل مین ان دونون تعلیمی قسمون کی اجمالی حالت ملاحظہ ہو۔

جدید تعلیم

جدید تعلیم کا نام مصریون نے سب سے پیشتر نپولین کی زبان سے سنا اور محمد علی بادشاہ خدیو مصر کے ذریعہ سے اس کا چہرہ دیکھا اس بیدار مغز اور حیرت خدیو نے باوجود اپنی امیت وجہالت کے چند سال مین مصر کی کایا پلٹ دی اس نے ملک سے ذہین اور ہونہار طلبہ کو منتخب کرکے بغرض تعلیم فرانس روانہ کرنا شروع کیا تاکہ وہان اعلی تعلیم حاصل کرین اور خود اندرون ملک مین بہت سے مدرسے جاری کئے جس مین درس وتدریس کی خدمت فرانسیسی پروفیسرون کے متعلق کی ترجمے کرانا شروع کئے اور شہرہ آفاق سرکاری مطبع محلہ بولاق مین قائم کیا جو اب تک موجود لاثانی ہے غرضکہ اس کی ان تھک کوششون نے بہت جلد مصر مین چار چاند لگا دیئے اور وہی مصر جسکے فضائے آسمانی پر جہل ووحشت کی گھنگھور گھٹائین چھائی ہوئی تھین آفتاب علم کی روشنی مین اگر جگمگا اٹھا اس کے بعد اس کے جانشینون کی توجہ بھی برابر اس طرف مبذول رہی اور حکومت کے سب

اس کے رواج دینے مین کوشان رہے۔
انگریزی اختلال سے قبل مصری صرف فرانس کو اپنا علمی قبلہ تصور کرتے تھے، انگریزون کے آنے کے بعد وہ انگریزی زبان سے روشناس ہوئے لیکن باوجود گورنمنٹ کی بیحد کوششون کے وہ اب تک اس سے اتنا مانوس نہین ہوئے ہین جتنا فرنچ سے تھے۔ چنانچہ عہد انگریزی مین چند افراد بھی غیر معمولی قابلیت کے نہین پیدا ہوئے حالانکہ اب بھی فرانسیسی کے بہت سے ماہر موجود اور ملک کی بہترین خدمات انجام دیرہے ہین
اس عجیب امر کی وجہ یہ ہے کہ مصریون اور فرانسیسیون مین حیرت انگیز طبعی اتحاد ہے، دونون کے اخلاق و عادات بہت کچھ مشابہت رکھتے اور دونون ایک دوسرے سے بہت جلد مانوس ہوجاتے ہین!
مصر مین جدید تعلیم تین درجون پر تقسیم کردی گئی ہے (۱) ابتدائی (۲) ثانوی (سکنڈری) اور (۳) اعلی لیکن یہ کس قدر افسوسناک واقعہ ہے کہ اتنے بڑے ملک مین یعنی صحیح ایک بھی اعلی تعلیم گاہ نہین ہے جسے کالج کہا جاسکے۔ تمام مدارس ابتدائی اور ثانوی ہین ہان مدرسہ طب اور مدرسہ وکالت وغیرہ چند مدرسے ہین جن کو چاہو تو کالج کہلو۔
مصر کی ملکی زبان عربی ہے جو اگرچہ عام گفتگو مین بگڑی ہوئی مستعمل ہے لیکن تحریرا اور سرکاری دفاتر و مدارس مین فصیح رائج ہے اور یہی سرکاری زبان بھی ہے اور بطور زبان ثانی کے انگریزی بھی عام ہے، بعض علوم عربی مین پڑھائے جاتے ہین اور بعض انگریزی مین انگریزی کی تعلیم کے لئے عموما انگریزون کی خدمات حاصل کی جاتی ہین، جو حق یہ ہے کہ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہین مگر جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے مصریون کو فطرتا اس زبان سے مناسبت نہ ہونے کی وجہ سے اس مین مہارت نہین حاصل ہوتی، اور مصری انٹرنس پاس کی لیاقت اس درجہ کے ہندوستانی سے کم ہوتی ہے لیکن برخلاف اس کے اسی درجہ کے طلبہ کی عربیت نہایت عمدہ ہوتی ہے، اور بسا اوقات

یہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ چوتھی پانچوین جماعت کا دوازدہ سالہ بچہ بلاتکلف عربی مین تقریر کر رہا ہے اور مطلق نہین جھجکتا! یہ تعجب اس وقت اور بھی زیادہ ہوجاتا ہے جب اُن کے مقابلہ مین جامع ازہر کے ہشتم ونہم کے طلبہ کو عاجز پایا جاتا ہے! اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ جدید مدارس مین تعلیم مفید اور کارآمد طریقہ سے ہوتی ہے اور جامع ازہر مین ناکارہ اور عقیم طریقہ سے!

ان مدارس مین علم صرف نحو کی (کہ جس پر عربیت کا دارومدار ہے) قدیم کتابین قطعاً نہین پڑھائی جاتین بلکہ ان کی بجائے جدید کتابین زیر درس ہین جو وزارت تعلیم کی اجازت سے شایع ہوئی اور "دروس النحویہ" کے نام سے مشہور ہین' ان کے چھوٹے چھوٹے چار حصے ہین جو بالترتیب چار سال مین ختم کئے جاتے ہین چوتھے حصے مین مسائل ہمارے یہان کی ابتدائی کتاب "ہدایۃ النحو" کے برابر ہون گے۔ اس حصہ کے ختم کرلینے کے بعد طالبعلم صرف ونحو کی جانب سے مستغنی ہوجاتا ہے!

حضرات! آپ تعجب کرینگے کہ اتنی قلیل صرف ونحو سے کیونکر کام چل سکتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ بالکل کافی ہوتی ہو بشرطیکہ کارآمد اصول پر ہو مصری مدارس مین طریقہ تعلیم بالکل عملی ہے جس مسئلہ کو استاد بتانا چاہتا ہے صرف اس کی تقریر کردینا ہی کافی نہین تصور کرتا بلکہ تختہ سیاہ پر مشرح طور پر اسے سمجہاتا ہے اس اثنا مین طلبہ ہمہ تن گوش رہتے اور ضروری باتین نوٹ کرتے جاتے ہین پنجشنبہ کو ہفتہ بھر کی تعلیم کا تحریری اور تقریری امتحان ہوتا ہے تقریری امتحان تختہ کے سامنے ہوتا ہے صورت مسئلہ اس پر لکھدی جاتی ہو جس پر ایک ایک طالبعلم تقریر کرتا اور ان اعتراضات کا جواب دیتا ہے جو اس کے ہم درسون اور استاد کی جانب سے کئے جاتے ہین غلطی کی حالت مین استاد تقریر کرتا اور مسئلہ کو ذہن نشین کرتا ہے یہ ہے قواعد کی تعلیم کا طریقہ جسکے مطابق ایک کتاب کا پڑھ لینا بھی کافی ہے۔

صرف ونحو کی تعلیم کے متعلق یہ بات بخوبی ذہن نشین رکھنا چاہئیے کہ وہ اس وقت تک ہرگز

مفید نہین ہوسکتی جب تک کہ علی نہ ہو اور کسی ادیب یا کم از کم ادب سے ذوق رکھنے والے کے متعلق نہ ہو ہندوستان مین یہ بڑی کمی ہے اور اسی لئے یہان عربی تعلیم کس مپرسی کی حالت مین پڑی ہوئی ہے کہ بنیادی یعنی صرف ونحو مضبوط نہین ہوتی قواعد کا صرف ازبر کر لینا ہی کافی نہین ہی بلکہ ان کا جزئیات پر منطبق کرنا ضروری ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب زبان سے مدرس کو لگاؤ ہو مصر کے جدید مدارس مین یہ نکتہ ملحوظ رکھا جاتا ہے جس سے عمدہ نتائج نکلتے ہین اور برخلاف اس کے جامع ازہر مین وہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے اس لئے اس کی حالت ہندوستان کی مانند ہی!

ادب یا لٹریچر کی تعلیم کا بھی تقریبًا یہی طریقہ ہے. مشاہیر فصحا و شعرا کے کلام کے مجموعے داخل درس ہین جن کو صرف پڑھا دینا ہی کافی نہین بلکہ حفظ کرانا ضروری ہے تاکہ ذوق صحیح پیدا ہو اور عربیت کا ملکہ پوری طرح ذہن نشین ہوجائے ہندوستان مین باوجود ادب کی بہت سی کتابین پڑھ جانے کے بھی دو سطرین بلاتکلف نہین لکھی جاتین تقریر کرنا تو درکنار اس کی وجہ یہی ہے کہ یہان حفظ کی جانب توجہ نہین کی جاتی مصری طلبہ اس پر بھی مجبور کئے جاتے ہین کہ تقریر تحریر یا در گفتگو مین شستہ زبان استعمال کرین اس طرح بہت تھوڑے عرصہ مین ان کی زبانین صاف ہوجاتی ہین اور الفاظ کے اس خزانہ سے جو حفظ کے ذریعہ سے جمع کیا گیا ہی وہ نیکر خوب چلتی ہین!

حضرات! سلسلہ بیان مین اس طریقہ تعلیم کی جانب بھی مین آپ کی توجہ منعطف کرونگا جو نہایت مفید اور بار آور ہے اور مصر و دیگر ممالک یورپ و امریکہ مین عام طور سے رائج ہے اسکی ایجاد کا فخر اگرچہ مسلمانون کو حاصل ہے، مگر افسوس کہ مسلمانان ہندوستان اسے بالکل ہی فراموش کئے ہوئے ہین! اس سے میری مراد "القا" یا "املا" یا لکچر کے ذریعہ سے تعلیم دینا ہے اعلیٰ جماعتون مین کسی فن کی مخصوص کتابین پڑھائے جانے کے بجائے اساتذہ اس پر مستقل لکچر تیار کرتے اور پھر طلبہ کے روبرو سناتے ہین. اس سے بڑا فایدہ یہ ہوتا ہے کہ طلبہ مین ذوق اجتہاد اور تحقیق

پیدا ہوجاتا اوران کی نظر بجائے کسی ایک یا چند کتابون مین محدود ہونے کے فن کے مختلف پہلوؤن پر ہوجاتی ہی سخت ضرورت ہے کہ اس طرز کو ہندوستان مین بھی رواج دیا جائے۔

حضرات! ایک اور امر جس پر تعلیم کی کامیابی کا دار مدار ہے اور جو ہندوستان مین بڑی حد تک نظر انداز کردیا جاتا ہے مجھے عرض کرنا ہے اور وہ "انتخاب معلمین" ہے دنیا مین بہت کم ایسے معلم دستیاب ہوسکتے ہین جن کو علوم متداولہ مین سے ہر علم کے ساتھ یکسان دلچسپی اور ان تمام مین مساوی دستگاہ حاصل ہو پس یہ کتنی بڑی ناانصافی اور جہالت کی بات ہی کہ کسی مدرس کے متعلق ایسے فن کی تعلیم کردیجائے جس سے اس کو دلچسپی نہین ہے! ترقی یافتہ ممالک نیز مصر مین اس کی اہمیت بخوبی محسوس کی گئی ہے چنانچہ ہر فن کی تعلیم کے لئے اس کے ماہرین چن لئے جاتے ہین اوران کو معاوضہ گھنٹون کے حساب سے دیا جاتا ہے اور اس طرح بہت ممکن ہی کہ یک معلم کئی مدرسون مین مختلف گھنٹون مین درس دیتا ہو۔

مصر مین جس شئے نے علمی گرما گرمی پیدا کی ہے وہ "مدارس لیلیہ" یا "شبنیہ مدارس" ہین ضرورت ہے کہ ہندوستان مین بھی اس قسم کے مدرسے ہر چھوٹے بڑے مقام پر جاری کیے جائین جن مین کاروباری لوگ بھی باسانی چشمہ علمی سے سیراب ہوسکین اور ہندوستان کی قسمت جو جہالت کی وجہ سے سیاہ ہورہی ہے آفتاب علم کی ضیاء سے منور ہوجائے سب سے زیادہ ضرورت تعلیم مذہبی کی ہے ہر مسلمان کو علی الاقل ضروری مسائل دین اور قرآن مجید کی تلاوت سے واقف ہونا لازمی ہے ظاہر ہے کہ کاروباری مسلمان اس کا موقع نہین پاسکتے اس لئے اگر مذہبی شبنیہ مدرسے قائم ہوجائین تو وہ باسانی اس کمی کو پورا کرسکتے ہین یاد رکھئے مسلمان جب ہی ترقی کرسکتے ہین کہ اسلام پر مضبوطی سے قائم ہون اور یہ ناممکن ہی جب تک کہ اسکی تعلیمات سے واقف ہو

ایک اور امر جس نے تعلیم کو رواج دیا ہے وہ وہان کا فوجی قانون ہے جس کی رو سے ۱۸ سال کا ہر مصری فوج مین بھرتی کرلیا جاتا ہی صرف وہ لوگ مستثنیٰ ہوسکتے ہین جو کسی

اسکول جامع ازہر یا اس کی کسی شاخ مین تعلیم پاتے ہون، یا قرآن مجید حفظ کر چکے ہون یا ۲۱ پونڈ داخل کرین۔

حضرات! مصر مین وہ مدارس بھی بڑا کام کر رہے ہین جو شخصی فایدے کے لئے قایم کئے گئے ہین یعنی جن سے ان کے بانیون کی غرض محض تجارت اور کسب زر ہے میرے نزدیک یہ مدارس بہت مفید ہین کیونکہ ان کی ہمیشہ کوشش رہتی ہے کہ تعلیم بہتر سے بہتر اور سرکاری مدارس سے اچھی ہوتا کہ قوم ان کی جانب توجہ کرے اور طلبہ بکثرت داخل ہون اور جن مدارس مین ایسا نہین ہوتا وہ نقش بر آب ثابت ہوتے ہین! کیا حرج ہے کہ ہندوستان مین بھی اس قسم کے مدارس جاری ہون اور وہ اصحاب جو تعلیمی دلچسپی اور تجربہ رکھنے کے باوجود بھی مدرسی وغیرہ مین کافی منفعت نہ پانے کی وجہ سے اس لائن سے علیحدہ رہتے ہین وہ تاجرانہ اصول پر مدارس قائم کرین خود بھی فایدہ اٹھائین اور قوم کی خدمت بھی انجام دین!

ہندوستان کے مانند مصر مین بھی تعلیمی انجمنیں قائم ہین جن کی زیر نگرانی بہت سے مدرسے چل رہے ہین ان مین سب سے زیادہ مشہور اور کام کرنے والی تین انجمنین الجمعیۃ الخیریہ" جمعیۃ عروۃ الوثقی" اور جمعیۃ المساعی المشکورہ" ہین ان کا مقصد اساسی غریب بچون کی تعلیم و تربیت ہے جسے وہ باحسن وجوہ انجام دے رہی ہین، جمعیۃ الخیریہ کے مدارس کی تعداد ساڑھی تین سو سے زیادہ ہے!

حضرات! آپ یہ معلوم کرکے تو باغ باغ ہوگئے ہون گے کہ یہ اسلامی انجمنین بہت کامیاب ہین لیکن کیا آپ نے ان کی کامیابی پر بھی غور کیا ہے اس کی وجہ صاف اور کھلی ہوئی ہے قوم ان کی دستگیری و اعانت کرتی ہے بخل و تنگ دلی کو کام مین نہین لاتی اور ان کی خدمات کا فراخدلی سے اعتراف اور قدر کرتی ہے برخلاف اس کے ذرا ہمین اپنے گریبان مین منہ ڈالکر اپنی حالت دیکھنا چاہئیے! تمام مفید تحریکون سے قطع نظر کرکے جو اسلامی ہند مین بڑی دھوم دھام سے جاری ہین مین مثلاً ندوۃ العلماء کو پیش کرتا ہون جسکے مقاصد سب سے زیادہ اہم اور

ترقی کے لئے ناگزیر ہین اور جس کا اظہار ہوا ان سالانہ اجلاس آج یہان منعقد ہے ذرا بنظر انصاف دیکھئے کہ قوم نے اس کے ساتھ اب تک کیا سلوک کیا ہے اس کا جواب مین خود قوم ہی پر چھوڑتا ہون!

ان پبلک کوششون کے علاوہ گورنمنٹ مصر بھی بڑی حدتک سرگرمی کا اظہار کرتی اور تعلیم پر کافی فیاضی سے روپیہ صرف کرتی ہے اس کے زیر اہتمام جو مدارس ہین اُن مین مدرسہ ڈاکٹری مدرسہ وکالت مدرسہ انجینیری مدرسہ صنعت و حرفت اور مدرسہ معلمین خاص طور پر قابل ذکر اور اپنے انتظام اور تعلیم کے لحاظ سے قابل تقلید ہین افسوس کہ قلت وقت ان کی حالت بیان کرنے سے مانع ہے

ملکی زبان مین تعلیم

حضرات! اب یہ بالکل مسلم ہو چکا ہے کہ تعلیم اس وقت تک حقیقی معنی مین مفید نہین ہو سکتی جب تک کہ ملکی زبان مین نہ ہو مصر مین سب سے پہلے پہل یہ خیال حکیم الاسلام استاذ الامام حضرت شیخ محمد عبدہ مرحوم نے پھیلایا کہ جن کی شاگردی کا بالواسطہ فخر اس خاکسار کو بھی حاصل ہے، پھر اس خیال کو عملی جامہ پہنانے والے مشہور معروف مصری محب وطن مصطفی کامل پاشا اور ان کے رفقا رتھے، قوم نے اس تحریک کا بڑی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا اور اس کی ضروریات کے لئے فوراً ہزار ہا پونڈ جمع کر دیئے گورنمنٹ نے بھی باوجود بہت سے موانع کے اس کی دستگیری کی اور وزارت اوقاف سے (۵۰۰۰) پونڈ سالانہ بطور اعانت کے مقرر کر دیئے اور جامعہ مصریہ کے نام سے یہ کالج قائم ہو گیا!

حضرات! آپ متعجب ہون گے کہ آخر اس کالج کے لئے اساتذہ اور پروفیسر کہان سے دستیاب ہوئے ہونگے، اسلامی ہند کے حالات کو پیش نظر رکھکر آپ کا یہ تعجب برمحل ہے لیکن مصر اور ہندوستان کے مابین فرق ہے، وہان اگرچہ اعلی تعلیم کم ہے لیکن پھر بھی دور قدیم کے

فرانسیسی کے ماہر ایسے موجود ہین جنہون نے اس کام کو سنبھال لیا چنانچہ جامعہ مین اس وقت بجز سائنس کی اعلی تعلیم کے جملہ علوم و فنون کی تعلیم عربی زبان مین ہوتی ہے۔ تاریخ اور ادب کے لکچر کتاب کی صورت مین سالانہ شایع ہو جاتے ہین، اگر اس کی تعلیم اور پروفیسرون کی محنت وکاوش کا اندازہ کرنا ہو تو ان لکچرون کو ملاحظہ کیجئے!

علاوہ ازین عنقریب ہی یہ کالج معلمین کی جانب سے مطمئن ہو جائیگا کیونکہ اُس نے یورپ کے مختلف ممالک کو مختلف علوم و فنون کی تحصیل کے لئے طلبہ روانہ کرنا شروع کر دیئے ہین جن پر سالانہ تقریبًا ۳۰ ہزار پونڈ خرچ کیے جائینگے اور وہ ایک معاہدہ کی رو سے مجبور ہون گے کہ بعد فراغت جامعہ کی کم از کم دس سال تک ۳۵ سے ۸۰ پونڈ تک معاوضہ پر خدمت کرین۔

مسلمانان ہندوستان کو شرمانا چاہیئے کہ وہ اب تک اس سلسلہ مین کچھ بھی نہین کر سکے ہین اور اگر غفلت واز خود رفتگی کا یہی عالم رہا تو آیندہ بھی کچھ ہونے کی توقع نہین ہے انا للہ وانا الیہ راجعون مصری مستحق ستائش ہین کہ باوجود گوناگون پیچیدگیون کے اپنی زبان عربی کی برابر خدمت کر رہے ہین، سالانہ صدہا کتابین مختلف علوم پر شایع ہو رہی ہین، انداجا سون علمی مذہبی اور سیاسی رسالے اور سیکڑون اخبار چھپ رہے ہین جنکے مقابلہ مین ہمارے یہان کے اخبارون اور رسالون کا نام لینا بھی گناہ ہے!

لیکن اے بزرگان من! یہ نہ خیال کیجئے کہ مصر مین اس جدید تعلیم نے جس کی مین نے اس قدر مدح سرائی کی ہے مسلمانون کے مصائب وآلام کا خاتمہ کر دیا ہے! نہین نہین مسلمان اب بھی اسی طرح فلاکت ونکبت کی حالت مین ہین جس طرح کہ پہلے تھے، حقیقت یہ ہے کہ مسلمانون کی عام اس سے کہ وہ دنیا کے کسی گوشہ مین ہون بیماری ایک ہی اور سب پر یکسان سرسامی کیفیت طاری ہے اور جس کا علاج بھی صرف ایک ہی ہے اور وہ وہی نسخہ الہی ہے جسے ہمارے آقائے نعمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا اور جس سے ہر کس وناکس کو فایدہ ہوا! مصری جدید تعلیم کے نصاب مین ہندوستان کی طرح مذہب کو جگہ نہین

دی گئی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مغربی تعلیم سے مشرقی دماغ چل گئے اور مذہبی فضائل و حسنات اور تعلیمات سے دور ہونیکی وجہ سے مغرب کے جملہ معائب قبول کر لئے گئے! جس کا اثر یہ ہوا کہ مصری قوم کا قوام بگڑ گیا اور وہ ہلاکت و بربادی کے عمیق غار تک پہنچ گئی!

برادران ملت ہماری داستان غم بس ہیں پر ختم نہیں ہوجاتی، اصلی رونا تو اس گروہ پر ہے جو ہمارے رہبر تھے اور ماتم کرنا اس تعلیم پر ہے جو ہمارے امراض کا حقیقی علاج تھی! ذیل میں مذہبی یا قدیم تعلیم کی کیفیت ملاحظہ ہو!

قدیم تعلیم

مصر میں قدیم تعلیم کا مرکز وحید جامع ازہر ہے، جامع ازہر ایک عالی شان مسجد ہے جسے ۳۵۹ھ میں فاطمی سپہ سالار جوہر صقلبی فاتح مصر نے پایۂ تخت قاہرہ آباد کرتے ہوئے تعمیر کیا اور جس میں العزیز باللہ بن المعز لدین اللہ الفاطمی نے ۳۷۸ھ میں مختصر پیمانہ پر ایک مدرسہ قائم کیا جس میں ۲۰۰ سال تک اسمعیلی مذہب کی تعلیم زور شور سے ہوتی رہی، فاطمیوں کے زوال کے بعد خاندان ایوبیہ کو عروج ہوا جس نے باوجود انہی علمبرداری کے سیاسی وجوہ سے اس مدرسہ کو مع مسجد کے بند کر دیا یہاں تک کہ ایک صدی بعد ممالیک کا دور دورہ ہوا اس عہد میں دار العلوم ازہر کا پھر افتتاح ہوا اور اُس نے جلیل القدر علمائے اسلام کی ایک کثیر جماعت کو پیدا کر کے جسکی عظمت و جلالت کے سامنے اب بھی گردنیں خم ہوتی ہیں غیر فانی شہرت حاصل کر لی چنانچہ آسمان علم کے درخشان ستارے امام عزالدین بن عبد السلام امام سبکی، امام شہاب الدین قرنی، امام ابن ہشام، امام سراج بلقینی، امام جلال الدین سیوطی شیخ الاسلام زکریا الانصاری اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ ہم سب کا طلوع اسی دار العلوم کی فضائے علمی سے ہوا تھا!

لیکن وائے برحال مسلمانان! جامع ازہر جو دنیائے اسلام کی سب سے بڑی یونیورسٹی

مانی جاتی ہے اب اس کی حالت اس درجہ نزار و نزار ہو رہی ہے کہ وہ مسلمانون کے انحطاط و تنزل کی شاید سب سے روشن اور کھلی ہوئی دلیل ہے! حضرات! تفصیلی حالات بیان کرکے مین آپ کے قیمتی وقت کو ضایع کرنا اور آپ کے قلب کو بیچین کرنا نہین چاہتا کون مسلمان ہے جس کا قلب اُن واقعات سے پانی پانی نہین ہو جائیگا۔ مین صرف چند سرسری باتین پیش کرتا ہون جس سے آپ اس عظیم الشان تعلیم گاہ کی اجمالی کیفیت سے مطلع ہو سکین گے۔

موجودہ دارالعلوم ازہر کو گورنمنٹ مصر نے مذہبی یونیورسٹی تسلیم کر لیا ہے اور ملک کی تمام چھوٹی بڑی درسگاہین اس کے ساتھ ملحق کر دی ہین جن مین اُس کے نصاب اور احکام پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ شیخ جامع ازہر جو باری باری چارون مذاہب سے منتخب ہوتا ہے مصر کا شیخ الاسلام اور تمام مذہبی محکمون اور اس سلسلہ کے تمام اہل کارون کا افسر اعلیٰ مانا جاتا ہے۔

دارالعلوم کا انتظام درست اور قائم رکھنے کے لیے ایک مجلس ۹ علمار کی ہے جسے "مجلس الازہر اعلیٰ" کہتے ہین اس کے ماتحت ایک اور مجلس "مجلس ادارۃ الازہر" کے نام سے ہے جس مین چھ ممبر ہوتے ہین اور جو ازہر کے سیاہ و سفید کے مالک ہین۔

حضرات دارالعلوم ازہر جسے قائم ہوئے آج ساڑھے نو سو سال سے زاید ہو گئے ہین محض اپنی قدامت کے لحاظ سے لاثانی نہین بلکہ تعداد طلبہ کے لحاظ سے بھی بے نظیر ہے۔ آپ یہ سنکر حیرت زدہ رہجائینگے کہ اس مین تعلیم حاصل کرنے والون کی تعداد بارہ ہزار ہے جس مین ہمیشہ گیارہ ہزار کی حاضری رہتی ہے یہ طلبہ مختلف ممالک و امصار سے آئے ہوئے ہین اور مختلف عادات و اطوار اور زبانین رکھتے ہین۔

آپ حیران ہون گے کہ اس فوج گران کی رہائش و خوراک کا کیا انتظام ہوگا؟ اس کی صورت یہ ہے کہ ازہر اور اس کے گرد مین ان کے قیام کے واسطے دارالاقامۃ بنے ہوئے ہین جنھین وہان کی اصطلاح مین رواق کہتے ہین اور چونکہ اس قدر مختلف طبائع کے طلبہ کی رہائش ایک جا نہین ہو سکتی تھی اس لئے ہر قوم کے واسطے علیحدہ علیحدہ رواق کر دیئے

گئے ہین جن مین صرف اسی قوم کے افراد رہ سکتے ہین جن کے واسطے وہ مخصوص ہے لیکن اس تفریق وتقسیم سے ایک بہت بڑا نقصان یہ ہوا کہ طلبہ تبادلہ خیالات اور اخوت اسلام کی عملی تعلیم سے محروم ہو گئے حالانکہ اگر یہ سب بلا کسی تفریق کے مل جل کر رہتے تو ایک کو دوسرے کے جذبات وخیالات سے واقف ہونے کا موقع ملتا اور اس سے جو عمدہ نتائج نکلتے وہ ظاہر ہین

موجودہ رواقون مین نو رواق مصریون کے ہین، چار سوڈانیون کے ہین، اور باقی ایک ایک اہل حجاز، یمن، شام، بغداد، مغرب، حبش، جاوہ، افغانستان، اور ترکون وکردون کا ہے انہین مین ایک رواق غریب ہندوستانیون کا بھی ہے جس کی حالت سخت افسوسناک اور تمام سے بدتر ہے اس مین صرف دو تنگ کمرے ہین جن مین سے ایک پر شیخ الرواق کا قبضہ ہے اور دوسرے مین تمام ہندوستانی طلبہ انتہائی تکلیف سے زندگی بسر کرتے ہین اتنے سے کمرہ مین چارپائیان بچھانا تو درکنار زمین پر بھی سب بآرام نہین سو سکتے! صرف اسی قدر نہین بلکہ اسی حجرہ مین ان کا کثیف اسباب بھی بھرا ہوا ہے پانی کا مٹکا بھی رکھا ہوا ہے اور چولہا بھی یہین جلتا ہے غرضکہ یہ لوگ سخت تکلیف وذلت کیساتھ صبح سے شام اور شام سے صبح کرتے ہین اور کوئی ان پر رحم نہین کھاتا!

میرے دیکھتے ہوئے رواق مین سات طالبعلم تھے جن مین سے ایک ازدھر کا، ایک سیلون کا، تین مالدیپ اور تین بنگال کے تھے لیکن افسوس ہے کہ ان مین سے ایک بھی بغرض تحصیل علم نہین آیا ہے بلکہ مختلف اسباب کی بنا پر کسی طرح مصر پہنچ گئے ہین اور کوئی ذریعہ معاش نہ ہونیکی وجہ سے طالبعلم بنکر ازہر مین داخل ہو گئے ہین جہان کسی نہ کسی طرح شکم پری ہو جاتی ہے اُن مین سے بعض تو ۱۵-۱۵ سال سے پڑے ہوئے ہین مگر بالکل بیکار نہ پڑھتے ہین نہ لکھتے ہین اور لغویات مین اپنی عمر برباد کرتے ہین

حضرات آپ حیرت کے ساتھ سوال کرینگے کہ اس بے ہنگم بھیڑ کی دلکی خورش کا کیا بندوبست ہوگا؟ اس کے متعلق عرض ہے کہ جامع ازہر کے متعلق ایک بہت بڑا وقف ہے جسکی

سالانہ مستقل آمدنی علاوہ جائداد غیر منقولہ کے ۵۶۴۳۲ پونڈ یعنی ۸۴۶۴۸۰ روپیہ نقد ہے جس مین سے (۱۵۶۰۰) پونڈ سالانہ طلبہ کی خوراک پر خرچ کئے جاتے ہین خوراک مین صرف روٹیان ملتی ہین جن کی تعداد ہر ہر رواق کے واسطے مقرر ہے، چنانچہ رواق الہنود کے لئے "۴۵" روٹیان متعین ہین جنمین سے دس شیخ الرواق لے لیتا ہے اور باقی ۳۵ ساتون طالب علمون پر تقسیم ہوجاتی ہین ظاہر ہے کہ اس غربت وذلالت نے ان بے خانمان غریب الوطنون کے اخلاق کس قدر پست کردئے ہون گے؟ چنانچہ ان کے مابین ہمیشہ سب وشتم اور جدال وقتال کا بازار گرم رہتا ہے اور ہر ایک دوسرے کو قہر آلود نظرون سے دیکھتا اور اس کے خارج کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے کیونکہ یہ روٹیون کی مقررہ تعداد رواق مین جس قدر بھی طلبہ ہون گے سب پر تقسیم ہوگی اس لئے ہر ایک کی دلی خواہش رہتی ہے کہ تنہا وہی اس سے متمتع ہو! یہ حالت صرف اسی رواق کے طلبہ کی نہین بلکہ تمام کی ہے البتہ ترکی رواق کی حالت بہت اچھی ہے اس کی سالانہ آمدنی ۲ ہزار پونڈ سے زاید ہے اور اس مین رہنے والے بھی نہایت مہذب ہین محترم بزرگو! وہ منظر بھی غیور طبایع پر انتہا سے زاید اثر کرتا ہے اور حقیقی مسلمانون کو عرق عرق کردیتا ہے جو روٹیون کی تقسیم کے وقت درپیش ہوتا ہے، چنانچہ جب وہ گاڑیون پر لدی ہوئی مسجد کے دروازہ پر پہنچتی ہین تو ایک شور بلند ہوتا ہے "جاء العیش! جاء العیش روٹیان آگیئن روٹیان آگیئن!" جسکے سنتے ہی دس بارہ ہزار کے انبوہ مین زبردست حرکت پیدا ہوتی ہے اور ہر سمت سے طلبہ دوڑ پڑتے ہین ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ پہلے لے لے چنانچہ اس مقصد کے لئے سخت کشاکش شروع ہوجاتی ہے، اور سب وشتم اور لعن طعن کا وہ بازار گرم ہوتا ہے کہ بازاری لوگ بھی انگشت بدندان رہجاتے ہین!

حضرات! اب ذرا تعلیمی حالت بھی اس دار العلوم کی ملاحظہ ہو!

جدید مدارس کی طرح ازہر مین بھی تعلیم کے تین درجے قائم کئے گئے ہین۔ ابتدائی، ثانوی اور

اعلیٰ اور ان مین سے ہر ایک کی مدت تعلیم پانچ سال ہے اور ہر ایک مین علوم منقسم کر دئیے گئے ہین، چنانچہ ابتدائی مین صرف و نحو، قرأت، انشا، املا، خط وغیرہ وغیرہ ثانوی مین علم کلام، فقہ مع حکمۃ تشریع، تفسیر حدیث معانی بیان اور منطق وغیرہ۔

اور اعلیٰ مین، علم کلام، فقہ مع حکمۃ تشریع، تفسیر حدیث، اصول حدیث اور معانی و بیان وغیرہ۔ مین نے ان علوم کی تفصیل اس لئے ترک کر دی ہے کہ ان مین سے اکثر کا وجود بجز نصاب تعلیم کی کاپی کے خارج مین نہین ہے۔

زیادہ تر بلکہ تمام تر توجہ صرف و نحو اور فقہ پر صرف کی جاتی ہے اور بیس بیس سال ان علوم مین ضایع کئے جاتے ہین وہ شخص عالم جید شمار ہوتا ہے جس کی نوک زبان پر ان کے مسائل ہون اور بات بات مین الجھتا اور کٹ حجتیان کرتا ہو، چنانچہ جس درس مین جا بیٹھو لفظی نزاعین اور لغو بحثین سنو گے اور اگر ان علمائے صرف و نحو سے کہو کہ دس سطرین صحیح تحریر کر دین یا تقریر کرین تو بجز مایوسی کے اور کچھ نہ ہوگا مین اکثر ان کی خدمت مین عرض کیا کرتا تھا کہ میدان تقریر و تحریر مین آئین اور اصلاح قوم کرین تو اس کا جواب ہمیشہ ان الفاظ مین ملا کیا کہ "ہم بہتر سے بہتر تحریر لکھہ سکتے، اور فصیح سے فصیح تقریر کر سکتے ہین لیکن جہلا کب ہماری قدر جانین گے؟

حضرات! اس وقت خوش قسمتی سے یہان علمائے کرام اور عربی دان موجود ہین ذرا اس عبارت کو ملاحظہ کرین اور فیصلہ کرین کہ کیا نصف عمر تحصیل صرف و نحو مین صرف کرنے کے بعد ایسی ہی تحریر ہونی چاہیئے اور کیا اس کا مضمون علما کے شایان شان ہے جو عبارت مین پیش کرتا ہون وہ ایک اعلان کا مضمون ہے جو جامع ازہر مین چھپا تھا اصل عبارت یہ ہے

حضرات المجاورین الفخام! اعلن حضرات المجاورین الفخام بان الشہادۃ الدراسیۃ الوہبیۃ تعلقی نحن حافظ املین ابن املین اسماعیل المولودی قلما بتاریخ ۱۸۸۳ نقل فقد منی ما بین بیت الشیخ النجاری والبوستہ والازہر، فمن لقاہا منکم فلیکتب

اسمہ علی الاعلات ولیعرفنا عن مکانہ فی ای جہتہ ولہ من اللہ الا وجر ومن ساجہا المحترم اللہ عاء اناء اللیل واطراف النہار، ومن قطع ھذہ الانوار قطعہ اللہ من ھذا المکان" یہ ہی حالت فقہ کی ہی ہے جو مسائل کتاب مین آگئے ہین وہ تو ضرور ناور بلاضرورت سنا دینگے لیکن اگر کوئی نئی صورت پیش ہو جائے تو اُس کے جواب مین نام اللہ ہے! اجتہاد و تحقیق سے سخت دشمنی ہے اور سراسر دار مدار کتاب کی عبارت پر ہے"

رہے باقی تمام علوم دینیہ تو ان کی تعلیم برائے گفتن ہے حدیث و تفسیر تبرکاً پڑھا دی جاتی ہے دنیاوی علوم مین حساب و جغرافیہ پر عرصہ دراز تک بحث و مباحثہ ہوتا رہا کہ وہ جائز ہین کہ ناجائز، بالآخر شیخ محمد عبدہ مرحوم کی کوششون سے وہ داخل نصاب ہوئے طریقہ تعلیم یہ ہے کہ بچہ کو کتاب شروع کرائی جاتی ہے اور استاد کی طولانی تقریر کی ابتدا بسم اللہ کے بارے شروع ہو جاتی ہے اس کے احکام بیان کیے جاتے ہین، اس کا متعلق تلاش کیا جاتا ہے، پھر اسم پر اور اس کے اشتقاق پر گفتگو ہوتی ہے اور پھر اللہ کے لفظ پر کہ وہ مشتق ہے یا جامد، اور پھر یہ کہ خدا تعالی کے صفات قدیم ہین یا حادث اس اثنا مین بیچارہ بچہ مبہوت بیٹھا رہتا ہے اور بجز استاد کا منہ تکنے کے اور کچھ نہین کرتا! کاش کتاب پڑھانے ہی پر اکتفا کی جاتی، نہین بلکہ وہ از بر حفظ کرائی جاتی ہے عام اس سے کہ سمجھ مین آئے یا نہ آئے! یہ نہ خیال کیجئے کہ بس مصیبت ختم ہوگئی کتاب کے حفظ کر لینے کے بعد اس کی ایک یا متعدد شرحین، حاشئے اور حاشیون کے حاشئے یاد کرائے جاتے ہین اور اس طرح ایک کتاب کے ساتھ تین تین چار چار کتابون کا بار پڑتا ہے اور بجز تضیع عمر کے اور کچھ ہاتھ نہین آتا چنانچہ ازہر مین ایسے طلبہ کی کمی نہین ہے جو آدھی صدی پار کر چکے ہین اور ایسے بزرگ بھی نظر آتے ہین جو ارذل العمر مین داخل ہو چکے اور اپنے ساتھ اپنے لڑکون اور پوتون کو بھی پڑھا رہے ہین، مجھے ایک ہفتاد سالہ پیرہن کو دیکھکر حیرت ہوگئی جو تفسیر جلالین لئے شیخ جامع ازہر کے درس مین شریک تھے استفسار کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ چالیس سال سے ازہر العلوم مین تعلیم حاصل کر رہے ہین فاعتبروا یا اولی الالباب

حضرات اب آپ خود فیصلہ کیجئے کہ جس جماعت کو ایسی تعلیم و تربیت دیجاتی ہو جیسے ازہر کی ہے اسکی کیا حالت ہوگی کیا انسے کسی قسم کی توقع
امید کرسکتے ہین کہ وہ اعلی و برتر اخلاق و عادات رکھتی اور صفات حسنہ سے متصف ہوگی ہرگز نہین بخدا علمائے مصر کی حالت کو
بیان کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے لیکن اب ضرورت ہے کہ بلاخوف لومۃ لائم علی الاعلان امر حق کا اظہار کردیا
جائے تاکہ قوم کو معلوم تو ہو کہ اس کی کیا حالت ہے؟ اور وہ اس ندائے اصلاح پر لبیک کہے
جسے ندوۃ العلماء تقریباً ربع صدی سے بلند کررہا ہے مگر کوئی نہین سنتا اور وہ ہر سال ہر سالانہ جلسہ
کے بعد صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ قوم کو ابھی تک ضرورت اصلاح
کا احساس نہین ہوا ہے اور وہ خواب غفلت مین پڑی ہوئی ہے اور اگر کچھ احساس ہے بھی تو
اس کی اہمیت اس خیال سے جاتی رہتی ہے کہ ہم برے ہین تو کیا ہوا فلان فلان ملک کے مسلمان
تو مسلمان ہین۔ یہ وہم باطل تمام مسلمانون مین عام اس سے کہ وہ کسی ولایت مین ہون پھیلا ہوا
ہے اور اس سے سخت نقصان پہنچ رہا ہے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ہماری حالت ہر جگہ بد سے
بدتر ہے اور ہم دنیا کے ہر گوشہ مین ذلیل و خوار ہین۔

حضرات! علماء اور طلبائے ازہر کی طرز معاشرت یہ ہے کہ جہان رہتے ہین وہین اوڑھنا
بچھونا بھی بری طرح پڑا رہتا ہے۔ کھانا پینا بھی اسی جگہ ہوتا ہے اور فضلات بھی وہین بلاتکلف
پھینک دئے جاتے ہین، بدسلیقگی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اگر عمامہ صاف ہے تو پائجامہ
کثیف۔ عبا اجلی ہے تو قفطان میلی۔ کتابین نہایت گندہ رہتی ہین اور سرورق پر تیل کے دھبے
ہوتے ہین۔ آپ کو یہ سنکر تعجب ہوگا کہ کتابین روٹیان اور مسجد مین پہنکر چلنے کی جوتیان
سب کی سب ایک ساتھ کرتے کے اندر بغل مین دبی رہتی ہین۔ صابن مہینون جسم کو نہین لگتا
تمام بدن پر میل کی تہین چڑھی ہوتی ہین جسے وہ بڑی بے پرواہی سے لوگون کے سامنے
رگڑتے اور بتیان بنا بنا کر گراتے ہین۔ کھانے کے بعد منہ ہاتھ کی صفائی کے یہ کم عادی
ہین جس کی وجہ سے ہاتھون پر چکنائی اور دانت زرد رہتے ہین۔ دہن سے سخت تعفن
نکلتی ہے، ناخن بڑھ جاتے ہین اور ان مین سیاہ میل بھر جاتا ہے جو انسان کو متنفر

کر دیتا ہے! حجامت تھیئون نہین بنتی جس سے چہرون پر سخت وحشت برستی ہے اس بے بہرہ گی اور گندگی کا یہ نتیجہ ہے کہ کھٹمل، پسو اور جوئن کے جرار لشکرون کی ان پر یورش رہتی ہے جن کے برخلاف انہین شب و روز جہاد برپا رکھنا پڑتا ہے ان حشرات کی جامع ازہر مین کثرت کا یہ عالم ہے کہ دم بھر مین اور پرا منڈ آتے ہین!

تنگ خیالی اور پست ہمتی کا یہ حال ہے کہ کوئی بلند خیال دماغون مین سماتا ہی نہین، جب دو عالم ایک جا جمع ہو جاتے ہین تو بجز رکیک اور ادنی تذکرون کے اور کچھ نہین ہوتا، اور اگر حسن اتفاق سے علمی گفتگو چھڑ گئی تو وہ نہایت مہمل اور لغو ہوتی ہے، مثلاً یہ کہ عمر منصرف ہے یا غیر منصرف؟ کلمہ کو کلمہ کیون کہتے ہین؟ طلبا ے ازہر کے نزدیک سب سے زیادہ مہتم بالشان مسئلہ "جرایہ" کا ہے، جرایہ روٹیون کی اُس معینہ تعداد کو کہتے ہین جو ہر طالبعلم کو ملتی ہین، ملاقات ہوتے ہی سلام علیک کے بعد پہلا سوال اسی جرایہ کا ہوتا ہے کہ تمہاری کتنی ہے۔ اگر تم نے زیادہ مقدار مین بتادی تو حسرت بھرے لہجہ مین کہینگے "بھائی تم بڑے خوش قسمت ہو خدا کا شکر کرو کہ تمھین تمہارا حق پہنچ رہا ہے ہمین دیکھو اول تو ہماری جرایہ بہت کم ہے، اور دوسرے ہمارا شیخ اُس کے دینے مین بھی خیانت کرتا ہے"

ان کی تنگ نظری کا آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہین کہ جامع ازہر مین ایک نہایت قدیم چھوٹا سا حوض ہے جس مین مدت سے پانی جمع اور امتداد زمانہ سے بدرنگ اور سخت متعفن ہوگیا ہے، علماے ازہر اسے نہایت متبرک مانتے اور اس مین وضو اور غسل کرنے کو باعث سعادت تصور کرتے ہین، بہت سے لوگ کثیف کپڑے بھی اُس مین دھو لیتے اور اس کا پانی پیتے بھی ہین، شیخ محمد عبدہ مرحوم نے اس چشمہ کثافت کے بند کرنیکا ارادہ کیا جس پر ازہر مین قیامت برپا ہوگئی، اور علمار نے طلبہ اور عوام الناس کو برانگیختہ کر کے شیخ کے قتل کی ٹھان لی! مجبوراً انہین اس سے کنارہ کش ہونا پڑا

حضرات! صرف یہ ہی نہین بلکہ ان کی مذہبی حالت بھی اپنے لئے مستقل صفحات چاہتی ہے

تمام وہ خرافات، بدعات، جاہلانہ خیالات جو عوام الناس مین منتشر ہین، وہ سب ان مین بھی ہین۔ دجل کا یہ عالم ہے کہ چند ٹکون پر فتوی زور لکھدینا، رشوت لیکر غلط فیصلہ کر دینا اور جھوٹی شہادت دیدینا ایک معمولی بات ہی۔

علمار کی اس حالت زار سے متاثر ہو کر بالآخر انہین مین سے ایک جماعت کو اصلاح کا خیال پیدا ہوا جن مین سب سے زیادہ عملی کام میرے محترم استاد حضرت علامہ سید رشید رضا صاحب قبلہ اڈیٹر المنار نے کیا ہے اور اب بھی کر رہے ہین، آپ کی اصلاحی خیالات کا خاکہ بالکل ندوۃ العلمار کے مقاصد کے مطابق ہے جس کی تصریح وہ ترکی پارلیمنٹ مین بھی کر چکے، اور المنار مین بھی بارہا تذکرہ کیا ہے۔

سبحان اللہ! ندوہ اصلاح کی آواز ہندوستان مین بلند کرتا ہے مگر کوئی شنوائی نہین ہوتی لیکن اس کی بازگشت مصر کی پہاڑیون سے سنی جاتی ہے، ہندوستان کے مسلمان اسے بے حقیقت سمجھکر اغماض کرتے ہین لیکن وادی نیل کے مصلحین اس کے تجویز کردہ نسخہ کو اکسیر قرار دیتے ہین! کیا یہ حیرت انگیز امر نہین ہے؟ غور کیجیے ندوہ کو قائم ہوئے چوتھائی صدی سے زیادہ زمانہ گذر گیا مگر قوم کی بے توجہی و بے التفاتی کی وجہ سے وہ ابھی تک گویا عہد طفولیت مین ہے اُس کے دار العلوم کی عمارت نامکمل پڑی ہے مگر قوم کی رگ حمیت کو جنبش نہین ہوتی مصری قیام جامعہ مصریہ کے لئے دم بھر مین لاکھون روپیہ جمع کر دیتے ہین لیکن آپ کے بھائی ہندوستانی مسلمان دار العلوم ندوۃ العلمار کی عمارت کو باوجود سات کرور ہونے کے اب تک مکمل نہ کر سکے! دار العلوم کی مسجد اور دار الاقامہ کا تو ابھی وجود بھی نہین ان تمام باتین تو آپ کے گوش گذار دوسرے ذریعہ سے بھی ہون گی مجھے صرف اسقدر کہنا ہے کہ اگر اے مسلمانو! تمہین زندہ رہنا ہے اور مسلمان رہکر زندہ رہنا ہے تو ندوۃ العلما کا خیر مقدم کرو یہی اور صرف یہی تمہارے تمام آلام و مصائب کا درمان ہو سکتا ہی۔

اے محترم حضرات وقت کافی گذر چکا ہے اور اب مجھے اس دفتر کی شکایت کو جسے سنتے

سے آپ اتنا گیا ہون بند کردینا چاہیے لیکن بڑی ناشکری ہوگی اگر مین آخر مین پھر ندوۃ العلما
کے ان احسانات کا جو مجھ پر ہین شکریہ نہ ادا کرون اور اس بات کا اظہار نہ کرون کہ چار سال مصر
مین جو تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب مین ۱۳۲۵ھ مین واپس آیا اور دار العلوم ندوہ کی زیارت کی
تو اپنے تئین اس معدن علمی کا محتاج پایا چنانچہ پھر اس گلستان کے خوشہ چینون مین شامل ہوگیا
ہون اور آپ سے رخصت ہوکر تکمیل دینیات کے آخری امتحان سے انشاء اللہ فارغ ہو جاؤنگا
اللّٰھم وفقنا الی ما تحب و ترضی؛ والسلام

مولوی عبد الرزاق صاحب کی تقریر کے بعد جناب آنریبل خان بہادر سیٹھ ابراہیم
[illegible] صاحب نے تجویز نمبر ۴ پیش کی

تجویز نمبر ۴

"ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ اُن تجاویز کی تجدید کرتا ہے جو تکمیل دار العلوم کے متعلق سالہائے گذشتہ
مین منظور ہوچکی ہین"

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کل جناب ناظم صاحب کی رپورٹ مین آپ سُن
چکے ہین کہ ندوہ دار العلوم کی تکمیل کے لئے ۳۰ ہزار کی ضرورت ہے اس کے علاوہ دار الاقامہ
کتب خانہ اور مسجد کے لئے علیحدہ ضرورت ہے اب زبانی جمع خرچ کا وقت جاتا رہا اگر آپ کو
جماعت کی عزت کی ضرورت ہے تو عملی کارروائی کیجیے۔ دہارواڑ مین ایک گھنٹے کے اندر ۷ ہزار جمع
ہوگیا [illegible] کانفرنس مین ۱۱ ہزار جمع ہوا ایجوکیشنل کانفرنس سورت مین ۵۶ ہزار،
اہل مدراس ندوہ کے متعلق اپنا فرض ادا کرچکے اب صوبہ بمبئی کی باری ہے مین امید کرتا ہون
کہ اہل بمبئی اس صوبہ کا نام رکھ لین گے،

اس کے بعد مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے فرمایا

حضرات! جناب سیٹھ صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے مین اس کی تائید کے لئے حاضر ہوا ہون یہ صحیح ہے کہ ہجوم افکار و مشکلات کی وجہ سے انسان مبہوت ہو جاتا ہے کہ کیا کرون اور کیا نہ کرون اگر ایک مرض ہو تو ڈاکٹر علاج کر سکتا ہے لیکن اگر سینکڑون مرض ہون تو پریشان ہو جاتا ہے کہ ؎

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

لیکن ایسی حالت مین بھی کیا کوئی دانشمند طبیب اپنے مریض کو چھوڑ دیگا۔ خواہ آپ مایوسی و نا امیدی کو پسند کرتے ہون لیکن خدا تو یہ کہتا ہے کہ لا تقنطوا الخ پس ایک امید ہی تو ہے جس پر ہم سب زندہ رہتے ہین،

یہ صحیح ہے کہ ہماری حالت ہر حیثیت سے خستہ و خراب ہے ہم کو ایک روگ نہین ہے جسکی فکر کی جائے ہم پر تو یہ صادق آتا ہے کہ اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی لیکن امراض کی حالت مختلف ہے بعض امراض دیر مین ہلاک کرتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ جلد خطرناک صورت اختیار کر لیتے ہین اگر جلد ان کی طرف توجہ نہ کی جائے تو فوراً ہلاکت کا باعث ہوتے ہین جب یہ حالت ہے تو آپ کو جملہ قومی امراض کا علاج کرنا چاہئیے گھبرانا نہ چاہئیے لیکن جو مرض خطرناک ہو اس کی طرف سب سے پہلے متوجہ ہونا چاہئیے۔

مین اسقدر خود غرض و بیدرد نہین ہون کہ یہ خواہش کرون کہ آپ جملہ مقامی ضروریات سے قطع نظر کیجئے اور صرف ندوہ کی اعانت کیجئے اس زمانہ مین دنیوی تعلیم کی بھی ضرورت ہو اور دینی تعلیم کی بھی دنیوی تعلیم کا ذمہ کانفرنس نے لیا ہے جو تعلیم کی اشاعت کرتی ہو آپ کے صوبہ مین بھی مقامی تعلیمی کانفرنس موجود ہے اب مین کہتا ہون کہ اگر دینی تعلیم بھی کوئی چیز ہے اور کچھ وقعت رکھتی ہے تو اس طرف بھی توجہ کیجئے تعلیم کا یہ حصہ ندوہ نے اپنے ذمہ لیا ہے انگریزی و عربی تعلیم مین کشمکش پیدا کرنے کی ضرورت نہین ہو بلکہ موجودہ زمانہ کے اکثر تجربہ کار اصحاب کا خیال ہے کہ جب تک انگریزی کے ساتھ مشرقی علوم و السنہ کی تعلیم نہ ہو گی مسلمان ترقی نہین کر سکتے

خالص انگریزی تعلیم قومی ترقی کا حقیقی علاج نہین ہے خود **نواب عماد الملک** بہادر جیسے تجربہ کار فاضل نے صاف الفاظ مین ندوہ کے مقاصد اور اس کے طرز تعلیم کو پسند کیا ہے اور انگریزی کے ساتھ مشرقی علوم والسنہ کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے اور تجربہ بھی بتا رہا ہے کہ مسلمانون کے لئے یہی طریقہ موزون ہے ؎

ندوہ نے ثابت کر دیا ہے کہ اس کا طریقۂ تعلیم نہایت مفید ہے آپ اس کے فارغ شدہ طلبہ کی تصنیفات دیکھئے اور ان کی قابلیت کا اندازہ کیجئے ایک ہمارے سید سلیمان ہی کی تصنیفات کیا کم ہین ہمارے ایک طالبعلم (مولانا عبد الباری) نے جو پونا مین ہین سورت کانفرنس مین ایسی معرکتہ الآرا و محققانہ تقریر کی کہ دلون پر اس کا سکہ بیٹھ گیا اور آنریبل **سر ابراہیم رحمت اللہ** نے فرمایا کہ یہ مجکو دیدیجئے تاکہ مین انگریزی مین اس کا ترجمہ کرا کر دس ہزار جلدین یورپ مین شایع کرون

برادران اسلام! جب یہ معلوم ہو گیا کہ ندوہ کا طریقۂ تعلیم مسلمانون کے لئے مفید ہے۔ تو پھر انتظار کس چیز کا ہے خدا کے لئے اٹھئے اور اس کی مدد کیجئے ندوہ کی عمارتین اب تک نامکمل پڑی ہین اور ہم اس تمنا مین جوان سے بوڑھے ہو گئے کہ ندوہ کو اپنی آنکھ سے مکمل صورت مین دیکھ لین لیکن یہ تمنا پوری نہین ہوئی مسلمانون کی غفلت و جمود کا یہ عالم ہے کہ انہین ان کی حالت پر خون روتی ہین۔ یورپ اور امریکہ کا ذکر جانے دیجئے وہان کے دولتمند جس حوصلہ جس اولوالعزمی سے قوم کے لئے فیاضی کرتے ہین اس کی مثالین یہان کہان نظر آسکتی ہین وہان تو یہ حالت ہی کہ اگر کام کرنے والے کام کرین تو قوم ان کی مدد کرتی ہے اور ان کا حوصلہ بڑھاتی ہے۔

مسٹر **نصیر الدین** بیرسٹر نے خوب کہا تھا کہ یہ زیبا نہین کہ علما مسند درس و افتا چھوڑ کر گھرون سے نکلین اور در در پھر کر قوم کے لئے بھیک مانگین اور ہم نوجوان آرام سے بیٹھے تماشا دیکھین، آؤ ہم ان کے لئے روپیہ جمع کرین، کام کرین، اور ان ... بوڑھون سے کہدین کہ وہ اطمینان سے مذہبی خدمت کرین۔

برادران اسلام! اس وقت قوم کی حالت نہایت نازک ہے اسلام ہر طرف سے مصائب

ہین گھرا ہوا ہے چارون طرف سے اعتراضات اور حملے ہو رہے ہین گو یا ایک میدان جنگ برپا ہے اور علما رمورچہ پر کھڑے ہوئے مخالفین اسلام کا مقابلہ کر رہے ہین آپ ان کی مدد کیجئے اور رسد بند نہ کیجئے یقین کیجئے کہ اگر آپ ہماری مدد نہ کرینگے تو ہم مایوس ہوجائینگے ہمارے دل ٹوٹ جائینگے اور ہم مایوس ہو کر مورچہ چھوڑ کر بھاگ جائینگے۔

اس دنیا مین جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ صرف سعی اور کوشش سے حاصل ہوتا ہے یہی سنت قدیمۂ الہیہ ہے جو تبدیل نہین ہوسکتی اسلئے یہ کیونکر ممکن ہے کہ آپ بغیر سعی وعمل کے ترقی حاصل کرسکین نہین ہرگز نہین!! خلاف سنت الہیہ کچھ نہین ہوسکتا کیا آپ کے خیال مین آسکتا ہے کہ اگر تمام مسلمان جمع ہو کر اور رات بھر بیٹھ کر دعا مانگین کہ آج سورج دو گھنٹہ کے بعد نکلے تو کیا یہ ممکن ہوگا'

اگر یہ وقت مسلمانون کی اصلاح کا نہین ہے تو کیا اب کوئی دوسرا وقت آئیگا حالانکہ حالت یہ ہے کہ بعض مقامات پر مسلمان شرک و بت پرستی مین مبتلا ہین دیبی پر بکرے چڑھاتے ہین مسجدین ویران ہین ان مین گدہے باندھے جاتے ہین گویا اب اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہگیا ہے کیا آپ کی غیرت تقاضا کرتی ہے کہ مسلمانون کی یہ حالت دیکھی جائے اور کچھ نہ کیا جائے حالانکہ اگر ذرا توجہ کی جائے تو قومی کامون کا سنبھل جانا کچھ دشوار نہین ہے صرف ہمت درکار ہے'

جب تعمیر دار العلوم کے لئے ندوہ نے پچاس ہزار روپیہ کی ضرورت ظاہر کی اور مین اس غرض سے دورہ کرتا ہوا بہاولپور پہنچا اور ہز ہائنس نواب صاحب بہاولپور کی جدہ ماجدہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ بوڑہے مولوی صاحب پچاس ہزار روپیہ کے لئے کہان کہان مارے مارے پھرینگے' دیکھو اس وقت ہمارے ذاتی خزانہ مین کسقدر روپیہ ہے؟ معلوم ہوا ساٹھ ہزار ہے آپنے فرمایا اچھا پچاس ہزار دیدو' کاش مردون مین بھی یہ ہمت پیدا ہوجاے کہ وہ اس حوصلہ اور فیاضی سے قومی کامون کی اعانت کرین لیکن جب تک بڑے بڑے امرا اور دولت مند سیٹھ اس طرف متوجہ ہون اس وقت تک غربا کو باہم ملجلکر قومی کامون کی مدد کرنا چاہیئے یہ خدا کا کام ہے اس لئے جس سے جو کچھ بن آئے بقدر ہمت واستطاعت کرنا چاہیئے تاکہ

ندوہ کی تمام عمارتین مکمل ہون اور ہماری دیرینہ آرزو برآئے،

مولانا غلام محمد شملوی کی تائیدی تقریر جس کا ماحصل ہم نے اوپر نقل کیا ہے نہایت پردرد تھی اور ایسا ہونا بھی چاہیے کیونکہ آپ اُن لوگون مین ہین جو ایام شباب مین ندوہ کی خدمت کے لئے مستعد ہوئے اور برابر کام کرتے رہے یہانتک کہ بوڑھے ہوگئے اب اس پیرانہ سالی مین اس سے بڑھکر ان کی کیا تمنا ہوسکتی ہے کہ جس پودے کی انھون نے مدت دراز تک آبیاری کی ہے وہ اب بارآور ہو اور ان کی سعی کامیاب ہو۔

مولانا غلام محمد شملوی کی تقریر کے بعد مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجری نے پہلے مولوی محمد یعقوب سکریٹری انجمن ترغیب تعلیم بمبئی کے چندہ کا اعلان کیا بعد ازان جناب بابو محمد ابراہیم صاحب کے ایک ہزار چندہ کی خوشخبری سنائی اس کے بعد عام چندہ شروع ہوگیا، اس وقت پلیٹ فارم پر سے مجمع کا منظر قابل دید تھا وہ مجمع جو بروقت تقریر سکون وخاموشی کی تصویر نظر آتا تھا دفعتًا متحرک ہوا، یہانتک کہ رفتہ رفتہ اس جنبش نے تلاطم کی صورت اختیار کی پھر دفعتًا یہ نظر آیا کہ انسانون کا ایک دریا ہے جو موجین مارتا ہوا پلیٹ فارم کی طرف بڑھ رہا ہے، یہ مجمع ان غریب مسلمانون کا تھا جن پر اسلام فخر کرتا ہے اور جن کی غیرت قومی اور حمیت دینی سے آج بھی اسلام کی عزت قائم ہے یہ غربا جو چندہ دینے کے لئے پلیٹ فارم کی طرف بڑھ رہے تھے، اس قدر مال ودولت نہین رکھتے تھے کہ ندوہ کا کاسہ گدائی بھر دیتے لیکن قابل تذکرہ یہ امر ہے کہ جس سے جو کچھ تھوڑا بہت بن آیا وہ اُس نے دیا۔

اکثر مجالس مین ایسا ہوتا ہے کہ خاص خاص لوگ چندہ دیتے ہین، عام لوگ یا تو سکون وغفلت کے عالم مین بیٹھے رہتے ہین یا آہستہ آہستہ چپکے سے سرک جاتے ہین۔ برخلاف اس کے یہان یہ حالت تھی کہ ہر شخص منبر کی طرف بڑھنے کے لئے کشاکش کر رہا تھا اس حالت مین کسی ایک شخص کے لئے چندہ وصول کرنا اور لکھنا دشوار تھا، اس لئے پلیٹ فارم پر متعدد اصحاب علیحدہ علیحدہ چندہ لکھ رہے تھے یہ امر قابل تذکرہ ہے کہ لوگون کو پہلے سے اس کی اطلاع نہ تھی کہ اس

وقت چندہ طلب کیا جائیگا اسلئے بعض لوگون نے پلیٹ فارم پر آکر معذرت کی کہ اس وقت وہ کچھ نہین پیش کرسکتے دوسرے وقت دینگے، قریبًا ڈیڑھ گھنٹہ تک چندہ وصول ہوتا رہا اس کے بعد ۱۲ بجے اجلاس ختم ہوا۔

سہ پہر کا اجلاس

پانچ بجے سہ پہر کا اجلاس شروع ہوا سب سے پہلے مولانا سید سلیمان ندوی نے تجویز نمبر ۱ کو پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ برادران اسلام اس وقت کے اجلاس کی پہلی تجویز یہ ہے:

"ندوۃ العلما کا یہ جلسہ مسلمانان ہند کے درمیان باہم اتحاد پیدا کرنے اور اُن کے مذہبی و تعلیمی نظام کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے یہ ضروری خیال کرتا ہے کہ مختلف صوبہائے ہند مین اُردو کی ترویج و اشاعت اور توسیع و ترقی کے وسائل اختیار کئے جائین اور دینیات کی ابتدائی تعلیم اُردو زبان کے ذریعہ سے دی جائے۔"

یہ تجویز بظاہر ندوہ سے تعلق نہین رکھتی لیکن اس تجویز کے اندر ایک دقیق مسئلہ پوشیدہ ہے جس کی وجہ سے اس کو ندوہ سے بھی خاص تعلق پیدا ہوگیا ہے، یہ ظاہر ہے کہ ہندوستان مین منجملہ اور امتیازات و اختلافات کے ایک زبان کا مسئلہ بھی ہے حالت یہ ہے کہ دکن مین ہر سو میل کے بعد ایک جدید زبان ہے۔ مدراس مین بھی چند زبانین ہین البتہ شمالی ہند مین پنجاب سے ڈھاکہ تک اُردو زبان ہے اور خوشی کی بات ہے کہ دوسرے صوبون مین بھی اردو کا رواج ہے تمام مسلمانان ہند کے درمیان اتحاد و ارتباط پیدا کرنے اور ان کو ایک رشتہ مین منسلک کرنے کے لئے اگر کوئی چیز کارآمد ہوسکتی ہے تو وہ زبان ہے زبان کے اتحاد سے اس زبان کے خصوصیات تمام قوم مین سرایت کر جاتے ہین اور پھر جذبات و احساسات کی صورت مین اس قوم پر مسلط ہو جاتے ہین۔

اگر بالفرض یہ زبان انگریزی ہو تو بائبل کے فقرے اور سنسکرت ہو تو بھاگوت گیتا کے

سیکڑون الفاظ زبان پر چڑھ جاتے ہین زبان کی طاقت یہان تک ہے کہ دنیا مین جو قومین مٹ گئین سب سے پہلے ان کی زبان مٹ گئی جو ان کو باہم متحد الخیال اور پیوستہ رکھتی تھی یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے تمام مسلمان بھی باہم متحد نہین ہو سکتے جب تک ان کی زبان ایک نہ ہو اگرچہ ان کا خدا پیغمبر اور قبلہ ایک ہے لیکن ہندوستان کے سیکڑون زبانین بولنے والے مسلمانون کو یہ بات کیونکر سمجھائی جاسکتی ہے۔

اس وقت یہ صلاحیت اردو زبان کو حاصل ہے کہ وہ تمام مسلمانون کی زبان ہوسکتی ہے اور اس کو ہونا چاہیئے اردو مسلمانون کی قومی زبان ہے اور مسلمانون نے اس کی بقا و ترقی پر دو سو برس صرف کئے ہین اس مین ایک بڑا ذخیرہ علمی موجود ہے قرآن مجید، احادیث اور دیگر مذہبی کتابین جو اردو مین موجود ہین اُن سے اسی وقت فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے جب اردو کا عام رواج ہو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اردو زبان کے مولد ہونے کا جس صوبہ کو فخر حاصل ہے وہ یہی صوبہ دکن ہے اور یہان کا مشہور شاعر ولی دکنی اُردو زبان ہی مین محمد شاہ کا گیت گاتا ہے

غرض اُردو کا عام رواج ہر حیثیت سے ضروری ہے کیونکہ اس کی خاص طور پر حاجت ہے کہ ہر صوبہ کے علما و فاضل مین باہمی ارتباط پیدا ہو اور وہ باہم تبادلہ خیالات کر سکین یہ مقصد بھی اُردو زبان ہی سے حاصل ہو سکتا ہے، اس وقت بھی دار العلوم دیوبند، مدرسہ سہارنپور اور دار العلوم ندوہ اُردو زبانون ہی مین مذہبی خدمت کر رہے ہین، دینیات کے تعلیمی رسائل جو اُردو مین لکھے جاتے ہین ہر صوبہ مین مقبولیت حاصل کرتے ہین بالفرض اگر یہ رسائل گجراتی زبان مین تیار ہون تو مدراس مین بے سود ہین اسی طرح ہندوستان کی دوسری زبانون کا حال ہے خیال کیجئے کہ اگر آپ اُردو نہ جانتے ہوتے تو مین کس زبان مین اللہ کا پیغام آپ کو سناتا اس سے معلوم ہوا کہ اُردو ہندی مذہبی و قومی زبان ہے۔

آج تمام ہندوستان مین ہوم رول کا غلغلہ بلند ہے اب فرض کیجئے کہ ہندوستان کی مختلف اقوام کے قائم مقام ہوم رول ملنے کے بعد دہلی مین جمع ہون تو وہ کس زبان مین باہم تبادلہ خیالات کرینگے

اسی سبب سے میرا مدت سے خیال ہے کہ ہوم رول سے پہلے ہوم لنگوتیج کا فیصلہ ضروری ہے خصوصًا مسلمانون کی قومیت قائم رکھنے کے لئے تو نہایت ضروری ہے کیونکہ اس وقت ان کا تمام مذہبی و اخلاقی و سیاسی لٹریچر اُردو زبان مین ہے بہترین اخبارات و رسائل اُردو زبان ہی مین شایع ہوتے ہین، پنجاب بہار اور ممالک متحدہ کا رہنے والا اُردو زبان کے ذریعہ سے بگلام جیسے دور دراز مقام مین گفتگو کر سکتا ہے اور لوگ اس کو سمجھتے ہین تو کیا یہ اُردو کی فوقیت کی دلیل نہین ہے

ہر صوبہ مین سر سید حالی۔ شبلی، شاہ رفیع الدین نہین پیدا ہو سکتے ہین اور نہ ان لوگون کے مفید خیالات ہر زبان مین موجود ہین اسلئے بغیر اُردو کے چارہ کار نہین اس بنا پر مین نہایت پر زور طریقہ سے اس تجویز کی تحریک کرتا ہون، میرے نزدیک مسلمانون کی قومی ترقی اور جوش کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ تمام صوبہ ہائے ہند مین اردو کو رواج دیا جائے لہذا امید ہے کہ اس تجویز کی پوری تائید کی جائیگی۔

مولانا سید سلیمان صاحب کی تقریر کے بعد منشی غلام محمد صاحب پنشین ٹیچر ساونور ضلع دہارواڑ نے تائید مین تقریر فرمائی اور خاصکر صوبہ دکن کے حالات اور مسلمانون کی جہالت کے واقعات بیان کر کے اس پر زور دیا کہ بہ تخصیص اس علاقہ مین اُردو کی خاص طور پر ضرورت ہے اور یہ بتایا کہ تمام مسلمانان ہند مین باہم رابطہ و اتحاد پیدا کرنے اور ان کی قوت کو مضبوط اور مستحکم کرنے کیلئے اگر کوئی چیز ہو سکتی ہے تو وہ صرف اردو زبان ہے اور ایک مسلمان خواہ ہندوستان کے کسی گوشہ مین رہتا ہو اس زبان کے ذریعہ سے تمام مسلمانان ہند کے خیالات و قومی تحریکات سے باخبر ہو سکتا ہے۔

سلسلہ تقریر مین موید نے آنریبل سیٹھ ہارون جعفر کا ذکر کیا کہ صاحب موصوف نے صوبہ کے ایوان حکومت مین اردو زبان کی خاص طور پر حمایت کی۔

مذکورہ بالا تائید کے بعد یہ تجویز بالاتفاق پاس ہوئی

اس کے بعد مولانا حاجی غلام محمد صاحب شملوی نے بیان کیا کہ کل جناب ناظم صاحب نے

اپنی سالانہ رپورٹ مین طلبہ کے لئے جو انعامات تجویز کئے گئے ہین اس کا تذکرہ کیا تھا لیکن اس مین تجوید کے متعلق کوئی خاص انعام نہ تھا اب مین نہایت خوشی سے اعلان کرتا ہون کہ جناب خطیب عبدالرشید صاحب تاجر مدراس نے عـــ پچیس روپیہ سالانہ کا انعام تجوید کے لئے منظور فرمایا ہے اور دوسرا انعام پندرہ روپیہ سالانہ اس طالبعلم کے لئے جو علم حدیث مین اپنی افضلیت ثابت کرے اسکے علاوہ جناب سید عبدالقادر صاحب نے اس سال کے لئے عہ کے ایک انعام کا اعلان کیا ہے'

اس اعلان کے بعد مولانا غلام محمد صاحب شملوی نے تجویز نمبر ۱ حسب ذیل الفاظ مین پیش کی

"مولانا قادر بخش سہسرامی مرحوم جو ندوہ کے ابتدائی شریک کارون مین تھے افسوس ہی کہ انہون نے ۱۵ تاریخ اپریل کو وفات پائی مرحوم ہندوستان کے مشہور واعظ تھے یہ جلسہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے"

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج کی تجویز کل کی تجویز کا ایک ضمیمہ ہے کل ہم نے متعدد علمار کا ماتم کیا تھا اور آج بھی ماتم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہین' ہم کو مولانا ابو المحاسن سید محمد سجاد صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ مولانا حاجی قادر بخش صاحب نے وفات پائی آپ ہندوستان کے مشہور واعظ تھے آپ کو ہزارون حدیثین مع اسناد ازبر تھین جن کو آپ وعظ مین بیان فرماتے تھے' آپکا وعظ عالمانہ ہوتا تھا مجکو بارہا مرحوم کے ساتھ متعدد مجالس مین وعظ کہنے کا اتفاق ہوا ہے اور مین مرحوم کے محاسن وکمالات کا معترف ہون ایسے شخص کا علمار کی جماعت سے اٹھ جانا مسلمانون کی بدقسمتی ہے مین دعا کرتا ہون کہ خدا مرحوم کی مغفرت کرے'

اس کے بعد مولانا سجاد صاحب سکرٹری انجمن علمائے بہار نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے فرمایا اس قحط الرجال کے زمانہ مین علمار کا فقدان نہایت ہولناک مصیبت ہی مرحوم نہ صرف بہار بلکہ تمام ہندوستان مین مشہور تھے اور آپ کے عالمانہ وعظ سے ہر جگہ کے مسلمان فایدہ اٹھاتے تھے' آپ کی موت سے یقیناً ہم کو نقصان پہنچا لیکن بجز حسرت وافسوس کے چارہ

کار گیا ہے اس لئے مین نہایت افسوس سے اس تجویز کی تائید کرتا ہون
تجویز بالاتفاق پاس ہوئی اور دعائے مغفرت آ گئی گئی
مندرجہ بالا تجویز کے منظور ہو جانے کے بعد مولانا غلام محمد صاحب شملوی نے رسوم قبیحہ
کے استیصال کے متعلق تجویز نمبر ۲ پیش کی جس کے الفاظ حسب ذیل ہین -
"ندوۃ العلما کا یہ جلسہ اس تجویز کی تجدید کرتا ہے جو رسوم قبیحہ کے استیصال کے متعلق
اجلاس نہم مین منظور ہوئی تھی اور اس بات پر افسوس ظاہر کرتا ہے کہ ایسی مفید تجویز کی
جانب مسلمانون نے توجہ نہین کی"
اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ امرت سر مین ندوۃ العلما کا جو اجلاس ہوا تھا
اس مین یہ تجویز پیش کی گئی تھی حقیقت یہ ہے کہ ان غیر شرعی رسوم نے اسلامی روح کو بالکل
فنا کر دیا ہے ہم گویا مقید ہین اور رسم و رواج کی زنجیرون مین جکڑے ہوئے ہین اب وہ
سادہ اسلام کہان ہے جو رسول خدا نے پیش کیا تھا جس پر ہر ان پڑھ بدو بھی شیدا ہو جاتا
تھا اسلام کے اعمال و عقاید بالکل سادہ تھے اور فلسفہ کی پیچیدگی وآلائش سے بالکل پاک و
صاف لیکن اسلام کی یہ مقدس امانت جو سرکار مدینہ نے ہمارے سپرد کی تھی بالکل مسخ کر دی
گئی اب نہ ہماری شکلین مسلمانون کی طرح ہین نہ ہمارے اعمال و عقاید'
مثال کے طور پر ایک نکاح کو دیکھو کہ اسلامی نکاح کس قدر سادہ ہے' نہ مولوی کی حاجت
نہ پنڈت کی دو گواہون کی موجودگی مین نکاح ہو جاتا ہے نہ گرجا مین لیجانے کی ضرورت ہے نہ کسی
دھوم دھام کی بلکہ یہ تمام کام بلا زحمت نہایت سادہ طریقہ پر انجام پاتا ہے' برخلاف اس کے اب
یہ حالت ہے کہ بعض مسلمانون کے گھرون مین چالیس چالیس برس کی کنواری لڑکیان بیٹھی ہین اور
ان کا نکاح نہین کیا جاتا کیون؟ اس لئے کہ فضول و بیہودہ مراسم کے لئے روپیہ نہین شادی تو
شادی ہے بعض امرا کے یہان تو جنازہ کے ساتھ اس قدر اہتمام ہوتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے
کہ خدایا یہ جنازہ ہے یا برات' اگر عرب کے مصلح اعظم آج دنیا مین تشریف لا کر دیکھین تو سمجھ بون

کہ کیا یہ میری امت کے لوگ ہین جن کو اسلام سے کوئی تعلق نہین۔
اسی طرح بہت سے شرفا اس پر اڑے ہوئے ہین کہ بیوہ کا نکاح نہین کرینگے، کوئی ان سے دریافت کرے کہ یہ کس کی سنت ہے اور آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ بیوہ کا نکاح ناجائز ہے۔ جو رسم حکم خدا و رسول اور خلفاء و اولیا اللہ کے خلاف ہو وہ اس قابل ہے کہ اس کو توڑ پھوڑ دیا جائے۔
یہ کہان کا انصاف ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی فاتحہ پر تو ہزارون روپیہ صرف کیا جائے اور ان کی اولاد بھیک مانگتی پھرے اس کا خیال نہ کیا جائے میلاد پر لاکھون روپیہ خرچ ہو لیکن آنحضرت صلعم جس کام کے لئے تشریف لائے تھے یعنی اشاعت اسلام اس پر ایک پیسہ نہ خرچ کیا جائے اور محض تفریح ناموری کے لئے دیگین لٹائی جائین محرم کے زمانہ مین بیشمار روپیہ بیہودہ اور ناجائز مراسم مثلاً باجے اور تعزیہ داری پر صرف کیا جائے لیکن امام علیہ السلام کی اولاد تعلیم و تربیت سے محروم رہے اس کی فکر نہ کی جائے حالانکہ امام کی ذات گرامی وہ ذات ہے کہ جس نے محض حق و صداقت کے لئے اپنے کو اسلام پر قربان کر دیا کاش کہ ہمارے زمانہ کے علما و مشائخ اور مساجد کے امام مسلمانون کو ان مراسم سے روکین اور امت محمدیہ پر رحم فرمائین خصوصاً موجودہ حالت مین جبکہ اصلاح کی شدید ضرورت ہے اس لئے مین نہایت جوش سے اس تجویز کی تحریک کرتا ہون۔
آپ کی تقریر کے بعد مولوی قطب الدین صاحب بلگامی نے اس تجویز کی تائید مین مختصر و پر اثر تقریر کی بعد ازان مولانا سید سلیمان ندوی نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ تجویز اس قسم کی نہین ہے کہ آپ معمولی طور پر اس کو منظور کر لین، بلکہ عہد کیجئے کہ آئندہ ان بیہودہ مراسم کو چھوڑ دینگے اس پر ہر طرف سے آوازین بلند ہوئین اور تجویز نہایت جوش سے پاس ہوئی۔
شب کو حسب معمول نو بجے اجلاس شروع ہوا سب سے پہلے خان بہادر آنریبل سیٹھ

ابراہیم ہارون جعفر صاحب نے تجویز نمبر ۸ ایک مختصر تقریر کے ساتھ حسب ذیل الفاظ مین پیش کی"

"ندوۃ العلمار کا یہ جلسہ اعلیٰ حضرت امیر حبیب اللہ خان فرمانروائے دولت خداداد افغانستان کی افسوسناک موت پر اظہار حزن و ملال کرتا ہے اور اُن کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے"

مولانا غلام محمد صاحب شملوی نے مختصر الفاظ مین تائید فرمائی اور تجویز بالاتفاق منظور ہوئی اور تمام حاضرین نے دعائے مغفرت مانگی،

بعد ازان مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نے تجویز نمبر ۹ ایک مختصر تقریر کے ساتھ پیش کی اس کے الفاظ حسب ذیل ہین،

"ندوۃ العلمار کا یہ جلسہ جو علما و مشائخ ہند کا قائم مقام جلسہ ہے اپنا مذہبی فرض خیال کرتا ہے کہ یہ ظاہر کرنے کہ از روئے احکام اسلام یہ ضروری ہر کہ جملہ مقامات مقدسہ حجاز و بیت المقدس کربلا و نجف اشرف وغیرہ کہ جن سے تمام مسلمانان عالم کے تعلقات وابستہ ہین براہ راست خود مختار اسلامی حکومت کے قبضہ و اقتدار مین رہین، اس مجلس کا یہ بھی خیال ہے کہ مقامات مقدسہ کی تعیین و تشخیص کا حق صرف علمائے اسلام کو حاصل ہر"

مولانا غلام محمد صاحب شملوی نے اس تجویز کی تائید کی اور یہ تجویز بھی بالاتفاق منظور ہوئی۔

اس کے بعد مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے تجویز نمبر ۱ حسب ذیل الفاظ مین پیش کی،

"ندوۃ العلمار کا یہ جلسہ جنگ کے ختم ہونے اور دنیا کو از سر نو امن امان کی نعمت حاصل ہونے پر تہ دل سے اظہار مسرت کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ جس کے زیر سایہ دس کروڑ مسلمان آباد ہین خاص

طور پر ایسے اسباب و وسائل اختیار کریگی کہ مسلمانون کے جذبات صحیح و صاف طور پر صلح کانفرنس مین ظاہر ہوجائین اور مسلمانون کے مصالح کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے تاکہ آئندہ زمانہ مین بھی دنیا کو امن و امان نصیب ہو سکے"

مولوی محمد اکرام اللہ خان ندوی نے اس تجویز کی تائید کی اور یہ تجویز بھی بالاتفاق منظور ہوئی۔

ان تجاویز کے منظور ہونے کے بعد مولانا غلام محمد صاحب شملوی نے یہ ظاہر فرمایا کہ جناب سیٹھ جان محمد چھوٹانی صاحب کے نوجوان فرزند نے انتقال کیا جس کی وجہ سے جناب موصوف اجلاس مین شریک نہ ہو سکے، صاحب موصوف کو جو صدمہ اس ناگہانی حادثہ سے پہنچا وہ ظاہر ہے، ہم کو اس موقع پر آپ سے نہایت گہری ہمدردی ہے اس کے بعد آپ نے حاضرین سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی تحریک کی، اور اجلاس کی طرف سے ہمدردی کا تار دیا گیا،

اس کارروائی کے بعد سلسلہ وعظ شروع ہوا چنانچہ مولوی انیس احمد صاحب بی اے اور مولوی عبدالرزاق خان صاحب ندوی نے اپنی دلچسپ و مفید تقریرون سے حاضرین کو محظوظ کیا اور ۱۲ بجے شب کو جلسہ اختتام کو پہنچا۔

اجلاس کا تیسرا روز

۲۱ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء روز دوشنبہ

۹ بجے سے ایک بجے تک

۹ بجے سے اجلاس کا افتتاح ہوا سب سے پہلے مولوی عبدالحی صاحب رائے باغی نے قرآن مجید کی تلاوت کی اس کے بعد جناب مولوی شاہ نظام الدین صاحب جہجری نے

قاضی عبدالصمد صاحب کا حاضرین سے تعارف کرایا، آپ نے ایک نظم سنائی اور دس روپیہ چندہ عنایت کیا،

بعد ازان مولانا غلام محمد صاحب شملوی نے تجویز نمبر ۱ بابت قیام معین الندوہ حسب ذیل الفاظ مین پیش کی،

"ندوۃ العلما کا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ مسلمانان بلگام کی مذہبی و تعلیمی ترقی کو مستقل طریقہ سے جاری رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہان بھی مثل دوسرے مقامات کے انجمن معین الندوہ قائم کی جائے اور اس کے ماتحت ایک عربی مدرسہ مذہبی تعلیم کے لئے جاری کیا جائے اور اجلاس ختم ہونے سے پہلے معین الندوہ کے لئے عہدہ دارون اور اراکین کا انتخاب کیا جائے"

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے آپ نے ایک پر زور تقریر کی جس کا ماحصل درج ذیل ہے

آپ نے فرمایا کہ یہان کی مذہبی و تعلیمی حالت کو دیکھتے ہوئے اس کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ یہان بھی ندوہ کے تعلقات ہمیشہ کے لئے وابستہ ہوجائین بلکہ ہماری تو یہ خواہش ہے کہ تمام مسلمانان ہند مین باہم اسقدر اتحاد و ارتباط ہو اور اس طرح ایک دوسرے کے دکھ درد مین شریک ہون کہ بلگام کا مسلمان پشاور کے مسلمان کو اپنا بھائی سمجھے اور اُس کے درد و تکلیف کو محسوس کرے، یہ مین خود نہین کہتا بلکہ میرے آقائے نامدار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے

یہی سبب ہے کہ ہم ہمیشہ جہان جاتے ہین معین الندوہ قائم کرتے ہین یہ گویا ندوہ کی مقامی شاخ ہوتی ہے جس طرح محمڈن کانفرنس اور مسلم لیگ کی مقامی شاخین ہوا کرتی ہین اس قسم کے تعلقات قائم رکھنے سے ایک بڑا فایدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک کو دوسرے کی حالت معلوم ہوتی رہتی ہے اور باہم شریک رنج و راحت ہو سکتے ہین اور یہ کچھ کم فایدہ کی بات نہین ہے۔

خاصکر بلگام کی حالت کا تو یہ تقاضا ہے کہ یہان سے ضرور اس قسم کے تعلقات قائم رکھے جائین اور یہان کی مذہبی و دینی حالت کی اصلاح کی جائے تعجب ہے کہ اس سدرن ڈویژن مین کوئی عربی مدرسہ اور مذہبی تعلیم گاہ نہین ہے اور سب سے زیادہ تعجب یہ ہے کہ لوگون کو اب تک اس کی ضرورت محسوس نہین ہوئی اگر کسی موضع مین کوئی طبیب یا ڈاکٹر نہ ہو تو انسان گھبرا جاتا ہے کہ اگر خدانخواستہ کوئی ضرورت پیش آئی تو وہ کیا تدبیر کریگا لیکن حیرت ہے کہ کسی روحانی طبیب (عالم ربانی) کی ضرورت آپ کو محسوس نہین ہوتی کیا آپ کسی روحانی بیماری مین مبتلا نہین ہوتے برائے خدا مجکو تبلائیے کہ اپنی روحانی ترقی کے لئے آپ نے کیا انتظام کیا ہے؟ افسوس! ایک زمانہ وہ تہا کہ قریہ قریہ علم سے معمور تہا اور مسلمانون کی ہر بستی مین علماء وارباب کمال موجود تھے اور آج جہالت کا یہ عالم ہے کہ مسلمانون کی آبادیون مین کسی جلیل القدر عالم کی صورت بہی نظر نہین آتی

حضرات! کیا مسلمانون کے لئے بہی اس کی حاجت ہے کہ ان مین جبریہ تعلیم کو رواج دیا جائے، درانحالیکہ ہمارے آقائے نامدار جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر مسلمان مرد و عورت پر علم سیکہنا فرض کردیا ہے اور اس لحاظ سے کسی مسلمان مرد و عورت کو جاہل نہ رہنا چاہیئے۔ برادران اسلام اگر آپ چاہتے ہین کہ قرآن مجید چیستان نہ بنجائے جس طرح دوسری کتابین چیستان بنگئی ہین تو خدا کے لئے جلد اس کی فکر کیجئے تاکہ قرآن سمجہنے والے دنیا مین موجود رہین۔

ایک زمانہ دراز گذرا کہ یہان سے دو نوجوان تحصیل علم کے لئے کانپور گئے تھے جو فارغ التحصیل ہوکر واپس آئے اور آپ کو فایدہ پہنچایا۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ ان دونون صاحبون کو مدرسہ فیض عام کے اس جلسہ مین سند دیگئی جو درحقیقت ندوۃ العلماء کا پہلا جلسہ تہا اور جس مین ندوۃ العلماء کی تحریک نے عملی صورت اختیار کی تہی،

لیکن افسوس ہے کہ آج حالت دگرگون ہے اب یہان کے بچے باہر پڑھنے نہین جاتے

شرفا کی اولاد اونی کاروبار مین مشغول ہے اور اہل علم کے بچے ڈمنی (ایک قسم کی بیل گاڑی جو بلگام مین مروج ہے) ہانکتے ہین بات یہ ہے کہ جب یہان کے مسلمان اہل علم کی قدر نہین کرتے تو کیونکر لوگون کو تحصیل علم کی ترغیب ہو'

بہر حال آپ کے ملک کو بہترین علمار کی ضرورت ہی جو اس علاقہ کے مسلمانون کو فایدہ پہنچائین شاید آپ کہین کہ ہم کو عربی کی کیا ضرورت ہی؟ مین کہونگا تمبا کو کی کیا ضرورت ہے؟ شاید غلہ کے بعد آپ سب سے زیادہ تمباکو کی ضرورت محسوس کرتے ہین تو کیا نعوذ باللہ قرآن مجید کی ضرورت آپ کے نزدیک تمباکو کی برابر بھی نہین' خدا را جس قدر رقم آپ جوتیون پر سالانہ صرف کرتے ہین اسیقدر اسلام کے لئے خرچ کیجئے تاکہ جناب محمدؐ کی امانت ضایع نہ ہو جاے اسی طرح زیادہ نہین تو ہر بستی والے کم ازکم تین چار بچون کو روحانی تعلیم کے لئے مخصوص کردین اگر معین الندوہ یہان قایم ہوجائے تو یہ جملہ مقاصد باحسن وجوہ انجام پاسکتے ہین'

اس تقریر کے بعد **منشی محمد حسین** صاحب سکرٹری انجمن اسلام بلگام نے اس کی تائید مین تقریر کی اور فرمایا کہ مولانا غلام محمد صاحب شملوی کی تحریک کے مطابق درحقیقت اس کی نہایت ضرورت ہی کہ ندوۃ العلما کی یادگار یہان قائم کی جاے اس طرف قرب و جوار کی دیہات کی حالت نہایت افسوسناک ہی معین الندوہ اور مدرسہ کے قیام سے تمام ضلع بلگام کو فایدہ پہنچے گا یہ امر کس قدر باعث شکرگذاری ہے کہ ندوۃ العلما نے ہماری دعوت قبول کرکے یہان اپنا سالانہ اجلاس منعقد کیا اور ہم کو ایسی مفید باتون پر توجہ دلائی ہمارا فرض ہے کہ ہم اس موقع سے فایدہ اٹھائین اور اپنی اصلاح حالت پر توجہ کرین مین بلگام کے مسلمانون اور رسول اللہ کی امت مین سے سچا درد رکھنے والون سے التجا کرتا ہون کہ وہ معین الندوہ ضرور قائم کرین

اس کے بعد ایک مرہٹہ ہندو وکیل بالکشن ملہاری نے اسٹیج پر آکر بیان کیا کہ اگرچہ آپ

عربی زبان کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہے ہین اور ہماری مذہبی زبان سنسکرت ہے لیکن سنسکرت کی طرح عربی بھی اس کا حق رکھتی ہے کہ ملک مین پھیلے، مین اس تحریک کا حامی ہون، افسوس کہ زیادہ مدد نہین کر سکتا لیکن تاہم اپنے مسلمان بھائیون کے اس مقصد کی تکمیل کے لئے عمر کی ناچیز رقم نذر کرتا ہون۔

اس واقعہ نے ایک خاص جوش مسلمانون مین پیدا کر دیا اور عربی مدرسہ کے لئے چندہ کی کی تحریک شروع ہو گئی۔ مولوی انیس احمد صاحب بی اے اور مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے اس واقعہ سے خاص اثر لیا اور اپنے پر اثر کلمات سے لوگون مین جوش پیدا کر دیا۔ آخر مین جناب بابو محمد ابراہیم صاحب اور مولوی محمد انیس احمد صاحب نے ٹوپیان ہاتھون مین لیکر مجمع مین دورہ کیا اور مسلمانون سے چندہ مانگا یہ سلسلہ دیر تک جاری رہا بعد ازان یہ تجویز بالاتفاق نہایت جوش و خروش سے منظور ہوئی۔

اس تجویز کے منظور ہو جانے کے بعد جناب بابو محمد ابراہیم صاحب نے تجویز نمبر ۱۲ پیش کی جس کے الفاظ حسب ذیل ہین:۔

"ندوۃ العلما کا یہ اجلاس پسند کرتا ہے کہ بلگام مین بمقام لشکر جو مدرسہ قائم ہے اس کی توسیع کی جائے اور عام مسلمانون سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس کی امداد کرین"

اس تجویز کے پیش ہونے کے بعد مولانا غلام محمد صاحب شملوی کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ جو تجویز بابو محمد ابراہیم صاحب نے پیش کی ہے مین اس کی تائید کرتا ہون۔ اے حضرات مین خواہ مخواہ شیخی سے اس کی تائید پر نہین آمادہ ہوا ہون نہ میرا یہ مقصد ہے کہ جو تجویز پیش کی جائے مین کسی نہ کسی طرح ضرور اس کی تائید کرون ابھی مین عربی مدرسہ کے لئے تحریک کر چکا ہون اور اس کے لئے چندہ بھی ہو چکا ہے اب انگریزی اسکول کے لئے آپ کو اعانت پر آمادہ کر رہا ہون۔

حضرات! حقیقت یہ ہے کہ ہمارے قومی امراض کثیر ہین اور ہم کو ہر مرض کا علاج کرنا چاہیئے کیا جو شخص چند امراض مین مبتلا ہو وہ ایک ہی مرض کا علاج کرتا ہے اور دوسرے امراض کو نظر انداز کر دیتا ہے ظاہر ہے کہ ایسا نہین ہو سکتا،

آپ دیکھتے ہین کہ بحیثیت ایک مستقل قوم کے ہمارے مخصوص ضروریات ہین اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان ضروریات کو پورا کرین اور اپنی مستقل ہستی قائم رکھین یہ نہونا چاہیئے کہ ہم دوسری قومون مین جذب ہو جائین،

ہم مسلمانون کو اپنی تمام قومی ضروریات کے لئے مستقل انتظام کی ضرورت ہی لیکن سب سے زیادہ ضروری مسئلہ تعلیم کا ہے، قوم کی ترقی کا مدار تعلیم پر ہے اگر تعلیم کی بنیاد عمدہ اور مستحکم طریقہ پر نہ رکھی گئی تو قوم ترقی نہین کر سکتی

خشت اول چون نہد معمار کج تا ثریا میرود دیوار کج

اب ذرا غور سے دیکھنا چاہیئے کہ یہ کسقدر عبرت کا مقام ہے کہ دوسری قومون کے بچے عمدہ تعلیم و تربیت سے آراستہ ہون اور مسلمانون کے بچے جاہل و آوارہ پھرین اس غفلت کا جو انجام ہوگا ظاہر ہے۔

از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید جو ز جو

اس وقت آپ اس کو اپنی خوش قسمتی خیال کیجئے کہ میرٹھ کا ایک مسافر (بابو محمد ابراہیم) یہان آیا اس کو یہان کے مسلمانون کی تعلیمی حالت خراب نظر آئی، ہمت کر کے کام کرنے پر آمادہ ہوگیا، زمین کا ایک ٹکڑا اچھا نظر آیا گورنمنٹ سے درخواست کی، حکام کی ہمدردی شامل حال ہے، امید ہے کہ یہ زمین اسکول کے لئے مسلمانون کو مل جائیگی ہمت والے اسی طرح کام شروع کر دیتے ہین دوسرون کے قہقہہ کی پروا نہین کرتے،

اس کے بعد آپ نے چندہ کی فہرست سنائی جو اب تک اسکول کے لئے ہو چکا ہے پھر فرمایا کہ قومون نے کبھی سلطنتون پر اپنی ضروریات کا بار نہین ڈالا اس لئے مسلمانون

کو بھی یہ کام خود کرنا چاہیئے، یہان کے مسلمان قومی ضروریات سے بالکل غافل ہین ہے
اس لیئے جو شخص ذرا سا بھی کام کرے وہ قابل شکر گذاری ہے لہذا مالی اعانت سے
دریغ نہ کیجیئے مین اس تجویز کی نہایت زور سے تائید کرتا ہون

اس کے بعد مسٹر عبد الصمد پروفیسر اور بعض دیگر مقامی اصحاب نے تائید کی، تجویز بالاتفاق
پاس ہوئی بعد ازان چندہ شروع ہو گیا جسکا سلسلہ دیر تک جاری رہا، اور مولوی غلام محمد
صاحب شملوی نے ان متعدد اصحاب کے نام سنائے جنہون نے مولانا موصوف کی
معرفت ان کی تحریک سے چندہ دیا،

اس کے بعد جناب مولانا محمد سجاد صاحب سکریٹری انجمن علماے بہار اسٹیج پر تشریف لائے
اور آپ نے فرمایا کہ مین گیا سے آیا ہون جو عام طور پر "گیا جی" کے نام سے مشہور ہے وہان
کے عمائد و سربرآوردہ اصحاب نے مجکو یہ پیام دیکر بھیجا ہے کہ وہ ندوہ کو آیندہ سالانہ اجلاس
کے لیئے گیا مین مدعو کرتے ہین، اس کے بعد آپ نے وہ دعوت نامہ پڑھکر سنایا جو آپ گیا سے
لیکر آئے تھے اور جس پر وہان کے سربرآوردہ اصحاب کے دستخط تھے

اب جلسہ کا آخری منظر سامنے آرہا تھا یعنی مولانا غلام محمد صاحب شملوی اسٹیج پر تشریف
لائے اور آپ نے فرمایا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد   روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

میرے محترم دوستو اب جلسہ کا آخری وقت آگیا ہے اور ہم رخصت ہونے والے ہین
یہان کے معزز میزبانون کی محنت، کوشش، جانفشانی آج تک ہم کو یاد ہے، دلون
مین کیسی کیسی امنگین اور کیسے کیسے حوصلے تھے کہ ندوہ کا اجلاس ہوگا تو ہم یہ کرینگے اور وہ
کرینگے لیکن افسوس کہ "محترم صدر" کے تشریف نہ لانے سے یہ خوشی خاک مین مل گئی،

ندوہ کے اجلاس بڑے بڑے شہرون مین ہو چکے ہین چنانچہ مدراس کے اولوالعزم
مسلمانون نے صرف اجلاس کی تیاری و مہمانداری پر ۱۲-۱۳- ہزار روپیہ صرف کر دیا

لیکن اہل بلگام کی ہمت قابل ستائش ہے کہ ایسے مقام پر جہان اس قسم کے وسائل اور آسانیان موجود نہین ہین محض اپنی ہمت سے کام کیا۔ جس مقام پر بانی تک آسانی سے بھم نہپنچ سکتا ہو وہان انتظام مین جو کچھ دشواری پیش آسکتی ہے وہ ظاہر ہے
جس زمانہ مین جلسہ کے لیے کام ہورہا تہا مین جامع مسجد مین رہتا تھا۔ انفلوانزا کا زمانہ تہا اور حالت یہ تھی کہ جنازون کا ایک تانتا لگا رہتا تھا اور مولوی قطب الدین صاحب کا بڑا وقت جنازہ کی نماز پڑھانے مین صرف ہوتا تھا لیکن لوگون کے شوق کا یہ عالم تہا کہ بعض لوگون نے مجھ سے کہا کہ اگر ہمارے گھر مین مردہ بھی پڑا ہوگا جب بھی ہم ندوہ کا کام کرینگے۔
ناگپور مین جب ندوہ کا اجلاس ہوا تھا تو تمام ممالک متوسط سے چندہ لیا گیا تہا اور اجلاس گویا تمام صوبہ کی طرف سے تہا لیکن اہل بلگام کو یہ موقع نہین حاصل ہوا کہ ان کو تمام صوبہ بمبئی سے مدد ملی ہو بلکہ انہون نے صرف اپنے حلقہ کے اندر کام کیا اگر مسلمانان بلگام کی ہمت و جوش کا یہی عالم رہا تو ایک دن تمام صوبہ کے لیے قابل تقلید ہون گے۔
مین اس موقع پر اپنا فرض سمجھتا ہون کہ شیر خان صاحب کی ہمت و مالی اعانت کا شکریہ ادا کرون انہون نے دار العلوم ندوہ کی بھی مدد کی اسکول کے لیے بھی معقول چندہ دیا مینزبانی کی مد مین بھی اعانت سے دریغ نہین کیا اسی بنا پر مین نے انکو "اسد اللہ" یعنی خدا کے شیر کا خطاب دیا ہے، صدر اور شہر دونون جگہ کے مسلمانون نے جس ہمت سے کام کیا ہے اور جس جوش سے مالی اعانت کی ہے مین اس کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہون جناب نتھو پادشا اور جناب نور محمد صاحب سیٹھ نے جس ہمت سے جلسہ کے کام مین حصہ لیا وہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے اگر یہ دونون صاحب شریک کار نہ ہوتے تو انتظام کا مکمل ہونا نہایت دشوار تہا خاصکر کھانے کا انتظام مین نور محمد صاحب سیٹھ کی توجہ و محنت تعجب خیز ہے کثیر التعداد مہمانون کے لیے کھانے کا انتظام کرنا اور ان کو

کھانا پہنچانا سہل کام نہین ہے،
چندہ کے متعلق جناب سید شہزادہ صاحب اور شیر خان صاحب نے خاص کوشش کی جسکے لیے ہم سب شکر گذار ہین اور یہ پنڈال جس مین آپ بیٹھے ہوئے ہین جناب چھوٹانی سیٹھ صاحب کی ہمت وفیاضی کا نتیجہ ہے۔ پنڈال کا تیار کرنا آسان کام نہ تھا، یہان بلیان تک میسر نہین آتی تہین وہ بھی باہر سے آئین، اور جناب سینی سیٹھ صاحب نے بطور قائم مقام چھوٹانی سیٹھ صاحب کے یہ کام انجام دیا، اس کے ساتھ ہی بابو شنکر داس صاحب بھی لائق شکر گذاری ہین جنہون نے اس پنڈال کا نقشہ تیار کیا۔
ہم ناشکر گذار اور احسان فراموش سمجھے جائینگے اگر ڈاکٹر کامت صاحب کا شکریہ نہ ادا کرین، مصیبت یہ ہے کہ یہان دور دور تک کوئی مسلمان ڈاکٹر نہین اگر خدانخواستہ اجلاس کے ایام مین کوئی ضرورت پیش آئے تو سخت دشواری ہو لیکن ہمارے اس اندیشہ کو ڈاکٹر کامت صاحب نے دور کر دیا اور یہ وعدہ کیا کہ اگر خدانخواستہ کوئی مہمان بیمار ہوا تو وہ بلا فیس علاج کرینگے نہ صرف یہی بلکہ دوا بھی بلاقیمت دینگے اس کے علاوہ انہون نے یہ مدد بھی کی کہ اپنی دکان کا ایک بڑا حصہ جماعت استقبالیہ کے دفتر کے لئے بلا کرایہ دیدیا جو اب تک خالی نہین ہوا ہے،
مین دیکھتا ہون کہ ہر طبقہ کے لوگون نے مہمان نوازی کا حق ادا کیا اور جس سے جو کچھ ہو سکا وہ اُس نے کیا چنانچہ یہ زمین جس پر جلسہ ہو رہا ہے جناب سید شہزادہ صاحب نے پنڈال کے لئے عنایت کی اور جناب قاسم صاحب چاے والے نے اپنا پورا مکان ناظم صاحب کے لئے دیدیا، اور جناب عبدالرحیم عثمان سیٹھ صاحب نے جناب صدر کیلئے اپنا بنگلہ وقف کر دیا
اب ذرا ایک اور چیز پر توجہ کیجئے یہان ڈمنیان ایک قسم کی بیل گاڑیان مروج ہین جو چیونٹی کی چال آہستہ آہستہ چلتی ہین اگر ایکدفعہ کسی کام کے لئے گئے تو دن بھر کے لئے غائب اس تاخیر سے جو دشواریان پیش آسکتی ہین وہ ظاہر ہین، اسلئے ہم جناب پی ٹانک

جی صاحب کے شکر گذار ہین کہ انہون نے ہم کو اپنا موٹر عنایت کیا جس سے ہم نے غیر معمولی فایدہ اٹھایا اور کام مین نہایت سہولت ہوئی۔

مولوی قطب الدین صاحب نے ہر کام مین حصہ لیا اور اجلاس کے کامیاب بنانے مین بڑی محنت کی مین ان کی کوششون سے واقف ہون اور کارکنان ندوۃ العلما کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہون،

اب مین جماعت استقبالیہ کے محترم صدر جناب خان بہادر آنربل سیٹھ ابراہیم ہارون جعفر صاحب کے متعلق چند الفاظ کہنا چاہتا ہون جب مین نے آپ سے جماعت استقبالیہ کی محترم صدارت کے لئے خواہش کی تو آپ نے دو دفعہ اس خدمت کے قبول کرنے سے انکار کیا لیکن آخر کار اس ڈاڑھی کی عزت رکھلی اور قبول کیا پھر جو کچھ کام کیا وہ کسی سے مخفی نہین یہان مہمانون کے قیام کا مسئلہ نہایت پیچیدہ تھا کوئی صورت سمجھ مین نہین آتی تھی آپ نے اس دشواری کو حل کر دیا یعنی ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم سے ملکر ہوسٹل اور ہائی اسکول کی عمارت مہمانون کے لئے حاصل کر لی، یہ عمارتین جیسی صاف ستھری ہوادار ہین وہ آپ دیکھ رہے ہین اور یہان مہمانون کو جو آرام ملا وہ بھی ظاہر ہے اس معاملہ مین جناب بانگی صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب کی سعی و کوشش بھی قابل ستائش ہو

یہ امر بھی قابل تذکرہ ہے کہ گورنمنٹ بمبئی نے خان بہادر کی کوشش سے سرکاری ملازمین کو اجلاس مین شرکت و اعانت کی اجازت دی آپ کے انہماک و دلچسپی کا حال اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پونا سے آپکی صاحبزادی کی علالت کے متعلق تار آیا مگر آپ بلگام سے جلسہ چھوڑ کر نہین گئے اگر اس پوزیشن کے لوگ اس قدر ایثار کرین تو کیا کہنا؟

اس طرح جناب بابو محمد ابراہیم صاحب کی کوششین قابل ستائش ہین انہون نے ندوہ کے لئے وقت، روپیہ اثر، ہر شئی صرف کی وہ عجیب و غریب عملی قوتون کے آدمی ہین ان کے علاوہ جناب جانی سیٹھ صاحب، دادا سیٹھ صاحب، عبد اللطیف سیٹھ صاحب، منشی عبدالرحمن

صاحب کی محنت و کوشش بھی ہمارے شکریہ کی محتاج نہین رضا کارون نے جو کام کیا وہ بھی ہمارے شکریہ کا مستحق ہے خصوصاً اس لئے کہ وہ نو آموز اور ناتجربہ کار تھے اور اس سے پہلے کبھی ان کو جلسون مین کام کرنے کا اتفاق نہین ہوا تھا۔

مذکورہ بالا اصحاب کے علاوہ مین ان جملہ میزبانون کا شکریہ ادا کرتا ہون جو اجلاس کے کامیاب بنانے مین حصہ لیتے رہے افسوس کہ وقت مین اسقدر گنجائش نہین ہے کہ مین ان جملہ اصحاب کے خدمات کا مفصل تذکرہ کرون۔

مولانا غلام محمد صاحب شملوی کی تقریر کے بعد جناب بابو محمد ابراہیم صاحب نے رضا کارون کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا

اس کے بعد جناب آنریبل خان بہادر سیٹھ ابراہیم ہارون جعفر صاحب صدر جماعت استقبالیہ مہمانون کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اپنی کرسی سے اٹھے اور آپ نے فرمایا

حضرات علمائے کرام و مہمانان محترم! زمانہ کے انقلابات بھی کیسے عجیب و غریب ہین ابھی کل کی بات ہے کہ ہم لوگ نہایت جوش اور شوق سے آپ حضرات کا انتظار کر رہے تھے اور مدتون سے آپ کی آمد آمد کی گھڑیان گن رہے تھے آخر کار خدا خدا کرکے ہماری یہ آرزو برآئی اور محترم علماء و معزز مہمانون نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مسلمانان بلگام کو مشرف فرمایا اور مسلسل تین روز تک اپنی پند و نصیحت سے ایسا بیش قیمت فایدہ پہنچایا جو آجتک کبھی ہم کو حاصل نہین ہوا تھا ہم لوگ یکایک خواب غفلت سے جاگ اٹھے اور آپ کے نصائح پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ لیکن آہ کیسے افسوس کا مقام ہے کہ ابھی ہم جی بھر کے آپ کے فیض صحبت سے بہرہ اندوز بھی نہ ہونے پائے تھے کہ رخصت کی گھڑی سر پر آگئی اور یہ صحبت سہ روزہ اس قدر جلد ختم ہو گئی کہ ہم دیکھتے کے دیکھتے رہگئے۔

اس مین شک نہین کہ ہم آپ کی عزت و منزلت کے لائق آپ کا خیر مقدم نہ کر سکے اور نہ حق مہمان نوازی ادا کر سکے اس کے ساتھ ہی ہم کو اس کا بھی رنج و قلق ہے کہ ہم جناب صدر محترم

ن کے خیر مقدم کی عزت سے محروم رہے اور دل کی تمنا دل ہی مین رہگئی تاہم یہ امر باعث مسرت ہے کہ متعدد محترم علما اور دور و دراز کے معزز مہمانون نے ہماری دعوت کو قبول فرماکر ہماری عزت افزائی فرمائی اور ہمارے جلسہ کو رونق بخشی

خصوصًا طبقۂ علما مین جناب مولوی سجاد صاحب کی تشریف آوری خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ آپ ایک طویل سفر کرکے تشریف لائے اور ہماری عزت افزائی کی

اسی طرح جناب خطیب عبدالرشید صاحب و جناب سید عبدالقادر صاحب جیلانی کا خلوص و محبت بھی قابل ستائش ہے جو مدراس سے تشریف لائے ہین اور خانصاحب مولوی عبداللہ احمد صاحب محافظ حجاج بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہین جو بمبئی سے تشریف لائے ہین لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اصحاب ہمارے شکریہ سے مستغنی ہین کیونکہ ندوہ کا خلوص ان کو یہان تک لایا ہے اور وہ ندوہ کے دیرینہ معاون و خادم ہین اس لئے انھون نے جو زحمت گوارا فرمائی گویا اپنا فرض ادا کیا

مولانا سید سلیمان صاحب ندوی، مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجری اور مولوی انیس احمد صاحب بی اے کی تشریف آوری نے ہمارے جلسہ کی رونق مین اضافہ کیا اور اپنے قیمتی خیالات سے ہمین فایدہ پہنچایا

جناب ناظم صاحب قبلہ کے متعلق کچھ عرض کرنا بے سود ہے، کیونکہ جناب ممدوح کی خدمات اور ان تھک کوششین روز روشن کی طرح ظاہر ہین اور ہماری مدح و ستائش سے مستغنی ہین آپ کی ذات گرامی سے مسلمانون کو جو کچھ فایدہ پہنچ رہا ہے وہ محتاج بیان نہین، ندوۃ العلما کی کل اسکا چلتا پرزا یعنی مولوی غلام محمد صاحب شملوی کے بارے مین مین نہین سمجھتا کہ کیا کہون صرف یہ دعا ہے کہ خداوند تعالے ان کی عمر و ہمت مین برکت دے

آخر مین مسلمانان بلگام کے قائم مقام کی حیثیت سے مین علمائے کرام و جملہ معزز مہمانون سے درخواست کرتا ہون کہ وہ ازراہ کرم و شفقت بزرگانہ ان تکلیفون و زحمتون کو نظر انداز فرمائین جو اُن کو

دوران قیام مین یہان پہنچی ہین، کیونکہ ہم لوگ ناآزمودہ کار ہین اور شاید اپنی عدم واقفیت کی وجہ سے حفظ مراتب کو نہ ملحوظ رکھہ سکے ہون،

اس کے بعد مین نوجوان رضاکارون کا شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے اجلاس کے انتظامات مین ہم کو مدد دی،

آخر مین میری دعا ہے کہ خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم ان نصائح پر عمل کرین جو اس پلیٹ فارم پر بیان کئے گئے ہین اور اپنی قوم کی اس طریقہ سے خدمت کرین جس کی ہم کو علماء و معزز تعلیم یافتہ مہمانون نے ہدایت کی ہے اور ہمارے تعلقات باہم مستحکم ہون اور ہم ایک دوسرے کی مدد کرین والسلام،

صدر جماعت استقبالیہ کی تقریر شکریہ کے بعد جناب مولانا شاہ نظام الدین صاحب نے اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا اور نہایت پر اثر طریقہ سے دعا مانگی کہ لوگون کے دل بھر آئے سلسلہ کلام مین آپ نے فرمایا کہ جب جلسہ کے اختتام کا وقت آتا ہے تو طبیعت بھر آتی ہے کہ خدا جانے پھر ملین گے یا نہ ملین گے ع تا سال دگر کہ خورد زندہ کہ ماند البتہ اگر اعمال اچھے ہین تو جنت مین ملاقات ہوگی خدا ندوہ کو سلامت رکھے جسکی بدولت ملنے جلنے کا سال مین ایکدفعہ موقع ملجاتا ہے، اب مین بوڑھا ہوگیا امید ہے کہ آئندہ سال بھی جلسہ مین شریک ہوسکونگا آخر مین میری دعا ہے کہ خدا عزوجل ندوہ کو کامیاب و بامراد کرے آمین۔

مولانا شاہ نظام الدین صاحب جعفری کی دعا کے بعد ندوہ کا سالانہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا گذشتہ اجلاسون مین یہ دستور رہا ہے کہ ندوہ کا باضابطہ اجلاس دن کو ختم ہوجاتا تھا لیکن شب کے جلسہ وعظ کے بعد سالانہ اجلاس کا اختتام سمجھا جاتا تھا لیکن اسدفعہ اہل بلگام کی خواہش کے مطابق رات کا وقت "انجمن اسلام بلگام" کے تیسرے سالانہ اجلاس کے لئے دیا گیا چنانچہ یہ اجلاس نو بجے شب سے ۱۲ بجے تک زیر صدارت جناب مولانا

سید سلیمان صاحب ندوی منعقد ہوا مولانا موصوف نے اس موقع پر بطور خطبۂ صدارت ایک فاضلانہ تقریر کی غالباً انجمن کی سالانہ رو داد مین اس جلسہ کی مفصل کیفیت شایع ہوگی اس لئے ہم منشی محمد حسین صاحب سکریٹری انجمن اسلام کی رپورٹ اور جلسہ کے مفصل حالات نظر انداز کرتے ہین البتہ اس جلسہ مین جو دو تجویزین منظور ہوئی تہین وہ لکھی جاتی ہین

(۱) انجمن کا یہ جلسہ مناسب خیال کرتا ہے کہ "انجمن اسلام" ضلع کی ڈسٹرکٹ انجمن قرار دیجائے اور اسکے سالانہ جلسے بشرط ضرورت و سہولت ضلع کی مختلف تحصیلون مین منعقد ہوتے رہین تاکہ ضلع کے جملہ مسلمانون مین قومی اور مذہبی مذاق پیدا ہوجائے"

(۲) انجمن کا یہ جلسہ ضروری خیال کرتا ہے کہ انجنیرنگ کالج مین ع۲ ماہوار کا وظیفہ بطور قرض حسنہ اس طالبعلم کو دیاجائے جو پانچ سال تک کالج مین رہکر اپنا کورس پورا کرے اور انجمن مناسب خیال کرتی ہے کہ اس وظیفہ کو مولانا مولوی غلام محمد صاحب شملوی کے اعزاز مین غلام محمد اسکالرشپ کے نام سے نامزد کیا جائے

یہ دونون تجویزین پورے جوش و خروش سے پاس ہوئین اور ۱۲ بجے شب کو انجمن اسلام کا تیسرا سالانہ اجلاس ختم ہوا۔

شذرات

مولانا شیخ محمد صاحب عرب ندوۃ العلماء کے ہر سالانہ اجلاس کے لئے ایک عربی قصیدہ لکھا کرتے ہین چنانچہ اجلاس بلگام کے لئے بہی آپ نے قصیدہ لکہا تھا لیکن قلت گنجائش کی وجہ سے جلسہ مین نہ سنایا جاسکا لہذا اس موقع پر درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وقلت فی سنة ۱۳۳۷ من الهجرة النبوية محرضا اهل بلگام على تتميم ما بقی من تعميرها وبناء دار الاقامة

الحمد لله حمدا طاب وانتشرا ... ثم الصلوٰة على من نوره بهرا
محمد خير خلق الله قاطبة ... والآل والصحب من للدين قد نصرا
تبارك الله لا تحصى محامده ... من ابدع الخلق ابداعا ومن فطرا
وبعد فالناس اجناد مجندة ... فيها الائمة والسادات والفقرا
فمنهم من سمت فی الناس همته ... ومنهم خامل بالبخل قد شهرا
فصاحب الهمة العليا له رتب ... تعلو على غارب العيوق والشعرى
وليس همته الا الى عمل ... ترجو منافع البدوان والحضرا
كمثل من قد دعونا فی منازلهم ... اهل السخاوة والسادات والامرا
فقلت يا قوم هبوا من منامكمو ... وابدوا واعملوا يبقى لكم اثرا
دار الاقامة بالطلاب مفعمة ... ترجو الاعانة منكم ايها الكبرا
بذل النفائس فی تعميرها قرب ... تربی ثوابا على من حج واعتمرا
فبادروا باحتها دفی عمارتها ... تلقوا الثواب لدى الرحمٰن مدخرا
كم من اناس اضاعوا اجل مالهم ... فيما يضر ولما ينعموا النظرا
لا يسمحون بنزر فی منافعهم ... وينفقون على ما لم يفد بدرا
ويخسر المال من فی اللهو يبذله ... وباذل المال فی الخيرات ما خسرا
ان الذی يغرس الاحسان محتسبا ... لابد ان يجتنی من غرسه ثمرا
فانفقوا ما استطعتم فی عمارتها ... لكی يكافئكم من ابدع البشرا

تجاوزوا في التقى والبر وامتثلوا   لما به الله في القرآن قد امرا

وعمروا الطالب العالم مسكنهم   لكي يكون لهم ظلا ومستترا

يقيهم حر شمس لا يطاق له   صبرا ومن مطران وابل مطرا

ابناء قوم غدوا الحمات على وضم   من بعد كونهم القواد والامرا

اضحت مساكنهم للوحش مرتبعا   من بعد ما كان ذاك الربع معتمرا

اخنى الزمان عليهم ثم ضعضعهم   حتى غدوا في الورى لمن اتى عبرا

ما ذاك الا لترك الشرع اكثرهم   والله لا ينيل المقصود من فجرا

فتمموها وجدوا في عمارتها   لكي تكونوا لمن قد حج واعتمرا

وبادروا للثواب الله وابتدروا   للخير فالله يجزي من له شكرا

فناظم الندوة الغراء بدر هدى   من نسل خير نبي نوره بهرا

الهاشمي القرشي الابطحي ومن   لله جاهد حقا فيه وانتصرا

بعابد الحي يسمى دام ذا رتب   تعلو على غارب السعدان مفتخرا

يقودهم جاء والاعلا مرتبته   اهل السماحة والسادات والامرا

وفيهم الصدر صدر لا نظير له   مكمل فاضل من اكمل الوزرا

ومنهم الفاضل المعطاء بحر سخا   حبيب رحمن من للمجد قد نشرا

الشيبوري الفتى المنطيق بدر دجى   للطارقين محب العلم والفقرا

يا اهل بلگام ان القوم وفدكم   فاكرموا نزل من في سوحكم حضرا

ابو خليل يرجي من مراحمكم   ان تنعشوا يا ذوي الاموال من عثرا

محمد بن حسين من يروم عدى   جوار من ذكرهم في الذكر قد ذكرا

من عصبة جاهدوا في الله لا جهدوا   لله فالدين حقا صار منتصرا

ثم الصلاة على المختار من مضر   والآل والصحب ما قاري الكتاب قرا

فالہا بنیہ واملاہا بقلمہ ابو خلیل محمد بن حسین الانصاری السعدی الخزرجی غفی اللہ عنہ مدرس دار العلوم لندوۃ العلماء

ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس جہاں منعقد ہوتا ہے وہاں انجمن معین الندوہ ضرور قائم کی جاتی ہے چنانچہ ندوہ کے اجلاس ناگپور مین بہی انجمن معین الندوہ قائم کی گئی تہی جس کو اجلاس بلگام کے زمانہ تک تقریبًا ایک سال کا زمانہ گذر چکا تہا اس بنا پر معین الندوہ کے سکریٹری جناب مولوی محمود علی خانصاحب ندوی نے انجمن کی سالانہ کارگذاری کی رپورٹ اجلاس بلگام مین پیش کرنے کے لئے بہیجی جو افسوس ہے کہ قلت وقت کی وجہ سے نہ سنائی جاسکی لیکن عام ناظرین روداد کے اضافہ معلومات کے لئے اس موقع پر درج کی جاتی ہی

روداد سالانہ انجمن معین الندوہ ناگپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم	از دفتر معین الندوہ
حامدًا و مصلیًا	ناگ پور

محترم صدر جلسہ واعیان قوم! معین الندوہ ناگپور کی آج یہ پہلی سالانہ رپورٹ ہی جس کے مرتب کرنے کی عزت مجھے حاصل ہوئی ہے معین الندوہ نے اس ایک سال کے اندر جو کچھ عملی جدوجہد کی گو ظاہر نگاہ مین وقیع نہ ہو تاہم معین الندوہ اپنے فرائض کے انجام دینے سے غافل نہین رہا اور خاموشی کے ساتھ اپنے مقاصد کو کامیاب بنانے مین ساعی ہے۔

پچھلے سال دیگر مفید اور ضروری تجاویز کے علاوہ دو اہم تجویزین جن کا تعلق عملی کارگزاری سے تہا سالانہ اجلاس ندوۃ العلماء مین منظور ہوئی تہین۔ ایک بابتہ قیام معین الندوہ حسب تجویز ۶ اور دوسری دربارہ افتتاح مدرسہ عربیہ حسب تجویز ۷

قیام معین الندوہ قرارداد اول الذکر کے متعلق ابتدائی کارروائی تو معزز مہمانان ندوۃ العلما کے اثنائے قیام مین اُن کے روبرو ہی انجام پاچکی تہی لیکن صوبہ کے دیگر اضلاع سے

عمائدین صوبہ کا بحیثیت رکنیت انتخاب اُن کی منظوری حاصل کرنا قواعد معین الندوہ کا مرتب کرنا وغیرہ وغیرہ امور دوران سال مین انجام پذیر ہوئے۔

مجالس مین کل ستا اجلاس اس سال کے اندر ہوئے۔ بعض مہینون مین مقامی مواقعات انعقاد جلسہ سے مانع ہوئے اور اس سبب سے اجلاس نہ ہوسکا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہی کہ معزز مقامی ممبران نے معین الندوہ سے اپنی گہری دلچسپی کا عملی ثبوت دیا ہے۔ اس پورے سال کے اندر ایک بھی جلسہ کورم پورا نہونے کے سبب سے ملتوی کرنے کی نوبت نہین پیش آئی بلکہ جن مجالس مین اہم تجاویز زیر بحث تھین، ان مین تقریبًا تمام ممبرون نے شرکت فرمائی۔ علی الخصوص خان بہادر مولانا ملک صاحب صدر معین الندوہ اور مولوی سید عبد الرزاق صاحب معین الندوہ کے مقاصد سے غیر معمولی دلچسپی اور عملی ہمدردی فرما رہے ہین

افتتاح مدرسہ عربیہ مجھے اس امر کا نہایت افسوس ہے۔ کہ قرارداد بابتہ افتتاح مدرسہ عربیہ نے اب تک عالم تخیل سے عالم شہود مین جلوہ گری نہین حاصل کی اور آجتک ہم اس قابل نہ ہوئے کہ قیام مدرسہ کا اعلان کرسکین جس کا بڑا سبب یہ ہے کہ اپریل کا مہینہ مابعد جلسہ کے کامون مین صرف ہوگیا۔ مئی وجون کی تعطیل کلان مین خانگی ضروریات کی وجہ سے مجھے اپنے وطن مالوف لکھنؤ مین قیام کرنا پڑا۔ علاوہ ازین درمیان سال انفلوئنزا کے مہلک مرض عام کے سبب سے دوماہ سے زیادہ لوگ منتشر اور پریشان حال رہے اس درمیان مین قیام مدرسہ کے متعلق کوئی عملی کارروائی انجام نہ پاسکی۔ ابتدائی اہم امور کے متعلق مقامی و بیرونی ممبرون کی رائین حاصل کرنے کے بعد ۹ر جنوری ۱۹ء کے اجلاس معین الندوہ مین یہ مسئلہ پیش کیا گیا تمام مقامی ممبر موجود تھے۔ بعد طویل غور و بحث کے یہ طے پایا کہ قبل از افتتاح مدرسہ کم از کم ایک عالم کی ۳ سال کی تنخواہ کی رقم پیشگی جمع کرلی جائے چنانچہ وصولی چندہ کی کارروائی برابر جاری ہے۔ گو عوام کو علوم عربیہ کی جانب سے بے اعتنائی اور سرد مہری نے و نیز کارکنان معین الندوہ کے فرائض منصبی کی مشغولیتون نے رقم معینہ کے فراہم کرنے

اور طلبہ کے جمع کرنے میں ہم کو اب تک اس درجہ کامیاب ہونے نہیں دیا کہ ہم مدرسہ کا افتتاح کر سکتے تاہم قوی امید ہے کہ انشاء اللہ المستعان ہم جلد اس قابل ہو سکیں گے کہ افتتاح مدرسہ عربیہ کی خبر سے ہمدردان ندوۃ العلماء کو آگاہ کر سکیں

عام حالات بعد اختتام اجلاس سالانۂ ندوۃ العلماء کی مخالفتوں کے گھرے بادل بڑے زور شور سے اٹھے، لیکن معین الندوہ ناگپور نے نہایت دانشمندی اور مصلحت بینی کے ساتھ ان کے اثرات زائل کرنیکی کوشش کی۔ اور بحمد اللہ ہماری ناچیز کوششیں کامیاب ثابت ہوئیں۔

ندوۃ العلماء کی تجویز دربارہ ہدیہ خطاب بہ پیشگاہ حضور نظام عالیمقام خلد اللہ ملکہ کے متعلق تائیدی جلسہ کیا گیا۔ اور اس کی اطلاع بھیجی گئی۔

خان بہادر مولانا ملک صاحب کے موعودہ وظائف کے متعلق درخواستیں طلب کیگئیں برار سے کوئی موزون درخواست نہیں آئی۔ ملک متوسط سے ایک طالبعلم کو وظیفہ دیکر روانہ کیا گیا جو کہ اس وقت دار العلوم ندوۃ العلماء میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

اس مختصر عرض حال کے بعد دست بدعا ہوں۔ کہ علماء کا یہ مقدس اجلاس حسب روایات وشان ندوۃ العلماء کامیاب ہو۔

آمین آمین لا ارضی بواحدۃ - حتی اضیف الیہا الف آمینا

محمود علیخان ندوی
ناظم معین الندوہ
ناگپور

چونکہ اس دفعہ ندوۃ العلما کا اجلاس نہایت دور و دراز مقام پر منعقد ہوا اور
بدقسمتی سے اسی زمانہ مین رولٹ بل کا ہنگامہ ہندوستان مین شروع ہو گیا تھا۔ اس
لئے اکثر اصحاب اجلاس مین شریک نہ ہو سکے اور انہون نے معذرت کے تار و خطوط
روانہ کئے جن مین سے چند کا انتخاب یہان درج کیا جاتا ہے

(۱)

جناب آنریبل نواب محمد سلام اللہ خانصاحب سی۔ آئی۔ ای دیول گھاٹ ریرار اپنی بیگم صاحبہ کے
حادثہ وفات کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے چنانچہ ایک طویل خط کے سلسلہ مین آپ
تحریر فرماتے ہین،

"اس حادثہ جانکاہ کی وجہ سے بندہ ندوۃ العلما کے اجلاس مین حاضر نہین
ہوسکے گا مگر چندہ سالانہ وغیرہ انشاء اللہ تعالے چند روز مین اور قبل
از اجلاس سالانہ روانہ خدمت کیا جائیگا، زیادہ بجز تمنائے ملازمت کیا
عرض کرون"

(۲)

مولانا سید سلیمان اشرف صاحب تحریر فرماتے ہین
"حضرت اقدس عظیم البرکۃ ادام اللہ فیوضاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
والانامہ شرف صدور لایا شفقت بزرگانہ کا شکریہ کیا ادا کرون اس سعادت پر مسرور
ہون، حضور والا جلسہ ندوۃ العلما کی شرکت مین کیا دریغ ہوسکتا ہے۔ لیکن بعض معذوریان
ہین جن کو تفصیل کے ساتھ گذارش نہ کر سکا۔ آپ اصرار فرماتے ہین اور خدا بہتر جانتا ہے
کہ مین نادم ہوتا ہون آپ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالی میری معذوری کو دفع فرمائے"

(۳)

جناب آنریبل خان بہادر نواب سید نواب علی صاحب معذرت فرماتے ہوئے لکھتے ہین

"مجھے ندوۃ العلما کے ساتھ خاص خلوص وہمدردی ہے اور اس کے سالانہ جلسہ مین شرکت کو اپنے لئے باعث عزت وشرف خیال کرتا ہون لیکن چونکہ چند موانع پیش ہین اس لئے مین معذور ہون امید ہے کہ میرے اس عذر کو قبول فرما دین"

(۴)

مہدی باغ ناگپور ۔ ۱۸ / مارچ سنہ ۱۹ ع

جناب عالی ذی المعالی سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلما دام اللہ اقبالہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ، عنایت نامہ مورخہ ۱۲ ماہ حال موصول ہوا، مسرت کا موجب ہوا فی الحال میری طبیعت علیل ہے اس وجہ سے جلسہ ندوۃ العلما مین حاضر ہو کر شرکت سے اور احباب واصحاب کرام کی ملاقات سے سرفرازی حاصل کرون یہ غیر ممکن معلوم ہوتا ہے مین تہ دل سے دعا کرتا ہون کہ جلسہ کی کامیابی بہمہ وجوہ ہو"

نیازمند

ایچ۔ ایم ملک بدرالدین غلام حسین

(۵)

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسر سے اپنی عدم شرکت پر معذرت فرماتے ہوئے لکھتے ہین "مگر الحمد للہ کہ مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی ہم سب کی نیابت بخوبی کر رہے ہین اس دفعہ بھی ایسا کرینگے"

(۶)

"مین نے جناب سے خطون مین اور مولوی سلیمان صاحب ندوی سے کانپور مین حتمی وعدہ کیا تھا کہ مین ۵ ارکو یہان سے روانہ ہو کر ۱۸ ارکو بلگام ضرور پہنچونگا لیکن کانپور سے چلنے کے دن مین ٹرام گاڑی سے گر پڑا جس سے بہت چوٹ آئی اور اسی حالت

بنارس پہنچا دو دن تک چلنے پھرنے سے معذور رہا، علاوہ ازین ریلون کی اسٹرائک کی افواہوں اور موجودہ شورش ہنگامہ کے خطرون نے اتنے لمبے سفر کرنے کی ہمت توڑ دی علاوہ برین گھر کی علالت مین بھی ترقی ہوگئی ان وجوہات کی بنا پر مین باوجود حتمی ارادہ کے سفر کرنے سے معذور ہوگیا "عرفت ربی بفسخ العزائم" جناب کو انتظار کی کی تکلیف برداشت کرنی پڑی ہوگی امید کہ مجھے معاف کر دین گے

والعذر عند کرام الناس مقبول

مجھے جلسہ بلگام سے پوری ہمدردی ہی الخ

محمد ابو القاسم سیف بنارسی

(۷)

آخر مین محترم صدر کا نامہ گرامی درج کیا جاتا ہے جو جناب موصوف نے لاہور سے بہاولپور واپس جاکر جناب ناظم صاحب قبلہ کے نام تحریر فرمایا جناب موصوف کی عدم تشریف آوری سے اجلاس مین جو بے لطفی ہوئی اس کا تذکرہ ہم روداد مین کر چکے ہین،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

مخدومی مولانا۔ زاد الطافکم۔ السلام علیکم، مین یہان سے ۱۲ تاریخ کو لاہور کی طرف روانہ ہوا تاکہ ۱۴ کی شام کو وہان سے چلکر بروقت بلگام پہنچ سکون لیکن بدقسمتی سے وہان کے حالات ایسے ناگفتہ بہ ہوگئے جس سے ٹرینون کی روانگی مین رکاوٹ ہوگئی اس وجہ سے مجھے نہایت افسوس کے ساتھ اپنا آیندہ سفر کا ارادہ منسوخ کرنا پڑا اور ایک گاڑی مین جو بمشکل تمام بہاولپور آنے کے لئے ملی مین کل شام واپس آگیا مین نے اس کے متعلق آج تار بھی دیا ہے جو اس سے پہلے امید کہ پہنچ گیا ہوگا بموجب ارشاد ایڈریس کی کاپیان طبع کرالی تھین اور ساتھ لا رہا تھا مگر اس

وقت مین ان کو بلیٹ کرانا بھی مناسب نہین سمجھا کیونکہ جب مسافرون کے لئے گاڑی کا ملنا مشکل تھا تو پارسل خبر نہین کہان کہان مارا پھرتا ہے مجھے اس سال عدم شمول جلسہ کا سخت رنج ہے مگر "عرفت ربی بفسخ العزائم" اگر یہ عریضہ وقت پر پہنچے تو میرے اس عذر کو جلسہ مین پیش فرما دیجئے گا، والسلام

خاکسار (سر رحیم بخش (کے سی - آئی - ای)

مذکورہ بالا اصحاب کے علاوہ جناب عبدالقدوس پاشا، جناب سعد اللہ پاشا (مدراس جناب خان بہادر فخرالدین صاحب وکیل ہائیکورٹ (بانکی پور) جناب مولانا امانت اللہ صاحب (علی گڈھ) جناب مولانا احمد ابراہیم صاحب (تنجور) جناب بابو نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر جناب مولانا عبدالکافی صاحب (الہ آباد) جناب مولوی عبدالرزاق صاحب ناگپور، جناب محمد یعقوب صاحب سکرٹری انجمن ہدایت الاسلام مالیگاون (ناسک اور دیگر معززین کے خطوط معذرت بھی موصول ہوئے جو بوجہ عدم گنجائش درج نہین کئے جا سکے

جناب مولانا محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی حیدرآباد نے بوجہ علالت بذریعہ تار معذرت فرمائی،

ہم نے روداد کے ابتدائی صفحات مین صاحب کمشنر بہادر کی شرکت اجلاس اور تقریر کا تذکرہ کیا تھا صاحب ممدوح کی تقریر کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ترجمہ تقریر انگریزی مسٹر بی اے برڈن کمشنر قسمت جنوبی

خان بہادر ابراہیم ہارون جعفر و دیگر حضرات!

مجھے نہایت مسرت ہے کہ اتنے علما اپنی جماعت کی ترقی کے مقصد سے جمع ہوئے

ہین، مین خیال کرتا ہون کہ آپ لوگون مین سے اکثر اصحاب دور دور از فاصلے طے کر کے اس جلسہ کی شرکت کے لئے آئے ہین مین بلگام مین آپ کو خوش آمدید کہتا ہون اور امید کرتا ہون کہ اس شہر کے قیام کو آپ خوش آیند پائینگے اور اس جلسہ مین آپ کے مباحث آپ کے اغراض و مقاصد کے پورا کرنے مین معین ہون گے۔

چونکہ آپ نے اس جلسہ کے افتتاح کے لئے مجھے بلا کر مفتخر فرمایا ہے مین اس موقع کو غنیمت جانکر کچھ مشورہ دینا چاہتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اسے اس حیثیت سے قبول کرینگے کہ ایک سچے دوست کی جانب سے ہے۔

آپ کی جماعت کی ترقی تین چیزون پر موقوف ہے اس مین سے اول تو تعلیم ہے اس مبحث پر مین کچھ کہنے کی حاجت نہین سمجھتا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ اس کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہین دوسری چیز سیرت ہے یہ ظاہر ہے کہ سیرت کی درستی تعلیم ہی کا ایک جز ہے، لیکن یہ ایسا جز ہے کہ اختلاف مذاہب کی وجہ سے ہندوستان مین حکومت کے لئے اس کا پورا کرنا نہایت ہی مشکل ہے اس لئے اگر مذہبی تعلیم کے ذریعہ سے اس کا انتظام آپ اپنے ہی ہاتھون مین رکھین تو آپ حق بجانب ہین، تیسری شرط قانون و انتظام ہے یہ آخری شرط اہمیت مین دونون سے کچھ کم نہین ہے مگر اس مضمون پر مین کچھ زیادہ نہ کہون گا، کچھ تو اس وجہ سے کہ بغیر سیاست کی آمیزش کے مین اس پر کچھ کہہ ہی نہین سکتا۔ اور وہ جیسا مین سمجھتا ہون آپ کے مباحث مین صاف طور سے ممنوع ہے اور کچھ اس وجہ سے کہ قانون و انتظام کے الٹ دینے کے لئے ہندوستان کے بعض مقامات پر جو کوششین ہو رہی ہین ان کا انجام ناکامی ہے

صاحبو! مین آپ سے کہہ چکا ہون کہ مین آپ کا دوست ہون، مین آپ کے مقاصد سے ہمدردی رکھتا ہون، اور مین ان تمام کوششون سے ہمدردی رکھتا ہون جو ان حالات کی ترقی کے لئے کی جاتی ہین جن مین انسان رہتے ہین، مگر مین آپ کو سمجھا دینا چاہتا ہون

کہ یہ اپکی غلطی ہوگی کہ حکومت و عمال حکومت کی شکایت اس وجہ سے کی جائے کہ آپکی جماعت حکومت کی خدمات مین تناسب سے کم عہدے حاصل کر سکی ہے حکومت سب سے زیادہ اس کی خواہش رکھتی ہے کہ تمام جماعتون سے انصاف کیا جائے اور مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ جہانتک مجھے معلوم ہے اب تک کوئی مسلمان جو ضروری قابلیتین رکھتا ہے مذہب و نسل کی بنا پر باب حکومت سے نہین محروم کیا گیا اب آپ کو اپنے تئین ملامت کرنا چاہیئے کہ حاصل شدہ موقعون سے غافل رہے اور مقابلہ مین اپنا مقام مناسب حاصل کرنے کے لیئے اپنے نوجوانون کو اس قابل بنانا چاہیئے کہ دوسرے امیدوارون سے برابر کے ساتھ ملین میری جو کچھ مراد ہے وہ یہ ہے کہ مخصوص رعایتون کی طلبگاری نہ کیجئے کیونکہ آپ کی سچی ترقی کا یہ کبھی معیار نہین بن سکتین، اپنے آپ پر، تعلیم پر، اپنی سیرت پر اور اپنی قابلیت پر اعتماد کر کے الروئے حق کے وہ مقام اپنے لئے حاصل کر لیجئے جس کی آپ کو تمنا ہے خدا انہین کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنے تئین مدد کرتے ہین،

اعتذار

ہم نے اگرچہ روداد کی ترتیب مین اختصار کو ملحوظ رکھا ہے تاہم اس کی کوشش کی ہے کہ کوئی اہم و ضروری بات لکھنے سے نہ رہجائے نیز جن جن اصحاب نے اجلاس بلگام کے سلسلہ مین مخلصانہ سعی کی ہے ان کا تذکرہ فروگذاشت نہ ہو تاہم بالکل ممکن ہے کہ کسی مخلص کام کرنے والے کے مساعی جمیلہ سے ہم بے خبر رہے ہون یا موزون و مناسب الفاظ مین ہم ان کی خدمات کیے تذکرے نہ کر سکے ہون اسلیئے ہم معافی کے خواستگار ہین چونکہ ہمارا قیام بلگام مین چند روز رہا ہے اسلیئے اس قسم کی فروگذاشت ممکن ہے۔

ہم ذاتی طور پر بلگام کے اُن معزز اصحاب کے بھی شکر گذار ہین جنہون نے اجلاس سے

ہمارے بلگام پہنچنے پر مراسم مہمانداری باحسن وجوہ انجام دئیے. خاتمہ کلام پر خباب آنریبل خان بہادر سیٹھ ابراہیم ہارون جعفر صاحب کا بھی دوبارہ شکریہ ادا کرتے ہین صاحب موصوف نے بلگام سے واپسی پر پونہ مین بحیثیت ایک مہمان کے ہمارا اور ہمارے رفیق سفر مولوی عبدالرزاق صاحب ندوی کا خیر مقدم کیا اور بروقت روانگی یہ فرمایا کہ "مجھے ہمیشہ یاد رکھئے مین اس صوبہ مین آپ کے ندوہ کا ایک ایجنٹ ہون،" ہماری دعا ہے کہ خدا آپ کو اس سے بھی زیادہ توفیق عمل عطا فرمائے اور اخلاص کے ساتھ اسلام کی خدمت کا موقع دے،

اب ہم گیا (بہار) کے آئندہ اجلاس ندوۃ العلمار کا پیام دعوت سناتے ہوئے ناظرین سے رخصت ہوتے ہین والسلام

محمد اکرام اللہ خان ندوی
دار العلوم ندوۃ العلمار
لکھنو

۳۰ ستمبر ۱۹۱۹ء

فہرست اسمائے گرامی اُن علماء کے جو جلاس بلگام میں شریک ہوئے

(۱) مولانا حکیم سید عبد الحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء
(۲) مولانا سید سلیمان صاحب ندوی
(۳) مولوی عبد الرزاق صاحب ندوی
(۴) مولوی عبد الغفور صاحب ندوی
(۵) مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب ندوی
(۶) مولوی حاجی غلام محمد صاحب شملوی
(۷) مولانا شاہ نظام الدین صاحب جھجری
(۸) مولوی قطب الدین احمد صاحب بلگام
(۹) مولوی عبد الغنی صاحب بلگام
(۱۰) مولوی محمد ابراہیم صاحب متقاصی بلگام
(۱۱) مولوی علی محمد صاحب بھیمڑی
(۱۲) مولوی ابو بکر صاحب کرندواڑ
(۱۳) مولوی عبد الحی صاحب رائے باغ
(۱۴) مولوی جلال الدین صاحب رائے باغ
(۱۵) مولوی غلام نبی صاحب چوکوڑی
(۱۶) مولوی محمد یوسف صاحب کتور
(۱۷) مولوی محمود صاحب سجادہ نشین کڑچی
(۱۸) مولوی ظہور علی صاحب الاسی
(۱۹) مولوی قاضی امام الدین صاحب جمکھنڈوی
(۲۰) مولوی نظام الدین صاحب سجادہ نشین کڈچی
(۲۱) مولوی قاضی محمد غوث صاحب کولاپور
(۲۲) مولوی اکبر صاحب ہلیال
(۲۳) مولوی شریف الحسن صاحب بیجاپور
(۲۴) مولوی شاہ ولی اللہ صاحب قادری ساونور
(۲۵) مولوی سید محی الدین صاحب بنگلور
(۲۶) مولوی میر یعقوب صاحب بمبئی
(۲۷) مولوی علاء الدین صاحب بلگام
(۲۸) مولوی مخدوم حسین صاحب قادری
(۲۹) مولوی محمود قوام الدین صاحب اٹچی
(۳۰) مولوی غلام نبی صاحب چکوڑی
(۳۱) مولوی سید زین الدین صاحب شاہ پوری
(۳۲) مولوی محمد بشیر الدین صاحب اٹچی
(۳۳) مولوی محمد یوسف صاحب کڈچی
۳۴ مولوی سعید اللہ صاحب کولاپوری
(۳۵) مولوی عبد الحی صاحب شاہ نور
(۳۶) مولوی محمد ہاشم صاحب
(۳۷) مولوی مخدوم حسین صاحب بدیہالی
(۳۸) مولوی محمد حسین صاحب ہرلی
(۳۹) مولوی محمد صاحب پیش امام مسجد کریم داد خان

فہرست ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما لکھنؤ بابتہ سنہ ۱۹۱۹ء

صوبہ متحدہ آگرہ واودھ۔ جناب مولوی حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلما۔ جناب مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب سہارن پوری۔ جناب مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی صدر الصدور امور مذہبی ریاست حیدرآباد دکن۔ جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب مولوی سید محمد علی حسن خان صاحب بہادر معتمد صیغہ مال ندوۃ العلما لکھنؤ۔ جناب مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری جناب مولوی حمید الدین صاحب بی اے سابق پرنسپل دار العلوم حیدرآباد دکن۔ جناب مولوی محمد حبیب الرحمان خان رئیس شاہجہان پور و منصبدار سرکار عالی حیدرآباد دکن۔ جناب مولوی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری۔ جناب مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شاہجہانپور جناب افتخار الملک مولوی حکیم محمد عبد الرشید صاحب لکھنؤ۔ جناب مولوی ابوبکر محمد شیث صاحب جونپور۔ جناب مولوی حبیب اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈھ۔ جناب خان بہادر شمس العلما مولوی شاہ ابو الخیر صاحب نعیمی غازیپور۔ جناب مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ۔ جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب سیف بنارسی۔

جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب رئیس فیض آباد و متولی جائداد موقوفہ خان بہادر شیخ قادر بخش صاحب مرحوم متعلق ندوۃ العلما۔ جناب مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ و آنریری سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ و چیرمین میونسپل بورڈ لکھنؤ۔ جناب شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ۔
جناب حافظ محمد حلیم صاحب آنریری مجسٹریٹ کانپور۔ جناب مولوی محمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ لکھنؤ۔
جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری۔ جناب منشی اظہر علی صاحب بی اے لکھنؤ و رجسٹرار کوآپریٹیو سوسائٹیز ریاست بھوپال۔ جناب ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب ایم اے ال ال ڈی بیرسٹرایٹ لا و سشن جج اورنگ آباد دکن۔

پنجاب و صوبہ سرحدی جناب مولوی عبد الرحیم صاحب ریواڑی۔ جناب مولوی عبد اللہ صاحب عمادی لاہور

(مقیم حیدرآباد دکن) جناب مولوی قاری عبدالسلام صاحب عباسی پانی پت۔ جناب مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجری۔ جناب شمس العلما مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی۔ جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری۔

جناب خان بہادر پیرزادہ محمد حسین صاحب حصار۔ جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ جناب بابو نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ وسکریٹری معین الندوہ امرتسر۔ جناب مولوی عبداللہ صاحب مہاس ایڈیٹر وکیل امرتسر

دیسی ریاست جناب مولوی حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ ریاست رامپور۔ جناب ملا عبدالباسط صاحب منصف (ریاست حیدرآباد دکن) جناب مولوی حاجی سر رحیم بخش صاحب بہادر کے سی۔ آئی۔ ای پریسیڈنٹ کونسل آف ریجنسی ریاست بہاولپور

جناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر بیرسٹرایٹ لا

بنگال۔ جناب شمس العلما مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ سرکاری ڈھاکہ۔ جناب مولوی حکیم حبیب الرحمٰن خان صاحب ڈھاکہ۔ جناب مولوی ناظر حسن صاحب۔ جناب مولوی محمد اکرم صاحب سکریٹری انجمن علمائے بنگالہ کلکتہ۔

جناب آنریبل خان بہادر نواب چودھری سید نواب علی صاحب کلکتہ۔ جناب آنریبل سیٹھ غلام حسین صاحب عارف کلکتہ

بہار۔ جناب مولانا سید شاہ محمد علی صاحب مونگیر۔ جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواری شریف ضلع پٹنہ جناب مولوی سید محمد قاسم صاحب بہار شریف ضلع پٹنہ۔ جناب مولوی مفتی محمد عبداللطیف صاحب مونگیر۔ جناب شمس العلما حافظ سید محب الحق صاحب رئیس پٹنہ۔ جناب آنریبل مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا سابق جج ہائیکورٹ پٹنہ وکلکتہ وممبر اگزیکٹو کونسل بہار واڑیسہ

مدراس۔ جناب مولانا عبدالسبحان صاحب آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ وسکریٹری معین الندوہ مدراس۔ جناب مولوی حاجی ضیاء الدین محمد صاحب۔ جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی کارومنڈل گولڈفیلڈس کولار۔

دہلی۔ جناب حاذق الملک مولوی حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب بہادر۔ جناب شمس العلما مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد۔ خان صاحب جناب مولوی عبدالاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی۔

بمبئی۔ جناب خانصاحب مولوی عبداللہ احمد صاحب محافظ حجاج۔ جناب مولوی قطب الدین احمد صاحب بلگام (بمبئی) جناب آنریبل سیٹھ ابراہیم ہارون جعفر صاحب پونہ

ممالک متوسط و برار۔ جناب مولوی محمد یٰسین صاحب مدرس مدرسہ حنفیہ رائے پور۔ جناب مولوی سید عبدالرزاق صاحب گورنمنٹ ٹرانسلیٹر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر ناگپور۔ جناب خواجہ لطیف احمد صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول امراوتی (برار)

برہما۔ جناب سیٹھ ... یوسف بھائی میاں صاحب رنگون۔

طلباے قدیم دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنؤ۔ جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی۔ جناب مولوی حکیم رکن الدین صاحب ندوی۔ جناب مولوی اکرام اللہ خانصاحب ندوی۔ جناب مولوی محمد شبلی صاحب ندوی جناب مولوی مسعود علی صاحب ندوی۔

فہرست ممبران دوامی ندوۃ العلما از ۱۹۱۵ء

(۱) جناب خان بہادر مولانا ایچ۔ ایم ملک بدرالدین غلام حسین صاحب مہدی باغ ناگپور

(۲) جناب ایم۔اے احمد بادشاہ صاحب سکنڈ لائن بیچ مدراس

(۳) جناب محمد احمد داوا بھائی صاحب کٹھور ضلع سورت

(۴) جناب سیٹھ داواہاشم سیٹھ صاحب ایسٹ سٹریٹ پونہ

(۵) جناب سلیمان داؤد ابو صاحب۔ سید پورہ سورت

(۶) جناب سلیمان احمد قاضی صاحب کٹھور ضلع سورت

(۷) جناب صالح محمد حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب ۲۴۵ اسلینٹ مدراس

(۸) جناب مولانا عبدالسبحان صاحب آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ و سکریٹری معین الندوہ مدراس

(۹) جناب محمد موسیٰ سیٹھ صاحب ۳۲ گوڈون سٹریٹ مدراس۔

نوٹ: ان سب حضرات نے یکمشت سو سو روپیے چندہ ممبری دوامی کے سال حال میں عنایت فرمائے ہیں جن کا شکریہ بصد خلوص ظاہر ...

فہرست چندہ کنندگان ندوۃ العلماء از یکم ستمبر ۱۹۱۸ء لغایت ۳۰ ستمبر ۱۹۱۹ء

نمبر	نام نامی	رقم	نمبر	نام نامی	رقم
	ردیف الف				
۱	جناب ڈاکٹر امام الدین صاحب ریاڈنٹ		۱۳	جناب ابراہیم حاجی محمد قاضی صاحب کٹھور ضلع سورت	صر
	ڈپو احمد نگر	صر	۱۴	جناب حاجی ابراہیم حاجی احمد صاحب کاروی " "	صر
۲	جناب سیٹھ ابراہیم صاحب بوہیمٹری ضلع تھانہ	صر	۱۵	جناب احمد محمد ڈاڑھی سیٹھ تیلی " "	صر
۳	جناب احمد بھائی بچون بھائی تاجر ٹرنگ		۱۶	جناب احمد سلیمان کھوٹا صاحب " "	صر
	بھاگا تالاب سورت	صر	۱۷	جناب حاجی احمد محمد کاکا صاحب " "	صر
۴	جناب اسمٰعیل محمد ہدایت حافظ جی صاحب		۱۸	جناب احمد سلیمان جی صاحب ڈنکور " "	صر
	متصل گنبد والی مسجد ہری پورہ سورت	صر	۱۹	جناب حاجی ابراہیم حاجی احمد دینار صاحب " "	صر
۵	جناب میاں احمد حاجی عبدالکریم صاحب		۲۰	جناب محمد احمد دادابھائی صاحب " "	ما
	ناٹال والے سگرام پورہ سورت	صر	۲۱	جناب حاجی اسمٰعیل ماموجی بہا صاحب " "	صر
۶	جناب میاں احمد غلام حسین صاحب		۲۲	جناب احمد داؤد جی دادابھائی صاحب " "	صر
	اینٹ والے سگرام پورہ سورت	صر	۲۳	جناب ابراہیم احمد مرزا صاحب چوک بازار سورت	صر
۷	جناب سیٹھ ابراہیم محمد موسیٰ جی صاحب		۲۴	جناب اسمٰعیل قاسم صاحب لنگڑے مرغوان کا نیکرا سورت	صر
	سنہری محل بھڑوچ	صر	۲۵	جناب مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب بی لکھنؤ	صر
۸	جناب احمد محمد ملا صاحب سید پورہ سورت	صر	۲۶	جناب حکیم احمد سعید صاحب سید پورہ سورت	صر
۹	بیگم محترمہ الخانہ حکیم احمد سعید صاحب " "	صر	۲۷	جناب ایم اے احمد بادشاہ صاحب	
۱۰	جناب ابراہیم قاسم بورڈی رانی تالاب "	صر		سکنڈ لائن بیچ مدراس	ما
۱۱	جناب احمد سلیمان سالوجی پٹیل کٹھور ضلع سورت	صر	۲۸	جناب مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس	
۱۲	جناب ابراہیم حاجی احمد صاحب کھوٹا کٹھور "	صر		و آنریری مجسٹریٹ شاہجہانپور	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۲۹	جناب خانصاحب امان خانصاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ اکولہ	صر
۳۰	جناب ابراہیم صاحب مجاور بھنڈی بازار بلگام	صر
۳۱	جناب شیخ آدم صاحب ٹیلر مارکٹ سٹریٹ صدر بازار	صر
۳۲	جناب ابراہیم صاحب بہادر شاہ صاحب اتوار بازار خانہ پور بلگام	صر
۳۳	جناب استو میاں صاحب گمٹ صاحب مارکٹ صدر بازار۔ بلگام	صر
۳۴	جناب اسحق سیٹھ صاحب عثمان سیٹھ صاحب دانا کھڑے بازار۔ بلگام	صر
۳۵	جناب امین صاحب پاچھاپوری بھنڈی بازار بلگام	صر
۳۶	جناب اسمعیل صاحب محمد مشتاق صاحب کاکر محلہ۔ صدر بازار۔ بلگام	صر
۳۷	جناب احمد صاحب فرنیچر مرچنٹ صدر بازار بلگام	صر
۳۸	جناب ابراہیم صاحب محی الدین صاحب شانی اتوار بازار۔ بلگام	صر
۳۹	جناب احمد صاحب جمعدار ٹیلیگراف سب انسپکٹر چاند محلہ بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۴۰	جناب ابراہیم صاحب عبداللہ صاحب بھیہ والے بوگارسیں۔ بلگام	صر
۴۱	جناب ابراہیم خانصاحب خانہ پوری مارکٹ۔ بلگام	صر
۴۲	جناب امام قاسم صاحب دادا میاں صاحب سوداگر بلکا محلہ بلگام	صر
۴۳	جناب آدم صاحب امام صاحب نوارجی نائک پرانا محلہ نندگڑھ ضلع بلگام	صر
۴۴	جناب امام حسین صاحب یعقوب صاحب خانہ پوری نندگڑھ ضلع بلگام	صر
۴۵	جناب احمد صاحب اسحق صاحب نندگڑھ ضلع بلگام	صر
۴۶	جناب اسمعیل صاحب گمٹ صاحب نندگڑھی۔ مارکٹ۔ بلگام	صر
۴۷	جناب آدم صاحب عمر صاحب شنگاپور خانہ پور۔ بلگام	صر
۴۸	جناب ابراہیم حسین صاحب نائک۔ خانہ پور۔ بلگام	صر
۴۹	جناب منشی میر امیر علی صاحب صدر بازار بلگام	صر
۵۰	جناب ایچ۔ آئی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب پاچھاپور۔ ضلع بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۵۱	جناب اسمعیل صاحب مستان صاحب دنٹموری ضلع بلگام	صر
۵۲	جناب احمد صاحب سوداگر انہار والے بارنا	صر
۵۳	جناب امام خان صاحب ابراہیم خان صاحب کنور گوکاک۔ بلگام	صر
۵۴	جناب امام صاحب غیبو صاحب باغبان کنور۔ گوکاگ۔ بلگام	صر
۵۵	جناب اپالال صاحب سید علی صاحب مجاور محلہ بلگام	صر
۵۶	جناب اسد صاحب قتال صاحب مجاور محلہ۔ بلگام	صر
۵۷	جناب اسد صاحب امین صاحب مجاور محلہ بلگام	صر
۵۸	جناب ابراہیم صاحب نعلبند بلگامی۔ یکلن مرڈی بلگام	صر
۵۹	جناب امام صاحب دنٹموری والے یکلن مرڈی۔ بلگام	صر
۶۰	جناب اپالال صاحب امام صاحب ہیرگی اتھنی بلگام	صر
۶۱	جناب سید اسمعیل صاحب سید صاحب انگلی۔ بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۶۲	جناب امین صاحب محمد عثمان صاحب استاد اتھنی بلگام	صر
۶۳	جناب احمد صاحب اپا صاحب تارمیکر مرج بمبئی	صر
۶۴	جناب ابو حامد عبد الرحمٰن صاحب یونس وا گم بہل ہونگل بلگام	صر
۶۵	جناب اسد خانصاحب قادر خانصاحب انعامدار بلگام	صر
۶۶	جناب اسمعیل صاحب نبگالی۔ رائی باغ کولہاپور	صر
۶۷	جناب حاجی اسمعیل صاحب حاجی سلیمان صاحب گنگری بازار بلگام	صر
۶۸	جناب اپالال صاحب سیراج بہائی پٹیل جکوری بلگام	صر
۶۹	جناب اسد خانصاحب کالیخانصاحب حوالدار شنشر	صر
۷۰	جناب آدم شاہ استاد احمد شاہ صاحب ہبلی	صر
۷۱	جناب آرغا نصاحب نشی جباپور	صر
۷۲	جناب میر احمد علیصاحب پولو ماسٹر کولہاپور	صر
۷۳	جناب اپالال صاحب بیل ہونگل بلگام	صر
۷۴	جناب آدم بن فقیر صاحب گدیہ	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۷۵	خباب آدم صاحب بابو بہائی صاحب گوکلاپور	صر
۷۶	خباب سید محمد ابوبکر صاحب انعامدار دبار وار	صر
۷۷	خباب میر احمد علی صاحب پولو ماسٹر اسے ڈی سی ریاست کولہاپور	صر
۷۸	خباب لال احمد صاحب ہلیال سرکار وار	صر
۷۹	خباب خانصاحب محمد اسحاق صاحب لیسائی انعلگی بلگام	صر
۸۰	خباب قاضی ابراہیم صاحب انجال انعامدار دیار وار	صر
۸۱	خباب میر احمد سعید صاحب سوداگر جار میز کمیشن ایجنٹ محلہ بالوجام پوسٹ بکس نمبر ۹ بمبئی	صر
	(ردیف ب)	
۸۲	خباب خان بہادر مولانا ایچ ایم ملک بدر الدین غلام حسین صاحب صدر انجمن معین الاسلام ناگپور	مار
۸۳	خباب شیخ ابڈھا علی محمد عبد الکریم صاحبان امرتسر	صر
۸۴	خباب مولوی شبیر الدین صاحب رئیس اکولہ	صر
۸۵	خباب بنے صاحب سلیمان صاحب بیرو والے سدھ بازار بلگام	صر
۸۶	خباب بابل بھائی سیٹھ ہاشم سیٹھ صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	اتوار بازار بلگام	صر
۸۷	خباب بانگی حیات بادشاہ صاحب بانگی منڈی بلگام	صر
۸۸	خباب بابالال صاحب کارکن خانہ پور بلگام	صر
۸۹	خباب بنے شاہ صاحب محمد شاہ صاحب خانہ پور بلگام	صر
۹۰	خباب کے تربن صاحب جعفر صاحب مدنور علاقہ مدراس	صر
۹۱	خباب بابا صاحب پٹیل لکرے انعامدار دیار وار	صر
۹۲	خباب بابو صاحب ملک صاحب نرات اتھنی بلگام	صر
۹۳	خباب باباللہ شاہ صاحب مقبول شاہ صاحب سرگروہ اتھنی بلگام	صر
۹۴	خباب شیخ بنے صاحب بہاء الدین صاحب ماسٹر اتھنی بلگام	صر
۹۵	خباب آئی جی بہاء الدین صاحب گبگ بلگام	صر
	(ردیف ت)	
۹۶	خباب سید تفضل حسین صاحب مشہدی سنہری محل بھڑوچ	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۹۷	جناب چودہری تاج الدین صاحب ٹنڈہ تالا امرتسر	صر
	ردیف (ج)	
۹۸	جناب جنگلی صاحب فخرالدین صاحب سیدان محلہ خانہ پور ضلع بلگام	صر
۹۹	جناب جنگو میان صاحب انگولے مارکٹ ضلع بلگام	صر
۱۰۰	جناب جلال الدین لالہ میان صاحب بلگامی نندگر مادہ ضلع بلگام	صر
۱۰۱	جناب سید جلال الدین صاحب سوداگر دربار محلہ ضلع بلگام	صر
۱۰۲	جناب جیوراج مل جی بہائی سٹہ صاحب قصاب محلہ بلگام	صر
۱۰۳	جناب جنگو میاں صاحب عبداللہ صاحب ڈہانے والے پھیرباڑی بلگام	صر
۱۰۴	جناب ڈی جلال الدین صاحب گدک بلگام	صر
	ردیف (چ)	
۱۰۵	جناب چاند صاحب محی الدین صاحب جلکا محلہ خانہ پور بلگام	صر
۱۰۶	جناب ڈی چندی صاحب گدگ	صر
۱۰۷	جناب شیخ چاند صاحب پلنگ صاحب فوجدار گوکاگ بلگام	صر
	ردیف (ح)	
۱۰۸	جناب سیٹھ حاجی میان صاحب پٹیل بھیمڑی ضلع تہانہ	عه
۱۰۹	جناب حسین بہائی نورمحمد صاحب تاجر چوب عارفی نوساری بازار سورت	صر
۱۱۰	جناب مولوی حبیب الزمان خان صاحب رئیس شاہجہان پور	صر
۱۱۱	جناب حسین داؤد صاحب جلکا محلہ خانہ پور بلگام	صر
۱۱۲	جناب حسن صاحب یرن صاحب اتوار بازار خانہ پور۔ بلگام	صر
۱۱۳	جناب حسین صاحب کنی والے بہنڈی بازار بلگام	صر
۱۱۴	جناب حسین سیٹھ صاحب عرف حسینی سیٹھ کھڑے بازار بلگام	صر
۱۱۵	جناب حسین صاحب ٹیلر بابو کا کر محلہ بلگام	صر
۱۱۶	جناب حسین صاحب ولد محمد صاحب ٹیلر صدر بازار بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۱۷	جناب حیدر صاحب کاکر محلہ بلگام	صر
۱۱۸	جناب حسین صاحب حسن صاحب جوپٹری دکوار بازار بلگام	صر
۱۱۹	جناب حیدر علی سیٹھ صاحب کھڑو بازار بلگام	صر
۱۲۰	جناب حسین صاحب برہان الدین صاحب مرچ والے بھنڈی بازار بلگام	صر
۱۲۱	جناب حضرت صاحب ہسور والے ہسور بلگام	صر
۱۲۲	جناب حسن صاحب قتال صاحب مجاور محلہ بلگام	صر
۱۲۳	جناب حسین صاحب گبار صاحب کلرک سب رجسٹرار آفس بلگام	صر
۱۲۴	جناب حسن صاحب دادا بھائی صاحب جمعدار ہیڈ ماسٹر اردو سکول ہیو کیری بلگام	صر
۱۲۵	جناب حمید صاحب محمد صاحب لگاری مارکٹ بلگام	صر
۱۲۶	جناب حسین صاحب گھورنہ صاحب عطار مارکٹ بلگام	صر
۱۲۷	جناب حسین صاحب اسد صاحب مجاور محلہ بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۲۸	جناب حسین صاحب دستگیر صاحب اتھنی بلگام	صر
۱۲۹	جناب حضرت صاحب داول صاحب اتننگی اتھنی بلگام	صر
۱۳۰	جناب حسین صاحب سرکل انسپکٹر اتھنی بلگام	صر
۱۳۱	جناب حسن صاحب قاسم صاحب اتننگی اتھنی بلگام	صر
۱۳۲	جناب حسین صاحب محی الدین صاحب خانہ پور بلگام	صر
۱۳۳	جناب حسین صاحب مخدوم صاحب نداف جال گر محلہ بلگام	صر
۱۳۴	جناب حسین خان محی الدین صاحب دیسائی باچھا پور بلگام	صر
۱۳۵	جناب حسین صاحب محمد صاحب گاڈی وال دتھنی بلگام	صر
۱۳۶	جناب حسین بیگ مدار بیگ پنشنر نوجبار ہبلی۔	صر
	ردیف (خ)	
۱۳۶	جناب خان محمد سیٹھ حاجی یعقوب سیٹھ صاحب چرچ سٹریٹ صدر بازار بلگام	صر
۱۳۸	جناب خواجہ میاں صاحب میران صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	چٹنی اتوار بازار گو کاک بلگام	صر
۱۳۹	جناب خان محمد یوسف سیٹھ صاحب صدر بازار بلگام	صر
	ردیف (د)	
۱۴۰	جناب داؤد صاحب چاند صاحب کاکر محلہ صدر بازار بلگام	صر
۱۴۱	جناب دادا سیٹھ صاحب پیر محمد صاحب سیٹھ چرچ سٹریٹ صدر بازار بلگام	صر
۱۴۲	جناب ذہبی سیٹھ ہاشم سیٹھ صاحب امرٹے بازار بلگام	صر
۱۴۳	جناب دادا میان صاحب رستم صاحب گاؤ قصاب پرانا محل نند گڑھ بلگام	صر
۱۴۴	جناب دادا میان صاحب بڑے میان صاحب سوداگر نند گڑھ بلگام	صر
۱۴۵	جناب دادا سیٹھ صاحب مستری آف چھوٹا سیٹھ صاحب صدر بازار بلگام	صر
۱۴۶	جناب سید دستگیر صاحب جمعدار دربار محلہ بلگام	صر
۱۴۷	جناب دادے صاحب فقیر صاحب عطار پاچھاپور بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۴۸	جناب دیوان صاحب محمد صاحب ٹیکسر پھل ہیونگل بلگام	صر
۱۴۹	جناب دادا میان صاحب قاسم صاحب بیڑی والے خانہ پوری نند گڑھ بلگام	صر
۱۵۰	جناب شیخ دادا میان صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ پونہ	صر
۱۵۱	جناب دستگیر صاحب مخدوم صاحب کنٹراکٹر ہاداڑی ہونگل بلگام	صر
۱۵۲	جناب سیٹھ دادا ہاشم صاحب ایسٹ سٹریٹ پونہ	۱ر
	ردیف (ذ)	
۱۵۳	جناب نواب ذوالقدر جنگ صاحب بہادر لکھنو	صر
	ردیف (ر)	
۱۵۴	جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب گھیاری منڈی لکھنو	صر
۱۵۵	جناب اے رنیت صاحب اینڈ کمپنی جیولر کالبا دیوی روڈ پوسٹ نمبر ۲ بمبئی	صر
۱۵۶	جناب سید رضا حسین صاحب وکیل گلبرگہ	صر
۱۵۷	جناب خان صاحب مرزا رحمان بیگ صاحب خطیب و آنریری مجسٹریٹ اکولہ	صر
۱۵۸	جناب راجہ احمد صاحب بابا ماہی فروش کاکر محلہ صدر بازار بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
١٥٩	جناب روشن صاحب جوتا مال فروش کاکر محلہ صدر بازار بلگام	صر
١٦٠	جناب راجہ احمد صاحب راجہ صاحب مارکیر کاکر محلہ صدر بازار بلگام	صر
١٦١	جناب راجہ خان صاحب اسد خان صاحب انوار بازار بلگام	صر
١٦٢	جناب رجب خان صاحب شمس خان صاحب کمپنی والے مارکٹ بلگام	صر
١٦٣	جناب راجہ احمد صاحب اسٹی خنجر محلہ بلگام	صر
١٦٤	جناب رجب علی صاحب منیہار ہلیال ضلع کاروار	صر
	ردیف (ز)	
١٦٥	جناب زین العابدین صاحب محمد عثمان صاحب منڈی والے نن گڑھ بلگام	صر
١٦٦	جناب مرزا زاہد بیگ صاحب مرچنٹ کنٹرے بازار بلگام	صر
١٦٧	جناب سید زین الدین صاحب گدک بلگام	صر
	ردیف (س)	
١٦٨	جناب حافظ ساجد علی صاحب وکیل اورنگ آباد دکن	صر
١٦٩	جناب سلیمان داؤد آتو صاحب سید پورہ سورت	مار
١٧٠	جناب سید محمد صاحب تاجر بھاگا تالاب سورت	صر
١٧١	جناب سلیمان حاجی یوسف سالوجی گھوڑ سورت	صر
١٧٢	جناب سلیمان احمد قاضی صاحب کھولوٹ سورت	مار
١٧٣	جناب مولوی سلیمان صاحب ندوی شبلی منزل اعظم گڈھ	صر
١٧٤	جناب نواب محمد سلام اللہ خان صاحب آئی ۔ ای دیول گھاٹ ضلع بلڈانہ	صر
١٧٥	جناب خان بہادر حافظ محمد سیف اللہ خان صاحب برٹش ایجنٹ کابل پشاور	صر
١٧٦	جناب منشی سردار خان صاحب ابراہیم خان صاحب پنشنر محلہ اونٹ کنوان کھنڈوہ ضلع نماڑ	صر
١٧٧	جناب سلیمان آغا صاحب بلگام	صر
١٧٨	جناب سلطان خان صاحب میاں خان صاحب مارکٹ بلگام	صر
١٧٩	جناب سید حسن صاحب سید محمد صاحب ناری کنڈ نادرے پیر ہاسی بلگام	صر
١٨٠	جناب سید صاحب بڑے صاحب کراؤ کنور گوگاک بلگام	صر
١٨١	جناب سلیمان خان صاحب شیخ صاحب خنجر پوسٹ ساردگی بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۸۲	جناب سراج صاحب حسین صاحب دساکشی اتھنی بلگام	صہ
۱۸۳	جناب سراج صاحب اسماعیل صاحب گاڈی والے اتھنی بلگام	صہ
۱۸۴	جناب سید حسن میاں صاحب گدگ	صہ
	ردیف (ش)	
۱۸۵	جناب مولانا سید شیر علی صاحب کوچہ میر معانی خان حیدر آباد دکن	صہ
۱۸۶	جناب شیخ محمد شیخ احمد صاحب آبکاری نائک محلہ خانہ پور بلگام	صہ
۱۸۷	جناب شیخ حسین شیخ محی الدین صاحب عرف اشفا شاہ پور بلگام	صہ
۱۸۸	جناب شمس الدین شیفن صاحب دداکشی اتھنی بلگام	صہ
۱۸۹	جناب شہاب الدین صاحب مخدوم صاحب سب رجسٹرار کارکن اتھنی ضلع بلگام	صہ
۱۹۰	جناب شمس الدین محمد علی صاحب گدگ	صہ
۱۹۲	جناب شیر خان صاحب انعامدار ہنڈی بازار بلگام	صہ
۱۹۳	جناب حاجی شکور صاحب حاجی ایوب صاحب سیٹھ انوار بازار بلگام	صہ
	ردیف (ص)	
۱۹۴	جناب مولوی صمصام حق عبد علی صاحب مہدی باغ ناگپور	صہ
۱۹۵	جناب صالح محمد حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب نمبر ۲۳۴ اسپلینڈ مدراس	ما ر
۱۹۶	جناب شیخ صادق حسین صاحب بی اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا امرتسر	صہ
	ردیف (ع)	
۱۹۷	جناب سیٹھ عبد الرحمن صاحب فیتے والے کورلا ضلع تھانہ	صہ
۱۹۸	جناب سیٹھ عبد الرزاق صاحب قصبہ بھیونڈی ضلع تھانہ	عہ
۱۹۹	جناب علی میاں حاجی میاں صاحب قصبہ بھیونڈی ضلع تھانہ	صہ
۲۰۰	جناب ملا عبد الرحمن صاحب ولد ملا غوثی صاحب مالیگاؤں	صہ
۲۰۱	جناب منشی عبد الحمید صاحب نائب ناظم انجمن ہدایت الاسلام مالیگاؤں	صہ
۲۰۲	جناب میاں عبد الغنی صاحب براچہ ساہل ملاجی ٹولہ اٹک	صہ

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۰۳	جناب عبدالرحمن جوسف صاحب عرف گوسیٹھ چیپ جیانگ دکان نمبر ۵۰ مین سٹریٹ نمبر	صر
۱۰۴	جناب عبدالکریم صاحب تاجر بسکٹ سوداگر واڑہ سورت	صر
۱۰۵	جناب آدم جی ابن عبدالرحمن صاحب بھاگا تلاؤ سورت	صر
۱۰۶	جناب عبدالصمد احمد صاحب مصری سوداگر واڑہ سورت	صر
۱۰۷	جناب عبداللہ عبدالحی صاحب نال والے سگرام پورہ سورت	صر
۱۰۸	جناب علی بھائی عیسٰے بھائی صاحب وکیل بھڑوچ	صر
۱۰۹	جناب حاجی عبدالقادر موسٰی بھائی صاحب بھاگا تلاب سورت	صر
۱۱۰	جناب حاجی عبدالرحمن صاحب پیر محمد صاحب واحد کلام بھاگا تالاب سورت	صر
۱۱۱	جناب عبداللہ محمد صاحب نبلدی بانس پورہ سورت	صر
۱۱۲	جناب عبداللہ بھائی قاسم صاحب میمن سید پورہ سورت	صر
۱۱۳	جناب عبدالقادر حاجی اسمٰعیل صاحب یاڑ باسبد پورہ سورت	صر
۱۱۴	جناب سیٹھ حاجی عبدالکریم صاحب سوداگر سورت	صر
۱۱۵	جناب عظیم اللہ خان صاحب رئیس ساگر	صر
۱۱۶	جناب سیٹھ عبداللہ احمد صاحب سوداگر جام نگر نور پھلیا ملک کاٹھیاواڑ	صر
۱۱۷	جناب شفاء الملک مولوی حکیم محمد عبدالرشید صاحب لکھنؤ	صر
۱۱۸	جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب سید محمد علی حسن خان صاحب بہادر معتمد مال ندوۃ العلماء لکھنؤ	عه
۱۱۹	جناب محمد عبدالعزیز صاحب سپرنٹنڈنٹ وردہا	صر
۱۲۰	جناب عبدالرؤف قاسم بھائی صاحب رانی تالاب سورت	صر
۱۲۱	جناب عبدالرحمن امیر بھائی صاحب رانی تالاب سورت	صر
۱۲۲	جناب عبدالحق الٰہی بخش صاحب سگرام پورہ سورت	صر
۱۲۳	جناب خان صاحب مولوی عبداللہ احمد صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	رقم	نمبر شمار	نام نامی	رقم
	محافظ حجاج ہیڈ پولیس آفس بمبئی	عہر	١٣٤	جناب عبداللہ صاحب فروٹ والے ککر محلہ صدر بازار بلگام	عہر
١٢٤	جناب مولانا عبدالسبحان صاحب نمبر ۲۳ گوڈاؤن سٹریٹ مدراس	عار	١٣٥	جناب عثمان صاحب بانگی ککر محلہ صدر بازار بلگام	عہر
١٢٥	جناب خطیب محمد عبدالرشید صاحب ۵۰ گوڈاؤن اسٹریٹ مدراس	عہر	١٣٦	جناب حاجی عبدالقادر سیٹھ سلیمان سیٹھ صاحب	
١٢٦	جناب مولوی عبدالقدوس صاحب نمبر ۲ بمبو بازار بنگلور	عہر	١٣٧	سوڈا واٹر مرچنٹ صدر بازار بلگام	عہر
١٢٧	جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب منہاس اڈیٹر وکیل امرتسر	عہر	١٣٨	جناب عمر صاحب مجاور - اتوار بازار بلگام	عہ
١٢٨	جناب خانصاحب مولوی عبدالقادر صاحب وکیل امراؤتی برار	عہر	١٣٩	جناب عبدالرزاق صاحب سلیمان صاحب مجاور محلہ بلگام	عہر
١٢٩	جناب عبداللہ صاحب ابراہیم صاحب جلکا محلہ خانہ پور ضلع بلگام	عہر	١٤٠	جناب عبدالغنی صاحب مالک واڑی مقام شنکسور تعلقہ ہوکری بلگام	عہر
١٣٠	جناب عبدالکریم سیٹھ حاجی مولا سیٹھ صاحب صدر بازار - بلگام	عہر	١٤١	جناب عبدالکریم صاحب ڈونے مارکٹ بلگام	عہر
١٣١	جناب عبدالرحیم صاحب چودھری عرف بابو میاں مارکٹ صدر بازار - بلگام	عہر	١٤٢	جناب عبداللہ سیٹھ صاحب سکی لڈا بلگام	عہر
١٣٢	جناب علاؤالدین سیٹھ صاحب تیل والے توار بازار بلگام	عہر	١٤٣	جناب عبداللہ صاحب کمال صاحب راؤنٹ نبکاپور محلہ بلگام	عہر
١٣٣	جناب عبداللہ صاحب مومن ہنڈی بازار بلگام	عہر	١٤٤	جناب عبدالرحمن صاحب محمد صاحب میان محلہ بلگام	عہر
			١٤٥	جناب خلیفہ اسحاق صاحب مالک محلہ خانہ پور بلگام	عہر
			١٤٦	جناب عبدالرحیم سیٹھ حاجی عثمان سیٹھ صاحب صدر بازار بلگام	عہر

نمبر شمار	نام نامی	رقم	نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۴۷	جناب سید عبدالعزیز صاحب مالی محلہ بلگام	صہ	۱۵۷	جناب عبدالقادر صاحب بڑے میاں صاحب مجاور ہوکری بلگام	صہ
۱۴۸	جناب عبدالقادر صاحب بانگی ایجوکیشنل ڈپٹی انسپکٹر بلگام	صہ	۱۵۸	جناب عمر صاحب محمد علی صاحب بیڑی والے مومن محلہ بلگام	صہ
۱۴۹	جناب سید عبدالقادر عرف قادر میاں صاحب سوداگر دربار محلہ بلگام	صہ	۱۵۹	جناب عبدالغفار صاحب سوداگر انہاوار دہاروار	صہ
۱۵۰	جناب عبدالرحمن صاحب ہاگا واڑی کنور بلگام	صہ	۱۶۰	جناب عبدالمناف صاحب سوداگر انہاوار دہاروار	صہ
۱۵۱	جناب عبدالستار صاحب عبدالرحمن صاحب خانہ پور بلگام	صہ	۱۶۱	جناب عبدالرشید صاحب سوداگر انہاوار دہاروار	صہ
۱۵۲	جناب سیٹھ عبدالکریم صاحب ٹمبر مرچنٹ مالی محلہ بلگام	صہ	۱۶۲	جناب سید عبدالرحمن صاحب سید علی صاحب پیرواڑی بلگام	صہ
۱۵۳	جناب عبدالقادر صاحب حقانی صاحب لنگوٹے والے باچھاپور بلگام	صہ	۱۶۳	جناب بی. ایچ. حاجی عبدالغفور صاحب کھڑے بازار بلگام	صہ
۱۵۴	جناب اے ایس عبداللطیف صاحب سیٹھ صدر بازار بلگام	صہ	۱۶۴	جناب عبدالغفار صاحب کنوری انہاوار دہاروار	صہ
۱۵۵	جناب عالم خانصاحب آپا صاحب دیسائی باچھاپور بلگام	صہ	۱۶۵	جناب اے ایم عبدالرحیم صاحب سوڈا فیکٹری صدر بازار بلگام	صہ
۱۵۶	جناب مرزا عباس بیگ صاحب مرزا محی الدین بیگ صاحب ساگ تعلقہ ہوکیری بلگام	صہ	۱۶۶	جناب عبدالقادر بن عبدالکریم صاحب منہار	صہ
			۱۶۷	جناب عمر علی صاحب قلعی گر ہلیال ضلع کاروار	صہ

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۶۸	جناب علیصاحب اسد صاحب مجاور بلگام	صر
۱۶۹	جناب عباس خان غوث خان صاحب دیسائی انگلا گلی کے بازار بلگام	صر
۱۷۰	جناب عبدالحلیم صاحب خطیب رسالدار محلہ۔ بلگام	صر
۱۷۱	جناب عبدالشکور صاحب معرفت بابو محمد ابراہیم صاحب آرمی کنٹرکٹر صدر بازار بلگام	صر
۱۷۲	جناب عبدالقادر حضرت صاحب کنکنسو ٹی بلگام	صر
۱۷۳	جناب سید علاءالدین صاحب کندوالے مالت دار ضلع بیجاپور	
۱۷۴	جناب عبدالوہاب صاحب ریلوے گارڈ بلگام	صر
۱۷۵	جناب عبدالحمید خان صاحب معرفت سلیمان آغا صاحب خنجر محلہ بلگام	صر
۱۷۶	جناب عبدالرحیم خانصاحب خنجر محلہ بلگام	
۱۷۷	جناب عبدالرحیم صاحب آپا حسین صاحب سیٹھ کوٹھاپور	صر
۱۷۸	جناب سید عبداللہ صاحب ابوبکر صاحب انعامدار کولہاپور۔	صر
۱۷۹	جناب شیخ علی محمد صاحب محمد صاحب وکیل ریاست کوٹھاپور	صر
۱۸۰	جناب سیٹھ عبدالکریم صاحب علی صاحب بیجاپوری اتھنی ضلع بلگام	صر
۱۸۱	جناب علی صاحب میران صاحب مجاور انگلی بلگام	صر
۱۸۲	جناب عثمان صاحب امام صاحب ساتبیروالے اتھنی بلگام	صر
۱۸۳	جناب سیٹھ عبدالکریم صاحب مدار صاحب	
۱۸۴	گھوڑامنڈی والے اتھنی بلگام	صر
۱۸۵	جناب عبدل صاحب امام صاحب بندف اتھنی بلگام	صر
۱۸۶	جناب سید عبدالعلی صاحب بلگام	صر
۱۸۷	جناب عبدالحمید صاحب رجب علیصاحب ہلیال ضلع کاروار	صر
۱۸۸	جناب عبدالرحیم صاحب گدگ	صر
۱۹۰	جناب عبدالغفور صاحب عبداللہ صاحب نہار	
۱۹۱	ہلیال ضلع کاروار	صر
۱۹۲	جناب عبدالرحیم صاحب جنگ میانصاحب بلگام	صر
۱۹۳	جناب مولوی عبدالقیوم صاحب بیجاپور	صر
۱۹۴	جناب سید عبدالرحیم صاحب ولد سید شاہ	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	شاہ صاحب جھٹی گلی بلگام	صہ
۱۹۴	جناب عبدالکریم صاحب عمر صاحب منہار ہلیال ضلع کاروار	صہ
۱۹۵	جناب عثمان صاحب سدی صاحب دلائی چکوری بلگام	صہ
۱۹۶	جناب عبدالکریم صاحب اتیج امین صاحب گدک دہارواڑ	صہ
۱۹۷	جناب سید عبداللہ صاحب انعامدار کولہاپور	صہ
۱۹۸	جناب سید عبدالرحیم صاحب عرف بابا میاں صاحب سیٹھ کولہاپور	صہ
۱۹۹	جناب ملا عبدالرحمٰن صاحب گدگ	صہ
۲۰۰	جناب اتیج عبدالغفار صاحب گدگ	صہ
۲۰۱	جناب عبداللطیف خان صاحب مکرکوک گوکاگ بلگام	صہ
۲۰۲	جناب عبدالستار صاحب آمبور مدراس	صہ
۲۰۳	جناب حافظ سید عبدالکریم صاحب بلہاری مول بازار	صہ
۲۰۴	جناب سید عبدالقادر صاحب جیلانی مونٹ مدراس	صہ
۲۰۵	جناب عبدالرحمٰن صاحب سوداگر انباواڑ	صہ
۲۰۶	جناب عبدالرزاق صاحب سرسی ضلع کاروار	صہ
۲۰۷	جناب عبدالرؤف خان صاحب ہارواڑ	صہ
۲۰۸	جناب عبدالصمد بادشاہ صاحب ناگن پلی تلور	صہ
	ردیف (غ)	
۲۰۹	جناب سیٹھ غلام نبی صاحب فقیہ رئیس بھمڑی ضلع تھانہ	عہ
۲۱۰	جناب غلام حسین داؤدجی داد بھائی صاحب سید پورہ سورت	صہ
۲۱۱	جناب غلام نبی نور محمد صاحب قصاب محلہ عاشور بیگ سورت	صہ
۲۱۲	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ ورجاولی امرتسر	صہ
۲۱۳	جناب غیبو صاحب عمر صاحب جلکا محلہ خانہ پور ضلع بلگام	صہ
۲۱۴	جناب غوری خانصاحب ابراہیم خانصاحب منہار مارکٹ - بلگام	صہ
۲۱۵	جناب غوث صاحب غوثو صاحب ہن گلی	صہ

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	بھاگیواڑی ضلع بلگام	صر
۲۱۶	جناب غوث خان صاحب نہار بھنڈی بازار - بلگام	صر
۲۱۷	جناب غلام مرتضی صاحب منیجر گراس فارم صدر بازار بلگام	صر
	ردیف (ف)	
۲۱۸	جناب فتح محمد صاحب کھلی والے کناٹ کرک کیمپ پونہ	صر
۲۱۹	جناب ڈاکٹر شیخ محمد نعیم خان صاحب چیف میڈیکل افسر ریاست نابھہ	صر
۲۲۰	جناب میاں فضل کریم صاحب فضل الٰہی صاحب سوداگران چار سنز و کمیشن ایجنٹ جدید قاضی محلہ پوسٹ نمبر ۹ بمبئی	صر
۲۲۱	جناب فخر الدین صاحب امام حسین صاحب جلکا محلہ خانہ پور ضلع بلگام	صر
۲۲۲	جناب فخر الدین صاحب شولہ پوری مقام سنکشور تعلقہ ہوکری ضلع بلگام	صر
۲۲۳	جناب فخر الدین صاحب کمال صاحب سیدان محلہ بلگام	صر
۲۲۴	جناب فخر الدین صاحب سوداگر بلیاں کا معا	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۲۲۵	جناب فتح صاحب جمعدار کنور بلگام	صر
	ردیف (ق)	
۲۲۶	جناب قاسم ہاشم صاحب بذریعہ ابراہیم قاسم بورڈی صاحب رانی تالاب	صر
۲۲۷	جناب قادر خان صاحب پنشنر حوالدار بوٹ اینڈ شوز مرچنٹ ہائی سٹریٹ بلگام	صر
۲۲۸	جناب قاسم صاحب گونڈی مارکٹ بلگام	صر
۲۲۹	جناب قتال صاحب حسن صاحب صراف کھڑے بازار بلگام	صر
۲۳۰	جناب قادر صاحب احمد صاحب نند گڑھ بلگام	صر
۲۳۱	جناب قتال احمد صاحب عرف بارڈ تیل والے مارکٹ بلگام	صر
۲۳۲	جناب قتال احمد صاحب جمعہ سری مارکٹ بلگام	صر
۲۳۳	جناب قادر آغا ابن آغا صاحب دربار محلہ بلگام	صر
۲۳۴	جناب قاسم صاحب عبداللہ صاحب ڈبا بنانے والے پیر باڑی بلگام	صر
۳۵	جناب قاضی قطب الدین صاحب کھڑے بازار بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۲۳۷	جناب قتال احمد صاحب معہ کمپنی ہوٹل مارکیٹ بلگام	صر
۲۳۸	جناب قربان حسین صاحب بنیان اتھنی بلگام	صر
۲۳۹	جناب قاسم صاحب حمید صاحب بوکری کولہاپور	صر
۲۴۰	جناب قاضی قطب الدین صاحب محمود بادشاہ میاں صاحب کولاکونڈ بریب کیسر	صر
۲۴۱	جناب قاسم صاحب گول والے بلگام	صر
	ردیف (ک)	
۲۴۲	جناب خان بہادر حاجی کریم بخش صاحب اینڈ سنس سوداگر چار سنبر و کمیشن ایجنٹ محلہ بابو جام پوسٹ بکس نمبر ۹ بمبئی	صر
۲۴۳	جناب میاں کرم الٰہی صاحب خواجہ ... شریف خان شہر پشاور	صر
۲۴۴	جناب سیٹھ حاجی کریم حاجی ہاشم صاحب اکولہ	صر
۲۴۵	جناب کمال صاحب جاموٹی والے خندگرھ خانہ پور بلگام	صر
۲۴۶	جناب کریم لطیف سیٹھ صاحب انوار بازار بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	ردیف (گ)	
۲۴۷	جناب گل خان صاحب نذر خان صاحب جانکا محلہ خانہ پورہ بلگام	صر
۲۴۸	جناب گھوڑے صاحب حضرت صاحب نائک محلہ سیدان بلگام	صر
۲۴۹	جناب گھوڑے صاحب ملک محی الدین صاحب رائی باغ کولہاپور	صر
۲۵۰	جناب گجبار صاحب محی الدین صاحب بوکری بلگام	صر
	ردیف (ل)	
۲۵۱	جناب ڈاکٹر لوار الحق صاحب تھاری باغ ناگپور	صر
۲۵۲	جناب خواجہ لطیف احمد صاحب پروفیسر ہائی سکول امراؤتی برار	صر
	ردیف (م)	
۲۵۳	جناب حکیم محمد حسین صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب مالیگاؤں	صر
۲۵۴	جناب منشی محمد حسین صاحب سب ڈویژنل افسر ملٹری ورکس ڈیپارٹمنٹ کنٹونمنٹ اورنگ آباد دکن	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۲۵۵	جناب محمد مبین خان صاحب معرفت حاجی میان محمد صاحب حسینی سوداگر لنگی بازار قصہ خوانی شہر پشاور	صر
۲۵۶	جناب محترمہ مریم بی بی صاحبہ بیوہ احمد گوگا سید پورہ سورت	صر
۲۵۷	جناب محمد اعظم صاحب معلم راندیر ضلع سورت	عـہ
۲۵۸	جناب محترمہ صاحبزادی حکیم محمد مسعود صاحب سید پورہ سورت	صر
۲۵۹	جناب مولوی اسمعیل صاحب کھوڑا باکھوڑ پور سورت	صر
۲۶۰	جناب محمد ناموجی داود صاحب مہتمم مدرسہ کھوڈپور سورت	صر
۲۶۱	جناب مولوی محمد پٹیل صاحب کھوڈپور سورت	صر
۲۶۲	جناب محمد اسمعیل صاحب تیلی 〃 〃	صر
۲۶۳	جناب حاجی محمد اسمعیل صاحب گھچی 〃 〃	صر
۲۶۴	جناب محمد اسمعیل سلوجی صاحب 〃 〃	صر
۲۶۵	جناب حلجی موسیٰ صاحب دینبار 〃 〃	صر
۲۶۶	جناب محمد اسمعیل صاحب سرگرہ 〃 〃	صر
۲۶۷	جناب محمد یوسف جی بہاگلیان صاحب 〃 〃	صر
۲۶۸	جناب محمد موسیٰ صاحب نبیا 〃 〃	صر
۲۶۹	جناب محمد اسمعیل صاحب جناح 〃 〃	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۲۷۰	جناب حاجی موسیٰ جی حاجی اسمعیل صاحب ملا کھوڈپور ضلع سورت	صر
۲۷۱	جناب محمد حاجی احمد صاحب ملا کھوڈپور ضلع سورت	صر
۲۷۲	جناب محترمہ مریم بی بنت مولوی محمود صاحب سورتی سید پورہ سورت	صر
۲۷۳	جناب محمد بن حاجی احمد بابا سیٹھ صاحب جیونہ عامرتی سید پورہ سورت	صر
۲۷۴	جناب محمد اکبر خان صاحب رئیس شیر گاؤن ضلع بلاسپور	صر
۲۷۵	جناب سیٹھ محمد یوسف بھائی میاں صاحب [illegible] ڈلہوزی اسٹریٹ رنگون	صر
۲۷۶	جناب حکیم شیخ محمد قاسم صاحب بن حکیم شیخ محمد صاحب مرحوم بانی تالاب سورت	صر
۲۷۷	جناب سید منیر صاحب خلف ظہیر الدین صاحب مرحوم کانیگرہ سورت	صر
۲۷۸	جناب حافظ محمد حلیم صاحب آنریری مجسٹریٹ کانپور	صر
۲۷۹	جناب حاذق الملک مولوی حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب دہلی	صر
۲۸۰	جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب رئیس بارا	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	مکندسونگنج ضلع پرتاپگڈھ	صر
۲۸۱	جناب محمد افضل صاحب نرمی والے سونگم واڈہ سورت	صر
۲۸۲	جناب حاجی محمد امین صاحب سوداگر منت چوبی محلہ بابو جامع پوسٹ بکس نمبر ۹ بمبئی	صر
۲۸۳	جناب میاں محمد امین صاحب و محمد صدیق صاحب کمپنی سوداگران چا سنز کمیشن ایجنٹ محلہ بابو جامع پوسٹ بکس نمبر ۹ بمبئی	صر
۲۸۴	جناب حکیم مولوی محمد امین صاحب ندوی معرفت چودھری غلام رسول و دین محمد صاحب سوداگران چا سنز کمیشن ایجنٹ جدید قاضی محلہ پوسٹ بکس نمبر ۹ بمبئی	صر
۲۸۵	جناب محمد موسیٰ سیٹھ صاحب نمبر ۳۲ گوداون اسٹریٹ مدراس	صر
۲۸۶	جناب محمد ابراہیم سیٹھ صاحب ابراہیم منزل نمبر ۱۲-۱ اے سیڈ ہامٹن اسٹریٹ رچمنڈ ٹاؤن	صر
۲۸۷	جناب مولوی محمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ لکھنؤ	صر
۲۸۸	جناب محمد قاسم صاحب منیجر ہوٹل مالی محلہ بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۲۸۹	جناب محمد حسین صاحب حیات صاحب سندیکر مالی محلہ بلگام	صر
۲۹۰	جناب محمد ہاشم صاحب گھیر و چاند صاحب ہائی اسٹریٹ صدر بازار بلگام	صر
۲۹۱	جناب محمد عثمان صاحب عبدالوہاب صاحب ہائی اسٹریٹ صدر بازار بلگام	صر
۲۹۲	جناب گٹ صاحب دادا میاں صاحب سوداگر چابکا محلہ خانہ پور بلگام	صر
۲۹۳	جناب محمد عزت صاحب دادا میاں صاحب چابکا محلہ خانہ پور بلگام	صر
۲۹۴	جناب محمد عثمان صاحب چودھری عرف بابا میاں صاحب مارکٹ صدر بازار بلگام	صر
۲۹۵	جناب محی الدین صاحب عرف خلیفہ مارکٹ صدر بازار بلگام	صر
۲۹۶	جناب شیخ محمد صاحب شیخ نبی صاحب چرچ اسٹریٹ صدر بازار بلگام	صر
۲۹۷	جناب محمد غوری صاحب سوداگر بھنڈی بازار بلگام	صر
۲۹۸	جناب محمد صاحب سراج صاحب مومن باچھا پور بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۲۹۹	جناب سید مخدوم صاحب عرف آپا صاحب دوکاندار کاکر محلہ بلگام	صر
۳۰۰	جناب محمد غوث صاحب ٹین مرچنٹ صدر بازار بلگام	صر
۳۰۱	جناب محی الدین خان صاحب شاہ میر خان صاحب انوار بازار بلگام	صر
۳۰۲	جناب محمد عثمان صاحب حجام محلہ بلگام	صر
۳۰۳	جناب گنگٹ صاحب راجہ صاحب بھاگی واڑی بلگام	صر
۳۰۴	جناب مستان صاحب فوجدار چاندو محلہ بلگام	صر
۳۰۵	جناب محمد حسین صاحب ہوکری مارکٹ بلگام	صر
۳۰۶	جناب محمد ابراہیم صاحب عرف ملک صاحب ڈوسنے مارکٹ بلگام	صر
۳۰۷	جناب محبوب خان صاحب صدر بازار بلگام	صر
۳۰۸	جناب محمد قاسم صاحب محمد عثمان صاحب ترک واڑی چندہ گڈھ محل بلگام	صر
۳۰۹	جناب محمد قاسم صاحب مدنی سائیکل مرچنٹ کھڑے بازار بلگام	صر
۳۱۰	جناب محمد صاحب خانہ پوری کین مرڈی مقیم مارکٹ بلگام	صر
۳۱۱	جناب محمد صاحب کمال صاحب نائک ملا خانہ پور بلگام	صر
۳۱۲	جناب محمد غوث صاحب دادا میاں صاحب نندگڑھی نائک محلہ خانہ پور بلگام	صر
۳۱۳	جناب محی الدین صاحب گونڈے انوار بازار بلگام	صر
۳۱۴	جناب گنگٹ دیوان صاحب بابا صاحب مالی کوٹ نندگڑھ بلگام	صر
۳۱۵	جناب محمد حسین صاحب امام صاحب سرکنی نندگڑھ بلگام	صر
۳۱۶	جناب گنگٹ صاحب نورالدین صاحب جمعدار ہلسے بلگام	صر
۳۱۷	جناب محمود صاحب امام صاحب ہلکرنی سری بلگام	صر
۳۱۸	جناب محی الدین عرف شہاب الدین صاحب عبدالقادر صاحب ملا ہلسے تعلقہ خانہ پور بلگام	صر
۳۱۹	جناب گنگٹ صاحب عثمان صاحب دباروادی نندگڑھ بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۳۳۰	جناب محمد ہاشم صاحب علی صاحب بلگامی نشہ گرڑھ بلگام	صر
۳۳۱	جناب محمد حسین سیٹھ صاحب دعبدالعلی سیٹھ صاحب صدر بازار بلگام	صر
۳۳۲	جناب بابو محمد ابراہیم صاحب ٹھیری کنٹریکٹر میرٹھی صدر بازار بلگام	صر
۳۳۳	جناب محمد غوث صاحب کنٹریکٹر شیخ علی والے دربار گلی بلگام	صر
۳۳۴	جناب محمد قاسم صاحب غوثو میاں صاحب سوداگر محلہ غوری والے کھڑے بازار بلگام	صر
۳۳۵	جناب محمد اسحق صاحب جنجالے والے ہنڈی بازار بلگام	صر
۳۳۶	جناب مہر علی سیٹھ صاحب مجاور محلہ بلگام	صر
۳۳۷	جناب محمد صاحب ملک صاحب ہوکری بلگام	صر
۳۳۸	جناب مخدوم صاحب گھوڑو صاحب خانہ پور بلگام	صر
۳۳۹	جناب محمد صاحب قاضی دربار محلہ بلگام	صر
۳۴۰	جناب محمد ہاشم صاحب عطار مالی محلہ بلگام	صر
۳۴۱	جناب محمد صاحب خطیب انوار بازار بلگام	صر
۳۴۲	جناب محمد صاحب قادر صاحب عطار ہوکری بلگام	صر
۳۴۳	جناب میراں صاحب گجار صاحب عطار ہوکری محلہ بلگام	صر
۳۴۴	جناب میراں صاحب لشکر والے باچھا پور	
۳۴۵	بلگام	صر
۳۴۶	جناب میراں صاحب محمد حسین صاحب مومن باچھا پور بلگام	صر
۳۴۷	جناب محمد یوسف صاحب امام صاحب جلوری والے ہوکری بلگام	صر
۳۴۸	جناب محمد لال صاحب حسین صاحب جمعدار ہوکری بلگام	صر
۳۴۹	جناب محمد صاحب عمر صاحب مجاور پیرواڑی بلگام	صر
۳۵۰	جناب مخدوم صاحب نبی خان نداف کھڑے بازار بلگام	صر
۳۵۱	جناب خواجہ محی الدین صاحب سوداگر نہاوار دھاروار	صر
۳۵۲	جناب محمد غوث صاحب سوداگر گوڑی کھڑے بازار بلگام	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۳۵۳	جناب مخدومہ زوجہ امام صاحب باگھواڑی بلگام	صہ/
۳۵۴	جناب مستان صاحب امام صاحب عنبان اتوار بازار گوسگاگ بلگام	صہ/
۳۵۵	جناب مٹھے صاحب نبی صاحب نائب سندھی کریٹ بلگام	صہ/
۳۵۶	جناب منے صاحب حاجی علی صاحب سندی کرسٹ بلگام	صہ/
۳۵۸	جناب محمد صاحب ٹین والے یکین مرڈی بلگام	صہ/
۳۵۹	جناب محی الدین صاحب ٹھے صاحب پٹیل یکین مرڈی والے مارکٹ	صہ/
۳۶۰	جناب محبوب شاہ صاحب مکاندار یکین مرڈی بلگام	صہ/
۳۶۱	جناب محمد غوث صاحب جمعدار دربار بلگام	صہ/
۳۶۲	جناب محمد قاسم صاحب گجوار صاحب گگی مرچنٹ ھیرکیری بلگام	صہ/
۳۶۳	جناب محمد یوسف صاحب عبد الرحیم صاحب سیٹھ صدر بازار بلگام	صہ/
۳۶۴	جناب سید محمد غوث صاحب سید امین الدین صاحب قاضی کودلگا	صہ/
۳۶۵	جناب محمد یوسف صاحب عبد اللہ صاحب حاللت دار ریاست کولہاپور	صہ/
۳۶۶	جناب محمد علی صاحب بیجاپوری آہنی بلگام	صہ/
۳۶۷	جناب محمد صاحب سیف الدین صاحب درکشی آہنی بلگام	صہ/
۳۶۸	جناب محمد صاحب عبد الرزاق صاحب نہار مرج	صہ/
۳۶۹	جناب محی الدین صاحب ڈدل گوبی کنور ضلع بلگام	صہ/
۳۷۰	جناب محمد یعقوب صاحب ولد حاجی محمد صاحب منہار رام درگ بلگام	صہ/
۳۷۱	جناب محمد ہاشم صاحب حسین صاحب کنگرے بلگام	صہ/
۳۷۲	جناب محمد خان صاحب شیر خان صاحب بلگام	صہ/
۳۷۳	جناب محمد صاحب محی الدین صاحب تنگگاوں بلگام	صہ/
۳۷۴	جناب محمد علی امام صاحب ڈالی بلگام	صہ/
۳۷۵	جناب محی الدین صاحب رنگی والے بلگام	صہ/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۳۷۶	جناب سید محی الدین صاحب دہاروار	صہ/
۳۷۷	جناب حاجی محمد امیر جان احمد صاحب منشی معاملہ دار بیجاپور	صہ/
۳۷۸	جناب محمد قاسم صاحب گہول والے بلگام	صہ/
۳۷۹	جناب میران صاحب سلطان صاحب یکمین مرڈی بلگام	صہ/
۳۸۰	جناب محمود لال صاحب کینوری نہاوا	صہ/
۳۸۱	جناب گگٹ صاحب عطار باچہاپور بلگام	صہ/
۳۸۲	جناب شیخ مقبول احمد صاحب آپاحسین	
۳۸۳	صاحب کوالاپور	صہ/
۳۸۴	جناب محمد مستان صاحب سکریٹری انجمن رلیف اسلامیہ	صہ/
۳۸۵	جناب ٹی محی الدین صاحب گدک	صہ/
۳۸۶	جناب محمد یوسف صاحب معاملہ دار کولہاپور	صہ/
۳۸۷	جناب محمد سلطان صاحب اسسٹنٹ ڈپٹی بلگام	صہ/
۳۸۸	جناب محمد اکبر صاحب بورنگ پٹھ میسور	صہ/
۳۸۹	جناب مولوی مخدوم صاحب ہلیال ضلع کاروار	صہ/

ردیف (ن)

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۳۹۰	جناب مولانا مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ال منتخب حسابات ندوۃ العلما	صہ/
۳۹۱	جناب حاجی نظام الدین صاحب ٹہیکدار آنریری مجسٹریٹ امرتسر	صہ/
۳۹۲	جناب نور محمد صاحب سیٹھ کہڑے بازار بلگام	صہ/
۳۹۳	جناب ننھے صاحب حقانی صاحب لنگوٹی والے باچہاپور بلگام	صہ/
۳۹۴	جناب ننھے صاحب پیٹل پہانے والے مارکیٹ بلگام	صہ/
۳۹۵	جناب نور الدین صاحب محمد صاحب ہیڈ ماسٹر مری پلی کناری اسکول ہوکری بلگام	صہ/
۳۹۶	جناب قاضی نذیر الدین صاحب کہڑے بازار بلگام	صہ/
۳۹۷	جناب نظام صاحب حسین صاحب بیجاپوری اتھنی بلگام	صہ/
۴۰۰	جناب ننھے صاحب میران صاحب مدرس	

نمبر شمار	نام نامی	رقم	نمبر شمار	نام نامی	رقم
	انتہی۔ بلگام	صر	۴۰۷	جناب سید ہاشم سید مخدوم شاہ صاحب مالی محلہ صدر بازار بلگام	صر
۴۰۰	جناب سید نہو صاحب بادشاہ صاحب جاگیردار دانا محلہ بلگام	صر		ردیف (ی)	
	ردیف (و)				
۴۰۱	جناب وزیر محمد صاحب امام مسجد ترابا سیٹھ متصل اسٹیشن سورت	صر	۴۰۸	جناب یعقوب مرزا صاحب سوداگر واڑہ سورت	صر
۴۰۲	جناب ولی احمد صاحب عبدالرحمن صاحب دوکاندار محلہ بلگام	صر	۴۰۹	جناب یوسف جی محمد پٹیل صاحب کٹھور سورت	صر
	ردیف (ہ)		۴۱۰	جناب آنریبل یعقوب حسن سیٹھ صاحب متھیال پٹھ مدراس	صر
۴۰۳	جناب حاجی ہاشم محمد ملک صاحب رانی تالاؤ سورت	صر	۴۱۱	جناب حاجی یعقوب سیٹھ صاحب عرف کاکا سیٹھ صاحب صدر بازار بلگام	صر
۴۰۴	جناب ہاشم احمد سیٹھ صاحب آلوار بازار بلگام	صر	۴۱۲	جناب سید یوسف صاحب سید صاحب جاگیردار متعلقہ انتہی بلگام	صر
۴۰۵	جناب ہاشم علی سیٹھ صاحب ابراہیم سیٹھ صاحب مارکٹ بلگام	صر		۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	
۴۰۶	جناب ہرجی ل جی سیٹھ صاحب قصاب محلہ بلگام	صر		۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	

میزان کل

[illegible]

مبلغ تین ہزار تین سو پینتالیس روپے

دستخط (مولانا) سید عبدالحی ناظم ندوۃ العلما صفی الدولہ حسام الملک نواب سید محمد علی حسن خان معتمد مال

فہرست چندہ تعلیم نمبر (۱) از یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء لغایتہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء

(۱)	پراونشل گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ	سنمہ ۶۵۰۰ صما
(۲)	سرکار عالیہ فرمان روائے ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	سمہ ۲ ۳۲ ماڑخہ
(۳)	از آمدنی جائداد موقوفہ شاہجہان پور	۷۶۴ اماعہ
(۴)	از آمدنی جائداد موقوفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش مرحوم	۲۰۰ ماار
(۵)	از آمدنی جائداد موقوفہ خدا یار خان صاحب مرحوم رئیس بریلی	۱۳۲۰ ماعہ
(۶)	از آمدنی جائداد موقوفہ محمد اسماعیل خانصاحب مرحوم سنبھل ضلع مراد آباد	۱۴ للعہ

دس ہزار پانچسو ترپن روپے چودہ آنے

فہرست چندہ تعلیم نمبر (۲) از یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء لغایتہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء

(بہ ترتیب حروف تہجی)

(ردیف الف)

نمبر شمار	نام نامی	رقم	نمبر شمار	نام نامی	رقم
				پوسٹ نمبر ۹ بمبئی۔	صر
۴۱۴	جناب لالہ ایشر داس کالو رام صاحبان دلال معرفت خان بہادر حاجی کریم بخش صاحب اینڈ سنز محلہ بابو حجام پوسٹ نمبر ۹ بمبئی	عـہ	۴۱۶	جناب سیٹھ امام الدین صاحب معرفت چودھری غلام رسول دین محمد صاحب جاید قاضی محلہ پوسٹ نمبر ۹ بمبئی	عـہ
۴۱۵	جناب ابراہیم داود بہائی صاحب مقدم معرفت خان بہادر حاجی کریم بخش صاحب اینڈ سنز محلہ بابو حجام		۴۱۷	جناب امیر حسن خانصاحب نور پور ضلع بانسہ بلی	للعہ

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۴۱۸	جناب اسد خان صاحب حوالدار کوٹھاپور	عـہ
۴۱۹	جناب امام صاحب مالک صاحب یکن مرڈی بلگام	صر
۴۲۰	جناب امام صاحب میراں صاحب یکن مرڈی بلگام	للعہ
۴۲۱	جناب اصغر خان صاحب	عہ ر
۴۲۲	جناب ابراہیم خان صاحب خانہ پور	صر
۴۲۳	جناب آدم صاحب کوٹھاپور	صر
۴۲۴	جناب امام صاحب نبی صاحب میمن نالے	عار
۴۲۵	جناب احمد شا طفیل صاحب	عار
۴۲۶	جناب امام صاحب	سے ر
۴۲۷	جناب امام صاحب نادر صاحب دلشنور ضلع بلگام	۵ار
۴۲۸	جناب ابراہیم صاحب شیخ امام صاحب یکن مرڈی	صر
۴۲۹	جناب آدم صاحب امام صاحب نواجی نندگڈھ	صر
۴۳۰	جناب امین صاحب چودھری اتھنی	عہ ر
۴۳۱	جناب امام صاحب خانہ پوری	عہ ر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۴۳۲	جناب حاجی محمد اسحٰق سیٹھ صاحب صدر بازار بلگام	ما ر
۴۳۳	جناب امین صاحب ننھو اتھنی	عہ ر
۴۳۴	جناب امام صاحب نعلبند	عہ ر
۴۳۵	جناب اکبر صاحب محمد صاحب جندگرالے	عہ ر
۴۳۶	جناب ابا صاحب کوٹلی والے	عار
۴۳۷	جناب آبا صاحب باساپوری	عار
۴۳۸	جناب امام حسن صاحب گوکاگ	عہ ر
۴۳۹	جناب ابراہیم صاحب	عہ ر
۴۴۰	جناب ابراہیم صاحب بلگام	صر
۴۴۱	جناب امام صاحب حسن صاحب خانہ پور	صر
۴۴۲	ایک ہندو وکیل صاحب	عہ ر
۴۴۳	ایک صاحب	عہ ر
۴۴۴	جناب امام صاحب سنگلے صاحب دونے	صر
۴۴۵	جناب آدم صاحب نقیہ صاحب کٹھ	صر
	ردیف (ب)	
۴۴۶	جناب بابا پٹیل صاحب کردین	عار
۴۴۷	جناب نبی صاحب بادشاہ پوری	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۴۴۸	جناب بادشاہ صاحب آتھنی	عا ر
۴۴۹	جناب بابا لال سسندر میان صاحب	صہ ر
۴۵۰	جناب بابا لال صاحب کوتلی	عہ ر
۴۵۱	جناب بابا صاحب گوکاگ	عہ ر
۴۵۲	جناب نبی صاحب میران صاحب سر آتھنی	عہ ر
	ردیف (ت)	
۴۵۳	جناب چودھری تاج الدین صاحب مالک لنڈا امرتسر	
	ردیف (چ)	
۴۵۴	جناب چند میر معروف صاحب کلاچی	عا ر
۴۵۵	چپراسی مسلم کلب	عہ ر
۴۵۶	چندہ جمع کردہ بابو محمد ابراہیم صاحب آرمی کنٹرکیر سدہ بازار بلگام	صہ ۹ر
۴۵۷	چندہ جمع کردہ از ذیل ابراہیم سیٹھ ابراہیم ہارون جعفر صاحب	للعہ ۹ر
۴۵۸	جناب چندی صاحب ڈہلائی گسلاگ	عہ
۴۵۹	جناب چاند خان صاحب چپراسی مسلم کلب بلگام	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۴۶۰	چندہ متفرق جلسہ بلگام	للعہ ۱۳ ار
	ردیف (ح)	
۴۶۱	جناب حضرت صاحب آتھنی	عا ر
۴۶۲	جناب حسن صاحب ہوکری	عا ر
۴۶۳	جناب حسن صاحب داؤد صاحب عکوری ضلع بلگام	صہ ر
۴۶۴	جناب حیدر بیگ ولی بیگ صاحبان	عا ر
۴۶۵	جناب حسن صاحب حسین صاحب	عا ر
۴۶۶	جناب حسن بیگ صاحب گوکاگ	عہ ر
۴۶۷	جناب حضرت صاحب آتھنی بلگام	عہ ر
۴۶۸	جناب حسن صاحب قاسم صاحب	عہ ر
۴۶۹	جناب حسین خان صاحب ولیانی بادشاہ پور	صہ ر
۴۷۰	جناب حسین صاحب بائکنور	عا ر
	ردیف (خ)	
۴۷۱	جناب خواجہ صاحب دھورا	للعہ
	ردیف (د)	
۴۷۲	جناب دستگیر صاحب	عا ر
۴۷۳	جناب دستگیر صاحب	صہ ر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۴۷۳	جناب دستگیر صاحب بابو صاحب باگنور	عہ/
۴۷۴	جناب داوا پیر محمد صاحب	عہ
۴۷۵	جناب داؤد صاحب بادشاہ پور	عہ/
	ردیف (ر)	
۴۷۶	جناب اے رشید صاحب اینڈ کمپنی جیولر	
۴۷۷	کالیا دیوی روڈ پوسٹ نمبر ۲ بمبئی	عہ
۴۷۸	جناب رسول صاحب اتھنی	عہ/
۴۷۹	جناب رجب خان شمس خانصاحب ڈونی	عہ/
	ردیف (س)	
۴۸۰	جناب نواب محمد سلام اللہ خان صاحب سی۔آئی۔ای دیول گھاٹ ضلع بلڈانہ برار	ے
۴۸۱	جناب محمد سیف الدین صاحب پیش امام مسجد صدر بازار بلگام	عہ/
۴۸۲	جناب سلطان صاحب قادر صاحب	صہ/
۴۸۳	جناب سلطان صاحب قادر صاحب انکل گڑی	صہ/
۴۸۴	جناب سراج صاحب اتھنی	عہ/
۴۸۵	جناب سراج معراج صاحب سلطان صاحب بیکن مرڈی ضلع بلگام	عہ/
۴۸۶	جناب سراج صاحب اتھنی	صہ/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۴۸۷	جناب سردار خان غازی خان صاحبان گوکاگ	عہ/
۴۸۸	جناب سید جمو میاں صاحب منشی	عہ/
۴۸۹	جناب سید مصطفے صاحب رمبل ونٹنگٹن معرفت بابو محمد ابراہیم صاحب سکریٹری مجلس استقبالیہ	معہ/
	ردیف (ش)	
۴۹۰	جناب مولانا سید شبیر علی صاحب کوچہ میر معانی خان حیدرآباد دکن	عہ
۴۹۱	منجانب جناب حکیم شیخ محمد صاحب مرحوم حکیم شیخ محمد قاسم صاحب رانی تالاب سورت	عہ
۴۹۲	جناب شیخ فرید صاحب متولی مسجد دھوبی پیٹھ مدراس	صہ/
۴۹۳	جناب شمشیر دین صاحب گوکاگ	عہ/
۴۹۴	جناب شیخ محمد شیخ نبی صاحب صدر بازار بلگام	غہ
۴۹۵	جناب شیخ حسین صاحب دبڑ	عہ
۴۹۶	جناب شیخ یعقوب صاحب کلارک	صہ/
۴۹۷	جناب شیخ آدم صاحب پنشنر	للعہ/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	ردیف (ع)	
۴۹۸	جناب میاں عبدالغنی صاحب پارچہ ساول ملاحی ٹولہ آنک	عسہ
۴۹۹	جناب عبدالرحمٰن صاحب جوسف عرف کمو سیٹھ جیب جیاک دوکان ۲۷۵ مین سٹریٹ پٹنہ	صر
۵۰۰	جناب عبدالکریم حاجی مولانا سیٹھ صاحب صدر بازار بلگام	مار
۵۰۱	جناب عبدالرحمٰن صاحب کوٹھا پور	عہر
۵۰۲	جناب آدم عبدالکریم صاحب	عسہ
۵۰۳	جناب عبداللہ خان مستقیم خان صاحب	عہ
۵۰۴	جناب عبدالکریم صاحب	صر
۵۰۶	جناب عبداللہ صاحب خانپور	عمار
۵۰۷	جناب عالم خان صاحب باچھاپور ضلع بلگام	صر
۵۰۸	جناب عبدالرؤف صاحب کرکوڑی	صر
۵۰۹	جناب سید عبدالعلی صاحب مدہوڑ	عسہ
۵۱۰	جناب عبدالوہاب صاحب عطار ہبلی	عمار
۵۱۱	جناب قاضی عبدالصمد صاحب بائلہونگل	صر
۵۱۲	جناب قاضی عبدالرزاق صاحب باڑی والے	لعہ
۵۱۳	جناب مولوی عبداللہ صاحب پرشین پروفیسر ٹریننگ کالج دھارواڑ	عمار
۵۱۴	جناب عبدالقدیر صاحب ولد عبدالرشید صاحب ہبلی	مار
۵۱۵	جناب عبدالقادر صاحب	عہر
۵۱۶	جناب عبدالقادر صاحب بادشاہ پور	عمار
۵۱۷	جناب عبدالکریم صاحب آنہی	عمار
۵۱۸	جناب عبدالجبار صاحب سوداگر رانی بنور	عمار
۵۱۹	جناب عبدالمجید خانصاحب سوداگر رانی بنور	صر
۵۲۰	جناب عبدالقادر محمد صاحب جیت گرانی	عہر
۵۲۱	جناب عبدالرزاق خان صاحب گڑھی	عہر
۵۲۲	جناب عثمان صاحب سلطان صاحب چکوڑی بلگام	عمار
۵۲۳	جناب علی خان صاحب خانہ پوری	صر
۵۲۴	جناب عبدالرحمٰن صاحب چکوڑی	عمار
۵۲۵	جناب عبدالقادر صاحب مجاور مودکری ضلع بلگام	عمار
۵۲۶	جناب عبدالغنی صاحب خواص بلگام	صر
۵۲۷	جناب سید عبدالرزاق صاحب مقاصی	[illegible]

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۵۲۸	جناب قاضی عبدالصمد صاحب ساکن ویلور	عه
۵۲۹	جناب علی صاحب اتھنی	صار
	ردیف (غ)	
۵۳۰	جناب چودھری غلام رسول صاحب و دین محمد صاحب جدید قاضی محلہ پوسٹ نمبر ۹ بمبئی	عسہ
۵۳۱	جناب خان بہادر غلام محمود صاحب مہاجر چپاک مدراس	للعہ
۵۳۲	جناب غوث خان محمد خان صاحب	عہر
۵۳۳	جناب غوث خان دوست خان میران خان صاحبان منہار گوکاگ	عکار
۵۳۴	جناب غوث خان مستان خان صاحبان گوکاگ	عکار
۵۳۶	جناب غوری خان ابراہیم خان صاحبان بلگام	عکار
	ردیف (ف)	
۵۳۷	جناب فتح محمد صاحب مچھلی والے کناٹ مارکٹ کیمپ پونہ	صہر
۵۳۸	جناب میاں فضل کریم فضل الٰہی صاحبان	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	سوداگران چارسنز و کمیشن ایجنٹ جدید قاضی محلہ پوسٹ نمبر ۹ بمبئی	صہر
۵۳۹	جناب میاں فضل کریم فضل الٰہی صاحبان سوداگران جدید قاضی محلہ پوسٹ نمبر ۹ بمبئی	سہ
۵۴۰	جناب فیض الحق صاحب	۱۱ر
۵۴۱	جناب فقیر محمد محمد عثمان صاحب صدر بازار بلگام	صہر
	ردیف (ق)	
۵۴۲	جناب قاسم صاحب ملا	عہر
۵۴۳	جناب قاسم صاحب جمعدار باغی والے	عہر
۵۴۴	جناب قاسم صاحب ہوکری	صہر
	ردیف (ک)	
۵۴۶	جناب خان بہادر حاجی کریم بخش صاحب اینڈ سنز سوداگر چارسنز و کمیشن ایجنٹ محلہ بابو جمام پوسٹ بکس نمبر ۹ بمبئی	غہ
۵۴۷	جناب کمو یوسف سیٹھ صاحب چیپ چپاک نمبر ۲۷۵ مین سٹریٹ پونہ	۱۱ر
	ردیف (گ)	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۵۴۸	جناب گوری صاحب سلطان صاحب ڈونے بکن مرڈی ضلع بلگام	صہ/
۵۴۹	جناب گلاب صاحب سوناری ہوکری ضلع بلگام	صہ/
۵۵۰	جناب گھڑی والے بذریعہ امام الدین صاحب	سے/
	ردیف (ل)	
۵۵۱	جناب لوکرڈو صاحب عثمان صاحب دوا رواں	صہ/
	ردیف (م)	
۵۵۲	جناب مولوی معین الدین صاحب قدوائی ندوی جہانگیر آباد ضلع نواب گنج بارہ بنکی	للعہ
۵۵۳	جناب میاں محمد صاحب خواجہ سیٹھی اندر شہر پشاور	لعہ
۵۵۴	جناب محمد مبین خان صاحب معرفت حاجی میاں محمد صاحب چشتی سوداگر لنگی بازار قصہ خوانی شہر پشاور	صہ/
۵۵۵	جناب محمد ابراہیم صاحب شال مرچنٹ دوکان عبدالستار صاحب شال مرچنٹ مین سٹریٹ پونہ	عہ/
۵۵۶	جناب محترمہ مومن بی بی صاحبہ زوجہ محمد حاجی بہابہا سید پورہ سورت	لعہ/
۵۵۷	جناب محمد امین محمد صدیق صاحبان کپوسوداگران چارسنبر و کمیشن ایجنٹ محلہ بابو جام پوسٹ بکس نمبر ۹ بمبئی	صہ/
۵۵۸	جناب مولوی حکیم محمد امین صاحب ندوی جدید قاضی محلہ پوسٹ نمبر ۹ بمبئی	عہ
۵۵۹	جناب محمد علی زین العلی الرضا صاحب تاجر الکبیر سیتارام بلڈنگ بمبئی	۱ر
۵۶۰	جناب میاں محمد شریف صاحب معرفت میسرز ای رشید اینڈ کمپنی جیولر کالبا دیوی پوسٹ نمبر ۲ بمبئی	عہ
۵۶۱	جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب دلال چاے معرفت منسکہ لال للو بھائی سوداگران چار پارسی گلی پوسٹ بمبئی	عہ
۵۶۲	جناب مولوی میر محمد یعقوب خان صاحب گولی محلہ فرحت شفاخانہ پوسٹ نمبر ۳ بمبئی	عہ
۵۶۳	جناب میاں میر احمد سید احمد صاحبان	

نمبر شمار	نام نامی	رقم	نمبر شمار	نام نامی	رقم
	سوداگران محلہ بابو حجام پوسٹ نمبر۹ بمبئی	عہ	۵۷۹	جناب محمد عثمان صاحب چودھری	عہ۵
۵۶۴	جناب میران خان علی خان صاحب منہیار	عہ/	۵۸۰	جناب محبوب صاحب اسلم صاحب آتھنی	صر
۵۶۵	جناب محی الدین صاحب راجہ صاحب		۵۸۱	جناب موٹو صاحب عطار باد شاہ پور	صر
	یکن مرڈی بلگام	عکار	۵۸۲	جناب محمد غوث صاحب	عہ/
۵۶۶	جناب محمد یعقوب صاحب ملا	عہ/	۵۸۳	جناب میران صاحب عطار ہوکیری	عکار
۵۶۷	جناب محمد علی صاحب ہبلی	عہ/	۵۸۴	جناب مٹھے صاحب نبی صاحب	عکار
۵۶۸	جناب ٹکوڑ صاحب قادر صاحب عطار	صر	۵۸۶	جناب محمد صاحب آتھنی	عہ/
۵۶۹	جناب مستان صاحب گوکاگ	عہ/	۵۸۷	جناب محمد صاحب آتھنی	عکار
۵۷۰	جناب محمد غوث صاحب بڑے صاحب پیر		۵۸۹	جناب محبوب شاہ صاحب مکاندار یکن مرڈی ماہی	صر
	زادے ہوکیری	عکار	۵۹۰	جناب محمد حسین قمر الدین صاحب یکن مرڈی	عکار
۵۷۱	جناب محمد عثمان صاحب چند گڑھ	صر	۵۹۱	جناب مولال صاحب کوٹھی والے کنٹر کٹر	صر
۵۷۲	جناب حاجی محمد اکبر منشی گڈگ بلگے	صر	۵۹۲	جناب میاں شاہ مخدوم صاحب ویشنوذ	عکار
۵۷۳	جناب ممو صاحب	صر	۵۹۳	جناب محی الدین صاحب بلگام	عہ/
۵۷۴	جناب محمد صاحب قادر عطار ہوکیری	صر	۵۹۴	جناب محمد صاحب قادر صاحب چندگرالے	عہ/
۵۷۵	جناب محمد غوث صاحب کنٹر کٹر	عہ۵	۵۹۶	جناب محمد حنیف صاحب منہار	عکار
۵۷۶	جناب مخدوم حسینی قادر صاحب شاہ بندر	ے/	۵۹۷	جناب میراں صاحب	عکار
۵۷۷	جناب میران صاحب ولد خنگو صاحب بیجاپور	عہ/	۵۹۸	جناب محمد صاحب محی الدین صاحب سندگاون	عہ
۵۷۸	جناب محمد صاحب ہوکیری	صر	۵۹۹	جناب محمد غوث صاحب نندگڑھ	صر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۶۰۰	جناب لنگ صاحب	عار
۶۰۱	جناب مخدوم حسین صاحب ہیڈ ماسٹر گوکاگ	عہر
۶۰۲	جناب محمد صاحب گوکاگ	عہر
۶۰۳	جناب محمد صاحب چاند صاحب چکوڑی	عار
۶۰۴	جناب محمد صاحب آپا صاحب پرتائی کیمڑوی ضلع بلگام	عار
۶۰۷	جناب محمد یعقوب صاحب انعام دار	عہر
۶۰۸	جناب محمد میاں صاحب سکریٹری مدرسہ ہبلی	صر
۶۰۹	جناب محمد حسن صاحب نداف	عار
۶۱۰	جناب منشی میر علیصاحب بلگام	صر
۶۱۱	جناب مدار صاحب کمشنر صاحب کے بیٹھے نالا	عہر
۶۱۲	جناب محی الدین صاحب خلیفہ صدر بازار بلگام	عسہ
۶۱۳	جناب محی الدین صاحب خانہ پور	عار
۶۱۴	جناب محمد اسمٰعیل بیگ صاحب شکروالا	عہر
۶۱۵	جناب محمد صاحب اتھنی	صر
	ردیف (ن)	
۶۱۶	نامعلوم الاسم	صر
۶۱۷	”	صر
۶۱۸	”	عہر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۶۱۹	نامعلوم الاسم	عار
۶۲۰	”	صر
۶۲۱	”	صر
۶۲۲	”	عہر
۶۲۳	”	عہر
۶۲۴	جناب نظام بیگ صاحب گوکاگ	عار
۶۲۵	نامعلوم الاسم	عہر
۶۲۶	”	ے
۶۲۷	جناب نامدار خان صاحب	ے
	ردیف (و)	
۶۲۸	جناب مولوی شاہ ولی اللہ صاحب	صر
	ردیف (ہ)	
۶۲۹	جناب ہاشم صاحب سورتی	عہر

میزان کل

عسہ

مبلغ تیرہ ہزار تیس روپیے چار آنے

دستخط (مولانا حکیم) سید عبد الحی ناظم ندوۃ العلما

(صفی الدولہ حسام الملک نواب) سید محمد علی حسن

(خان) معتمد مال۔

فہرست چندہ عام اغراض ندوۃ العلما از یکم ستمبر ۱۹۱۸ء لغایۃ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۹ء

(نمبر ۱)

(۱) سرکار عالی والی حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ — ۱۲ آر

(۲) والدہ محترمہ جناب شیر الزمان صاحب موتی مسجد ریاست رامپور — لعہ۵

فہرست چندہ عام اغراض ندوۃ العلما از یکم ستمبر ۱۹۱۸ء لغایۃ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۹ء

(نمبر ۲)

(بہ ترتیب حروف تہجی)

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	ردیف (الف)	
۶۲۰	جناب ابو محمد ابراہیم صاحب آرمی کنٹریکٹر و جنرل سکریٹری مجلس استقبالیہ اجلاس ندوۃ العلما بلگام (برائے سفر خرچ علما)	صما
۶۲۱	جناب امیر میان صاحب قصبہ بہٹری ضلع تہانہ	عہ/
۶۲۲	ایک مسلمان شملہ	عہ/
۶۲۳	جناب اللہ یار خان صاحب پنشنر شملہ	عہ/
۶۲۴	جناب اکبر خانصاحب کابل کمپنی شملہ	عکا/
۶۲۵	جناب الٰہی بخش صاحب بازار جضیہ فرزخان شملہ	۲/
۶۲۶	جناب حافظ انور بخش ابراہیم صاحب شملہ	۸/
۶۲۷	جناب منشی محمد اکرام علی صاحب کلرک دفتر آب و ہوا شملہ	۸/
۶۲۸	جناب اشرف خان صاحب دفتر آب و ہوا شملہ	۴/
۶۲۹	جناب اللہ یار خانصاحب اگزامنر آفس شملہ	۴/
۶۴	جناب میر الطاف حسین صاحب اگزامنر ٹائپ شملہ	۴/
۶۴۱	جناب منشی اکرام اللہ خان صاحب کلرک ریونیو ڈپارٹمنٹ شملہ	عہ/
۶۴۲	بذریعہ جناب اسمٰعیل صاحب گوکا کہٹور سورت	عہ/
۶۴۳	جناب احمد اسمٰعیل صاحب تیلی کہٹور ضلع سورت	عہ/
۶۴۴	جناب حاجی اللہ بخش محمد حسین صاحبان تاجران چرم امرتسر	۵عہ
۶۴۵	جناب میان احمد الدین فضل الٰہی صاحبان تاجران چرم امرتسر	۵عہ

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۶۴۶	جناب مولوی احمد حسن صاحب قدوائی	عہر
۶۴۷	جناب امام صاحب بہاگواڑی مارکٹ بلگام	عار
۶۴۸	جناب امام صاحب امین صاحب ٹیلر گدگ والے کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عار
۶۴۹	جناب اسد صاحب ٹیلر کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عار
۶۵۰	جناب اکبر صاحب کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عار
۶۵۱	جناب اسد بابن بن بندہ علی صاحب کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عار
۶۵۲	جناب استو میان صاحب کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عار
۶۵۳	جناب اسد صاحب فروٹ والے کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عار
۶۵۴	جناب اسحق سیٹھ صاحب عبد الرحمن سیٹھ صاحب صاحب ساجن کھڑے بازار بلگام	عار
۶۵۵	جناب ابراہیم صاحب عبد اللہ صاحب جھجوٹین کی دوکان مارکٹ بلگام	عار
۶۵۶	جناب اسد صاحب محی الدین صاحب جلپتوری مارکٹ بلگام	عار
۶۵۷	جناب امین صاحب محمد قاسم صاحب نشتر	عار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۶۵۸	حوالدار جاگر محلہ بلگام	عار
۶۵۹	جناب امام صاحب حسین صاحب پٹے والے حجام محلہ بلگام	عار
۶۶۰	جناب شیخ جی آپا صاحب عطار مارکٹ بلگام	عار
۶۶۱	جناب احمد صاحب نائک محلہ خانہ پور بلگام	عار
۶۶۲	جناب اسمٰعیل صاحب پنالی مارکٹ بلگام	عار
۶۶۳	جناب اسد خان صاحب تار والے فورٹ روڈ بلگام	عار
۶۶۴	جناب اسد صاحب قتال صاحب قصاب محلہ بلگام	عار
۶۶۵	جناب الٰہی بخش صاحب چودھری باچا پور بلگام	عار
۶۶۸	جناب آدم صاحب بڑے صاحب وہنڈی حجام محلہ بلگام	عار
۶۶۹	جناب محمد اسحاق صاحب قتال صاحب نپالی بیکن مرڈی بلگام	عار
۶۷۰	جناب سید امام الدین صاحب نظام الدین صاحب بلگام	عار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
671	جناب حاجی ایوب سیٹھ صاحب اتوار بازار بلگام	عمار
672	جناب آپا صاحب حسن صاحب قلعدار چاندو محلہ بلگام	عمار
673	جناب اسد صاحب گھودو صاحب مجاور مجاور محلہ بلگام	عمار
674	جناب اسمٰعیل صاحب کوٹھی والے صدبازار بلگام	عمار
675	جناب امام صاحب بیکن مرڈی بلگام	عمار
676	جناب سید ابوبکر عبد الله صاحب العامودی ریاست کوٹھا بید	عمار
677	جناب امین صاحب گھبار صاحب ہبارٹ بلگام	عمار
678	جناب احمد خان صاحب محمد خان صاحب شاہ پور ضلع دھاروار	عمار
679	جناب امام صاحب چکوڑی بلگام	عمار
680	جناب اصغر خان صاحب مدرس چکوڑی ضلع بلگام	عمار
681	جناب ابراہیم خان محمود خان صاحب اردو ٹیچرز ٹریننگ کالج دھاروار	عمار
682	جناب ابراہیم صاحب فخر الدین صاحب رانی بینور دھاروار	عمار
683	جناب امام خان صاحب عبد الله خان صاحب ہیڈ ماسٹر سوندی	عمار
684	جناب بابو احمد صاحب پٹیل گردوشی بلگام	عمار
685	جناب امام صاحب دوکاندار کیپور بلگام	عمار
687	جناب شیخ امام صاحب بلگام	عمار
688	جناب اپا لال صاحب پٹیل ہونگل بلگام	عمار
689	جناب سید امام صاحب سید عبد الله صاحب کاٹی والے مالی محلہ بلگام	عمار
	ردیف (ب)	
690	جناب منشی برکت الله خان صاحب کلرک ریونیو ڈپارٹمنٹ شملہ	۸ر
691	جناب بڑے صاحب حسین صاحب ٹیلر کاکر محلہ صدبازار بلگام	عمار
692	جناب باہن صاحب صالح احمد صاحب تیل والے مارکٹ بلگام	عمار
693	جناب باقر صاحب راجہ صاحب کاکر محلہ بلگام	عمار
694	جناب بابالال صاحب چکوڑی بلگام	عمار
695	جناب بابالال امام صاحب بلگام	عمار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۶۹۶	جناب بڑھن صاحب حسین صاحب رانی بنور و باردار	عا/
۶۹۷	جناب بڑے صاحب ولد امام صاحب گوڑے ہبلی ہونگل	عا/
۶۹۸	جناب بابا صاحب راجہ صاحب پٹیل گرڈ بلگام	عا/
	ردیف (پ)	
۶۹۹	جناب پہلوان خان صاحب اگزامنر آفس شملہ	۴/
۷۰۰	جناب حاجی پیر محمد صدر الدین صاحبان تاجران چرم امرتسر	۵ع
۷۰۱	جناب پیر صاحب مکاندار بلگر فی بلگام	عا/
	ردیف (ت)	
۷۰۲	جناب بابو تاج الدین صاحب کامرس ڈیپارٹمنٹ شملہ	عا/
۷۰۳	جناب بابو کے سی تمیز صاحب اگزامنر آفس موٹو ماسپ شملہ	۱۲/
۷۰۴	جناب مولوی سید تقی الدین صاحب استھانوان ضلع پٹنہ	عـ/
	ردیف (ٹ)	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۷۰۵	جناب ٹیپو صاحب سلطان صاحب قلعدار گوکاک ضلع بلگام	عا/
	ردیف (ج)	
۷۰۶	جناب جلال الدین شاہ صاحب کاپی ہولڈر مونوٹائپ پریس شملہ	۴/
۷۰۷	جناب اے۔ ایم۔ جی۔ جگی ماسٹر کڈچی بلگام	عا/
۷۰۸	جناب جنگو پٹیل صاحب "	عا/
۷۰۹	جناب سید جبار علی ولد مظہر علی صاحب بلگام	عا/
۷۱۰	جناب جمال الدین صاحب داؤن کھیرہ "	عا/
۷۱۱	جناب حاجی محمد جہانگیر صاحب شملہ	عا/
۷۱۲	جناب جلو صاحب بازار سبزی فروشان شملہ	۴/
۷۱۳	جناب جان محمد سیٹھ قادر دنا سیٹھ صاحب ہائی سٹریٹ صدر بازار بلگام	عا/
۷۱۴	جناب جنگلی صاحب عمر صاحب سنگاپور محلہ خانہ پور بلگام	عا/
۷۱۵	جناب جنگو میاں صاحب امام صاحب زنگونی	عا/
۷۱۶	جناب جنگو میاں صاحب عثمان صاحب پیر باڑی بلگام	عا/
۷۱۷	جناب جمال الدین صاحب شرف الدین صاحب متولی خانقاہ شاہ جمال کوبلا پٹنہ	عا/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	ردیف (چ)	
۷۱۸	چندہ عید الفطر معرفت مولوی غلام محمد صاحب شلوی شملہ	[illegible]
۷۱۹	جناب میاں چراغ الدین محمد اسمٰعیل صاحبان تاجران چرم امرتسر	عہ
۷۲۰	جناب چاند صاحب محمد ابراہیم صاحب کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عکار
۷۲۱	چندہ عید الضحیٰ معرفت مولوی غلام محمد صاحب شلوی شملہ	[illegible]
۷۲۲	چندہ عید الضحیٰ معرفت مولوی ضیاء اللہ صاحب شملہ	[illegible]
۷۲۳	چندہ عید الفطر معرفت جناب محمد حسن صاحب ٹھیکیدار مسجد قطب خان شملہ	[illegible]
۷۲۴	چندہ عید الفطر از مسجد سیڑھی حبیب اللہ صاحب معرفت مولوی ضیاء اللہ صاحب شملہ	[illegible]
	ردیف (ح)	
۷۲۵	جناب حبیب اللہ محمد عمر صاحب جہلی والے شملہ	عہ/
۷۲۶	جناب سید حسن شاہ صاحب دفتر آب و ہوا شملہ	۸/
۷۲۷	جناب حیدر علی صاحب " "	۴/
۷۲۸	جناب بابو حفظ الرحمن صاحب کیانی ہولڈر	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	مونوٹائپ پریس شملہ	۲/
۷۲۹	جناب بابو حشمت اللہ صاحب کلرک پبلسٹی ڈپارٹمنٹ شملہ	۸/
۷۳۰	جناب حسین بھائی نور محمد صاحب تاجر چوب عمارتی نوساری بازار سورت	۵/
۷۳۱	جناب حسن صاحب بابن کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عکار
۷۳۲	جناب حسن پٹیل خوٹو پٹیل صاحب قلعی گر محلہ بلگام	عکار
۷۳۳	جناب حسن صاحب حضرت صاحب قلعی گر محلہ بلگام	عکار
۷۳۴	جناب حسین خان صاحب ابراہیم خان صاحب منہار مارکٹ بلگام	عکار
۷۳۵	جناب حسین صاحب شاہپوری سائیکل میکر شاہپور بلگام	عکار
۷۳۶	جناب حسن صاحب محی الدین صاحب ریوڑی گر قلعی گر محلہ بلگام	عکار
۷۳۷	جناب حسین بیگ صاحب توڑی والے کوتوالی محلہ بلگام	عکار
۷۳۸	جناب حسین صاحب عبدالقادر صاحب جلبکا	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	محلہ خانہ پور بلگام	
۷۳۹	جناب حسین صاحب گونڈی اتوار بازار خانہ پور بلگام	عار
۷۴۰	جناب حسین صاحب قوال صاحب دنہوڑی بلگام	عار
۷۴۱	جناب حسین صاحب مخدوم صاحب گوکاگ بلگام	عار
۷۴۲	جناب حنیف صاحب دادا صاحب برکتری گوکاگ بلگام	عار
۷۴۳	جناب حسن صاحب ریلوے گارڈ مجاور محلہ بلگام	عار
۷۴۴	جناب حبیب خان صاحب محی الدین خان صاحب سلاح دار مرگوڈ بلگام	عار
۷۴۵	جناب حسن صاحب چاند صاحب ملا بلگام	عار
۷۴۶	جناب حسن صاحب سگنلر بلگام	عار
۷۴۷	جناب حسین صاحب امام صاحب لنبر بلگام	عار
۷۴۸	جناب حضرت خان حسین خان صاحب شاہ پور بلگام	عار
۷۴۹	جناب حسین شاہ محی الدین شاہ صاحب دنہوری بلگام	عار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۷۵۰	جناب حسن صاحب چکوری بلگام	عار
۷۵۱	جناب حسن صاحب حمید صاحب عطار باچھاپور بلگام	عار
۷۵۲	جناب حسن بیگ بابا صاحب گوکاگ	عار
۷۵۳	جناب حسین صاحب عثمان صاحب نی بو دہار واڑ	عار
۷۵۴	جناب حسن صاحب حسین صاحب باغبان وڈی بلگام	عار
۷۵۵	جناب حسین خان صاحب دیسائی دہار واڑ	عار
۷۵۶	جناب حسین صاحب قادر صاحب گودی	عار
۷۵۷	جناب حسن صاحب ننھے صاحب پہلوان مالی محلہ بلگام	عار
۷۵۸	جناب حسین خان صاحب میران خان صاحب کھڑے بازار بلگام	عار
۷۵۹	جناب حبیب خان محی الدین خان صاحب سلاح دار مرگوڑ بلگام	عار
۷۶۰	جناب حسن صاحب شمشیر صاحب گوکاگ بلگام	عار
۷۶۱	جناب حمید صاحب بخشی صاحب کاکر محلہ بلگام	عار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	ردیف (خ)	
۷۶۲	جناب محترمہ خدیجہ بی بی صاحبہ بیوہ محمد داؤد جی ماسا سید پورہ سورت	۵ع
۷۶۳	جناب خواجہ صاحب امام صاحب نعلبند مرزح والے گوکاک بلگام	عا/
۷۶۴	جناب خواجہ میاں صاحب بلگام	عا/
۷۶۵	جناب خوان میر صاحب وادے صاحب بابو کڈچی	عا/
۷۶۶	جناب خواجہ میاں صاحب گدگ	عا/
۷۶۷	جناب سید محمد خلیل الدین صاحب گیلانی ضلع پٹنہ	عہ/
	ردیف (د)	
۷۶۸	جناب سید دلدار حسین صاحب صیغہ دار تحصیل گلبرگہ (منجملہ ایک روپیہ حالی کے)	۱:۴/
۷۶۹	جناب دستگیر صاحب سلیمان صاحب کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عا/
۷۷۰	جناب شیخ داؤد صاحب ٹیلر کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عا/
۷۷۱	جناب دادا میاں صاحب گورے صاحب سوس گھٹی نار گڑھ بلگام	عا/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۷۷۲	جناب دستگیر صاحب حسن صاحب مارکٹ بلگام	عا/
۷۷۳	دوکان شاہ پور بلگام	عا/
۷۷۴	جناب داؤد صاحب سلیمان صاحب کاکر محلہ بلگام	عا/
۷۷۵	جناب دستگیر صاحب علی صاحب کاکر محلہ بلگام	عا/
۷۷۶	جناب وادے صاحب قادر صاحب کڈچی	عا/
۷۷۷	جناب داؤد صاحب قاسم صاحب ماسٹر نائک محلہ خانہ پور بلگام	عا/
۷۷۸	جناب دستگیر صاحب ولد قتال صاحب کونڈیا بلگام	عا/
	ردیف (ر)	
۷۷۹	جناب حاجی رمضان حاجی عبدالرؤف	
۷۸۰	صاحب مالی گاؤن	عہ/
۷۸۱	جناب چودہری شیخ رحمت اللہ خان صاحب بازار بیضہ فروشان شملہ	۵/
۷۸۲	جناب حافظ رحمت اللہ صاحب بازار بیضہ فروشان شملہ	۲/
۷۸۳	جناب سید رضا حسین صاحب وکیل گلبرگہ	عہ
۷۸۴	جناب حبیب حسن صاحب صدر بازار بلگام	عا/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۷۸۵	جناب راجہ صاحب غیبو صاحب نعلبند مالی محلہ بلگام	عار
۷۸۶	جناب راجہ صاحب ... صاحب کرجگی تعلقہ گوکاگ بلگام	عار
۷۸۸	جناب رسول صاحب ولد خان صاحب بیلی ہونگل	عار
۷۸۹	جناب راجے صاحب بلگام	عار
۷۹۰	جناب راجہ احمد صاحب چار وائے کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عار
۷۹۱	جناب راجہ صاحب منور حسین صاحب کاکر محلہ بلگام	عار
۷۹۲	جناب راجہ احمد صاحب حسین صاحب کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عار
۷۹۳	جناب راجہ صاحب قادر صاحب نند گادن بلگام	عار
	ردیف (ز)	
۷۹۴	جناب زین اللہ صاحب علی صاحب کرڈلی انوار بازار بلگام	عار
۷۹۵	جناب زین اللہ صاحب میان صاحب پیرزادے تعلقہ گوکاگ... بلگام	عار
	ردیف (س)	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۷۹۶	جناب سیٹھ سلیمان تار صاحب سوداگر بلاپور	عہ/
۷۹۷	جناب محترمہ مسماۃ بی بی سلامتہ النساء صاحبہ مظفرپور	عہ/
۷۹۸	جناب مولوی سخاوت حسین صاحب	عہ/
۷۹۹	جناب سیف الدین صاحب محمد حسین صاحب مدرس اول باچھاپور ضلع بلگام	عار
۸۰۰	جناب سلطان صاحب جاند صاحب تماکو والے گوکاگ ضلع بلگام	عار
۸۰۱	جناب سلطان صاحب قادر صاحب وڈی ضلع بلگام	عار
۸۰۲	جناب سید سلیمان صاحب باگی ضلع بلگام	عار
۸۰۳	جناب سلطان صاحب بڑے صاحب بیپل ڈی یکلن مرڈی والے مارکٹ بلگام	عار
۸۰۴	جناب سید حسین صاحب بلگام	عار
۸۰۵	جناب سید صاحب ولد سید حسین صاحب دفعدار بلگام	عار
۸۰۶	جناب سید حسین صاحب ابن حاجی سید علی صاحب مہلی دہارواڑ	عار
۸۰۷	جناب مدار صاحب ولد حاجی سید علی صاحب دہارواڑ	عار
۸۰۸	جناب بابا سراج صاحب بیل گرونیس بلگام	عار
۸۰۹	جناب سلطان محمود صاحب ناگن پلی ویلور	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۸۱۰	جناب سید علی صاحب انسپکٹر پولیس تھانہ نواشہرہ ضلع پشاور	عـہ
۸۱۱	جناب سید حسین صاحب صدر الدین صاحب مقاصی مالی محلہ بلگام	عمار
۸۱۲	جناب سیتارام پرس رام صاحب گھوڑ محلہ بلگام	[illegible]
	ردیف (ش)	
۸۱۳	جناب بابو شہاب الدین صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ	عمر
۸۱۴	جناب منشی شمس الحق صاحب دفتر ... شملہ	[illegible]
۸۱۵	جناب منشی شمس الدین صاحب کلرک پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ شملہ	عمر
۸۱۶	جناب سیٹھ شرف الدین صاحب سوداگر بلاسپور	عمر
۸۱۷	جناب میاں شمس الدین میر بخش صاحبان کمپنی تاجران چرم امرتسر	ھـ
۸۱۸	جناب شمس الدین صاحب رنگریز ہنڈی بازار بلگام	عمار
۸۱۹	جناب شہاب الدین صاحب پیر صاحب ہچمنی مارکٹ بلگام	عمار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۸۲۰	جناب شمس الدین صاحب دادا صاحب بھاگے واڑی بلگام	عمار
	ردیف (ص)	
۸۲۱	جناب محترمہ مساۃ بی بی صغریٰ صاحبہ ضلع مظفر پور	عہ
۸۲۲	جناب صدر الدین صاحب منصور علی صاحب قصاب محلہ بلگام	عمار
۸۲۳	معرفت صاحبزادگان ترابا سیٹھ سید پورہ سورت	لعہ
۸۲۴	جناب صدر الدین صاحب فخر الدین صاحب مالی محلہ بلگام	عمار
۸۲۵	جناب صدر الدین صاحب مقاصی انگول بلگام	عمار
	ردیف (ظ)	
۸۲۶	جناب ظہور خان رحمن خان صاحب صدر بازار بلگام	عمار
	ردیف (ع)	
۸۲۷	جناب عبد القادر صاحب منجانب گاؤ قصابان احمد نگر علاقہ بمبئی	صہ
۸۲۸	جناب علی میاں صاحب خطیب بھیونڈی ضلع تھانہ	عمار
۸۲۹	جناب عبد الرحمن قاسم حاجی صاحب مالی گاؤں	عہ
۸۳۰	جناب مولوی عبد المجید صاحب ناظم مدرسہ بیت العلوم	عہ

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۸۳۱	جناب سیٹھ عبدالکریم حاجی ولی محمد صاحب مالی گاؤن	عا/
۸۳۲	جناب منشی عبدالرؤف صاحب کمپازیٹر مونوٹائپ پریس شملہ	۲/
۸۳۳	جناب شیخ عبدالغنی صاحب بوٹ مرچنٹ شملہ	عہ/
۸۳۴	جناب خواجہ حاجی عبدالصمد صاحب اپر بازار شملہ	عہ/
۸۳۵	جناب خواجہ عبدالقدوس صاحب اپر بازار شملہ	عہ/
۸۳۶	جناب شیخ علی محمد صاحب جام فروش شملہ	عہ/
۸۳۷	جناب عبدالمجید صاحب میٹ مارکٹ شملہ	عہ/
۸۳۸	جناب چودھری عیدو ابراہیم صاحب بازار بفیہ فروشان شملہ	۸/
۸۳۹	جناب علی بخش کریم بخش صاحب بازار بفیہ فروشان شملہ	۴/
۸۴۰	جناب عبداللہ صاحب مچھلی والے بازار بفیہ فروشان شملہ	۲/
۸۴۱	جناب بابو علی محمد صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ	۸/
۸۴۲	جناب منشی عبدالعزیز صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ	ہے/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۸۴۳	جناب عبدالحفیظ صاحب اگزامنر آفس شملہ	۴/
۸۴۴	جناب عبداللہ خاں صاحب اگزامنر آفس شملہ	۴/
۸۴۵	جناب منشی عبدالغفار صاحب اگزامنر مانو ٹائپ پریس شملہ	عہ/
۸۴۶	جناب بابو عبدالغنی صاحب کلرک ریونیو ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہ/
۸۴۷	جناب عبدالجبار خان صاحب رئیس امریا ڈاکخانہ کانیواڑہ ضلع سیونی	عکا/
۸۴۸	جناب سیٹھ عثمان صاحب سوداگر بلاسپور	عکا
۸۴۹	جناب سیٹھ عبداللہ صاحب سوداگر ″	عکا/
۸۵۰	جناب سیٹھ عبدالغنی صاحب ″ ″	عہ/
۸۵۱	جناب عبدالرحیم صاحب عرف فرید میاں ترورا ضلع ہنڈارہ	عا
۸۵۲	جناب سیٹھ علی محمد حاجی صاحب سوداگر بلاسپور	عہ
۸۵۳	جناب منشی عبدالرحیم بابو نظام الدین صاحبان امرتسر	للعہ
۸۵۴	جناب شیخ علی بخش عنایت اللہ صاحبان تاجران چرم امرتسر	صہ/
۸۵۵	جناب سیٹھ محمد عبدالرزاق صاحب وسنہ ضلع پٹنہ	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۸۵۶	جناب مولوی قاضی محمد عبد العزیز صاحب رئیس وہنیاڑہ ضلع آرہ	عہر
۸۵۷	جناب عبد الغفار صاحب ٹیلر کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عکار
۸۵۸	جناب عبد اللہ صاحب ترکاری والے صدر بازار بلگام	عکار
۸۵۹	جناب عبد الرحمن صاحب پتے والے صدر بازار بلگام	عکار
۸۶۰	جناب عثمان صاحب ٹیلر ماہی فروش صدر بازار بلگام	عکار
۸۶۱	جناب علی صاحب عطار صدر بازار بلگام	عکار
۸۶۲	جناب علی صاحب نبالی مارکٹ بلگام	عکار
۸۶۳	جناب سید عبد الرحمن صاحب ریلوے پولیس خانہ پور بلگام	عکار
۸۶۴	جناب عمر صاحب مگٹ ملا ناٹک محلہ خانہ پور بلگام	عکار
۸۶۵	جناب عبد اللہ صاحب آدم صاحب ناگک سنگاپور محلہ خانہ پور بلگام	عکار
۸۶۶	جناب عمر صاحب بڑے صاحب گاؤ قصاب نندگرڈھ بلگام	عکار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۸۶۷	جناب عبد اللہ صاحب عبد الستار صاحب بلگامی نندگرڈھ بلگام	عکار
۸۶۸	جناب عبد الغفار صاحب گھورنہ صاحب نندگرڈھ بلگام	عکار
۸۶۹	جناب عبد الکریم صاحب اسمٰعیل صاحب نندگرڈھی مارکٹ بلگام	عکار
۸۷۰	جناب عبد القادر صاحب گڑ والے اتوار بازار بلگام	عکار
۸۷۱	جناب عبد الرحمن صاحب ابراہیم صاحب سوداگر مارکٹ بلگام	عکار
۸۷۲	جناب عبد الحلیم صاحب ملا احرلی بالٹی والے گنپت گلی بلگام	عکار
۸۷۳	جناب عبد الغنی صاحب محمد قاسم صاحب کلاتھ مرچنٹ کپڑے بازار بلگام	عکار
۸۷۴	جناب عبد الرحمن صاحب علاء الدین صاحب مارکٹ بلگام	عکار
۸۷۵	جناب عبد الکریم صاحب انا واڑی خانہ پور بلگام	عکار
۸۷۶	جناب عبد الرزاق صاحب امام صاحب مالی محلہ بلگام	عکار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۸۷۷	جناب عبدالقادر صاحب امام صاحب نعلبند مالی محلہ بلگام	عمر/
۸۷۸	جناب سید عبدالرحیم عثمان صاحب انوار بازار بلگام	عمر/
۸۷۹	جناب عبداللہ صاحب سلطان صاحب ٹائٹ گر شاہ پور ضلع بلگام	عمر/
۸۸۰	جناب عبداللہ صاحب رسول صاحب مجاور باچھاپور ضلع بلگام	عمر/
۸۸۱	جناب عبدالقادر صاحب محمد صاحب عطار مستری سندھی کریٹ ضلع بلگام	عمر/
۸۸۲	جناب علی خانصاحب جبار حسن خانصاحب کنور گیکاگ بلگام	عمر/
۸۸۳	جناب عبدالرسول عبدالرحمٰن صاحب مجاور مجاور محلہ بلگام	عمر/
۸۸۴	جناب عبدالصمد صاحب اسد صاحب مجاور مجاور محلہ بلگام	عمر/
۸۸۵	جناب عثمان صاحب قاسم صاحب مجاور مجاور محلہ بلگام	عمر/
۸۸۶	جناب عبدالکریم صاحب شمس الدین صاحب مجاور محلہ بلگام	عمر/
۸۸۷	جناب عبدالرحمٰن صاحب عرف بارد مجاور محلہ بالگام	عمر/
۸۸۸	جناب عبدالمجید صاحب معرفت بابو ابراہیم صاحب آرمی کنٹرکٹر صدر بازار بلگام	عمر/
۸۸۹	جناب محمد عبداللہ صاحب خان صاحب	عمر/
۸۹۰	محبت خان صاحب ریاست کولھاپور	عمر/
۸۹۱	جناب عبدالکریم خان صاحب محمد عمر خانصاحب پٹھان رام ورگ بلگام	عمر/
۸۹۲	جناب عبدالرحمٰن صاحب ڈونے بلگام	عمر/
۸۹۳	جناب عبدالرحمٰن صاحب عبداللہ صاحب انعامدار رانی پور ضلع دھاروار	عمر/
۸۹۴	جناب عبدالوہاب صاحب عطار ہبلی ضلع دھاروار	عمر/
۸۹۵	جناب عبداللہ صاحب بلگام	عمر/
۸۹۶	جناب عبدالرحمٰن صاحب کاکر محلہ بلگام	عمر/
۸۹۷	جناب عبدالرحمٰن صاحب کاکر محلہ بلگام	عمر/
۸۹۸	جناب عثمان صاحب بابن کاکر محلہ بلگام	عمر/
۸۹۹	جناب عثمان صاحب امام صاحب مجاور پیر باڑی بلگام	عمر/
۹۰۰	جناب منشی عبدالرحمٰن صاحب محمد غوث صاحب گوکاک بلگام	عمر/
۹۰۱	جناب عبدالرحمٰن ولد آپا صاحب صیقلگر مرج	عمر/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۹۰۲	جناب عبدالعظیم صاحب جمال صاحب رانی بنور دہارواڑ	عار
۹۰۳	جناب عبدالرحمن صاحب ولد سید صاحب دہارواڑ	عار
۹۰۴	جناب عبدالعزیز صاحب ولد علی صاحب دہارواڑ	عار
۹۰۵	جناب عبدالحمید ولد فقیر محمد صاحب گرگاگ بلگام	عار
۹۰۶	جناب عبدل انصاری محمد صاحب دہارواڑ	عار
۹۰۷	جناب عبدالمجید خان بہادر خان رانی بنور دہارواڑ	عار
۹۰۸	جناب قاضی عبدالصمد صاحب بلی بنور ضلع ہو	عار
۹۰۹	جناب منشی عبدالرحمن صاحب محمد عثمان صاحب ہبلی دہارواڑ	عار
۹۱۰	جناب عبدالقادر ولد یونس صاحب ملا ہبلی دہارواڑ	عار
۹۱۱	جناب عبدالغفار محمد سراج صاحب ہبلی ہنگل	
۹۱۲	جناب عبدالرزاق ولد محمد صاحب پٹیل گرونش بلگام	عار
۹۱۳	جناب عبدالقادر بابا صاحب پٹیل گرونش بلگام	عار
۹۱۴	جناب قاضی سید عمر صاحب بلی بنور ضلع ہو	عار
۹۱۵	جناب عبدالرزاق حسین صاحب نیرخواست کنور بلگام	عار
۹۱۶	جناب عبداللطیف صاحب کنور بلگام	عار
۹۱۷	جناب عبدالرحمن عثمان صاحب نہار چکوری بلگام	عار
۹۱۸	جناب عبدالقادر صاحب خطیب بلگام	عار
۹۱۹	جناب عبدالواحد صاحب سوداگر بلگام	عار
۹۲۰	جناب عبدالقادر محمد صاحب ملاچند گڑھ	عار
۹۲۱	جناب عبدالحمید عبدالکریم صاحبان سوداگر دہارواڑ لیمن بازار	عار
۹۲۲	جناب عبدالغفور صاحب ہبلی	عار
۹۲۳	جناب عبدالرحمن صاحب گدگ	عار
۹۲۴	جناب سید عطاء اللہ صاحب جیلانی مونٹ مدراس	عار
۹۲۵	جناب عبدالقادر خان صاحب دہارواڑ	عار
۹۲۶	جناب عبدالکریم خان صاحب دہارواڑ	عار
۹۲۷	جناب عبدالرحمن صاحب کولہاپور	عار
۹۲۸	جناب عبدالرحمن صاحب ابراہیم صاحب شیخ علی والے دہربار بلگام	عار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۹۲۹	جناب عبدالقادر صاحب گاؤ قصاب کنور بلگام	عمار
	ردیف (غ)	
۹۳۰	جناب لالہ غلام محمد خان صاحب شملہ	عمار
۹۳۱	جناب خواجہ غلام محمد صاحب امرتسر	عہ
۹۳۲	جناب غلام قادر صاحب اگزامنر آفس شملہ	عمر
۹۳۳	جناب منشی غلام محمد صاحب کلرک دفتر کنسلٹنگ انجنیئر شملہ	۴/ر
۹۳۴	جناب غ... صاحب کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عمار
۹۳۵	جناب غوث خان صاحب تاڑی والے اتوار بازار بلگام	عمار
۹۳۶	جناب غوث خان صاحب پیران خان صاحب منہار گوکاگ بلگام	عمار
۹۳۷	جناب غوث خان صاحب ستان خان صاحب روئی گوکاگ بلگام	عمار
۹۳۸	جناب غوث صاحب اسد صاحب نجاور - مجاور محلہ بلگام	عمار
۹۳۹	جناب غوث خان محمد خان صاحب بلگام	عمار
۹۴۰	جناب غوث محمد خان صاحب حسین خان صاحب دلیسائی باچھا پور بلگام	عمار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۹۴۱	جناب غلام رسول صاحب بن سعدی سوداگر صاحب دہارواڑ	عمار
۹۴۲	جناب غلام حسین حسن بھائی صاحب تلکو بار دوار	عمار
۹۴۳	جناب غوث خان غلام حسین خان صاحب بلند بازار	عمار
۹۴۴	جناب غلام جیلانی صاحب خطیب دہارواڑ	عمار
۹۴۵	جناب غلام نبی صاحب ہیگیری	عمار
۹۴۶	جناب حاجی غلام حسین خدا بخش نور محمد صاحبان تاجران چرم امرتسر	۵عہ
۹۴۷	جناب سید غوث محی الدین صاحب پیرزادہ بلگام	عمار
۹۴۸	جناب غوث آغا اسد آغا صاحب پوسٹمین بلگام	عمار
	ردیف (ف)	
۹۴۹	جناب شیخ ڈبلو فتح محمد صاحب بازار ریفیہ فروشان شملہ	۲/ر
۹۵۰	جناب فرید صاحب قاسم صاحب آبکاری پولیس خانہ پور بلگام	عمار
۹۵۱	جناب شیخ فخر الدین صاحب ٹیلر خانہ پور بلگام	عمار
۹۵۲	جناب فخر الدین صاحب شال مرچنٹ صدر بازار بلگام	عمار
۹۵۳	جناب فخر الدین صاحب برہان صاحب گوکاگ بلگام	عمار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۹۵۴	جناب فقیر محمد صاحب مجاہد پیر باڑی بلگام	عکار
۹۵۵	جناب فخر الدین صاحب قادر صاحب "	عکار
۹۵۶	جناب منشی فخر الدین صاحب علی بیگ صاحب ریاست کولہاپور	عکار
۹۵۷	جناب فخر الدین صاحب ولد نبی صاحب بیلی ہونگل	عکار
۹۵۸	جناب فرید خان صاحب غوث خان صاحب انعامدار بلگام	عکار
۹۵۹	جناب حاجی فتح محمد دوست محمد صاحبان تاجران چرم امرتسر	۵عہ
۹۶۰	جناب ... کے فقیر احمد صاحب دہاروار	عکار
	ردیف (ق)	
۹۶۱	جناب بابو قاسم علی صاحب موٹو ٹائپ پبلشنگ	عمر
۹۶۲	جناب قمر علی صاحب ڈرائیور بیجاپور	عہ
۹۶۳	جناب حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان تاجران چرم امرتسر	۵عہ
۹۶۴	جناب قتال احمد صاحب ٹیلر مکان دادو صاحب ککر محلہ صدر بازار بلگام	عکار
۹۶۵	جناب قتال احمد قاسم صاحب ککر محلہ صدر بازار بلگام	عکار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۹۶۶	جناب قاسم خان احمد خان صاحب لوہے کی دوکان والے مارکیٹ بلگام	عکار
۹۶۷	جناب قتال صاحب امام صاحب خانہ پوری بلگام	عکار
۹۶۸	جناب قاسم صاحب حسین صاحب مقاصی مارکٹ بلگام	عکار
۹۶۹	جناب قاسم صاحب جنگلی صاحب پٹیل بیکن مرڈی بلگام	عکار
۹۷۰	جناب قاسم صاحب چاند صاحب ہنوڑی ہوکیری بلگام	عکار
۹۷۱	جناب قاسم صاحب سلیمان صاحب مجاور مارکٹ بلگام	عکار
۹۷۲	جناب قتال صاحب اسد صاحب مجاور مجاور محلہ بلگام	عکار
۹۷۳	جناب قتال میان صاحب زنگونی انگول بلگام	عکار
۹۷۴	جناب قطب الدین صاحب اکبر صاحب پیرزادہ بلگام	عکار
۹۷۵	جناب قتال احمد صاحب گنگٹ صاحب مجاور بلگام	عکار
۹۷۶	جناب قاسم صاحب قتال صاحب مارکٹ بلگام	عکار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۹۷۷	جناب قاسم صاحب جمال صاحب ریاست	
	کولھاپور	عہ/
۹۷۸	جناب قاسم صاحب حسین صاحب ہیڈل بلگام	عہ/
	جناب قطب الدین صاحب بڑے صاحب	
	پیکوڑی بلگام	عہ/
۹۷۹	جناب قاسم صاحب ماسٹر بلگام	عہ/
۹۸۰	جناب قطب الدین صاحب محی الدین صاحب	
	چکوڑی بلگام	عہ/
۹۸۱	جناب قتال میاں ولد بڑے صاحب بلگام	عہ/
۹۸۲	جناب قاسم صاحب سلطان صاحب چکوڑی بلگام	عہ/
۹۸۳	جناب قطب الدین صاحب خطیب بلگام	عہ/
۹۸۴	جناب قلندر صاحب داؤن کھیرہ بلگام	عہ/
۹۸۵	جناب قاسم صاحب سلطان صاحب کنٹوڑ	عہ/
۹۸۶	جناب قادر بیگ صاحب کوتوالی محلہ بلگام	عہ/
۹۸۷	جناب قتال احمد صاحب غوثو میاں صاحب	
	مالی محلہ بلگام	عہ/
	ردیف (ک)	
۹۸۸	جناب کریم بخش مداری صاحب شملہ	۲/
۹۹۰	جناب بابو کریم بخش صاحب دفتر آب و ہوا شملہ	۸/
۹۹۱	جناب کمال صاحب خانہ پیری مارکٹ بلگام	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	ردیف (گ)	
۹۹۲	جناب گل خاں صاحب ٹھیکیدار ہاؤس شملہ	عہ/
۹۹۳	جناب چودھری شیخ گامن صاحب شملہ	عہ/
۹۹۴	جناب گھورو صاحب امو میاں صاحب	
۹۹۵	مارکٹ بلگام	عہ/
۹۹۶	جناب گھورو صاحب باغبان ایم ہیلی بلگام	عہ/
۹۹۷	جناب گھورو صاحب آدم صاحب مجاور محلہ	عہ/
۹۹۸	جناب گجبار صاحب بڑے صاحب	
	ہوکیری بلگام	عہ/
۹۹۹	جناب گھورو صاحب بہمنی بلگام	عہ/
۱۰۰۰	جناب گجبار صاحب سلطان صاحب	
	باغبان ہوکیری بلگام	عہ/
۱۰۰۱	جناب گھورو صاحب داور صاحب نعلبند	
	باشیبان محلہ بلگام	عہ/
	ردیف (ل)	
۱۰۰۲	جناب لالہ صاحب عمر صاحب گادی قصاب	
	۱۲ قصاب محلہ بلگام	عہ/
۱۰۰۳	جناب لالہ صاحب حسن صاحب تلعہ دار	
	چاندو محلہ بلگام	عہ/
۱۰۰۴	جناب لالہ صاحب عبداللہ صاحب دشیہ بلگام	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۰۰۵	جناب بابو لیاقت اللہ صاحب دفتر آب وہوا شملہ	۴ر
۱۰۰۶	جناب لالہ میاں صاحب مستان دہنموڑی ملکام	عا ر
	ردیف (م)	
۱۰۰۷	جناب محمد حسین صاحب ٹھیکیدار صدر بازار حسن پور سٹیٹ امتہال ملک آسام	عہ
۱۰۰۸	جناب محمد سعید صاحب نقیبہ بھیری ضلع بہار	عا ر
۱۰۰۹	جناب منشی محمد یعقوب صاحب ناظم انجمن ہدایت الاسلام مالی گاؤں	عا ر
۱۰۱۰	جناب محمد شاہ صاحب شملہ	عہ ر
۱۰۱۱	جناب حاجی مولا بخش صاحب شملہ	۴ر
۱۰۱۲	جناب سید محی الدین شاہ صاحب "	۲ر
۱۰۱۳	جناب شیخ محبوب الٰہی کرم الٰہی صاحبان "	عہ ر
۱۰۱۴	جناب شیخ محمد شرف صاحب تمباکو فروش "	عہ ر
۱۰۱۵	جناب محمد ذکریا صاحب گھڑی ساز "	۸ر
۱۰۱۶	جناب چودھری محمد بخش صاحب بازار بیضہ فروشاں شملہ	عہ ر
۱۰۱۷	جناب محمد حلیم صاحب بازار بیضہ فروشاں شملہ	۲ر
۱۰۱۸	جناب مراد بخش برکت اللہ صاحب میوہ فروش شملہ	۸ر
۱۰۱۹	جناب محبوب بخش صاحب بازار بیضہ فروشاں شملہ	۴ر
۱۰۲۰	جناب بابو سید محی الدین شاہ صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ	عہ ر
۱۰۲۱	جناب حافظ محمد بخش صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ	عہ ر
۱۰۲۲	جناب منشی محمد بخش صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ	۴ر
۱۰۲۳	جناب بابو مبارک حسین صاحب دفتر آب وہوا شملہ	۲ر
۱۰۲۴	جناب میر بخش صاحب دفتر آب وہوا شملہ	۲ر
۱۰۲۵	جناب منعم علی صاحب اگزامنر آفس شملہ	۴ر
۱۰۲۶	جناب بابو محمد علی صاحب کاپی ہولڈر مونوٹائپ پریس شملہ	۲ر
۱۰۲۷	جناب منشی ممتاز حسین صاحب کلرک پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہ ر
۱۰۲۸	جناب بابو محی الدین صاحب کلرک پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہ ر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۰۲۹	معرفت شیخ محمود صاحب منجانب کتبخانہ انجمن اسلامیہ سید پورہ سورت	صہ/
۱۰۳۰	جناب سیٹھ محمد علی آدم علی صاحب سوداگر بلاسپور	عہ/ر
۱۰۳۱	جناب محمد صادق وپیر محمد صاحب سوداگر بلاسپور	[illegible]
۱۰۳۲	جناب سیٹھ محمد ابراہیم صاحب سوداگر بلاسپور	ھہ/ر
۱۰۳۳	جناب مولوی محی الدین صاحب موچی دروازہ نمبر ۲۹۹ لشکر بنگلور	ے/ر
۱۰۳۴	جناب حافظ محمد حلیم صاحب آنریری مجسٹریٹ کانپور	ما/ر
۱۰۳۵	جناب میاں محمد شریف بابو عبدالرحمٰن صاحبان تاجران چرم امرتسر	ا/ر
۱۰۳۶	جناب میاں محمد شریف وزیر محمد فضل حسین صاحبان تاجران چرم امرتسر	عسہ
۱۰۳۷	جناب سیٹھ محمد عمر حاجی کریم صاحب اکسلہ	عکا/ر
۱۰۳۸	جناب سید محمد حسن صاحب دسنہ ضلع پٹنہ	عہ/ر
۱۰۳۹	جناب مولوی سید محمد یعقوب صاحب	عہ/ر
۱۰۴۰	جناب محمد علی صاحب ٹیلر کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عکا/ر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۰۴۱	جناب محمد صاحب چانل نالے ککاکر محلہ صدر بازار بلگام	عکا
۱۰۴۲	جناب مرتضی صاحب ٹیلر کاکر محلہ صدر بلد ۲ بلگام	عکا/ر
۱۰۴۳	جناب مرتضی صاحب اہی فروش کاکر محلہ صدر بازار بلگام	عکا/ر
۱۰۴۴	جناب محی الدین صاحب عثمان صاحب ٹین والے مارکٹ بلگام	عکا/ر
۱۰۴۵	جناب محمد قاسم صاحب پٹے والے شیر خان محلہ بلگام	عکا/ر
۱۰۴۶	جناب محمد حسین صاحب محمود صاحب خان [illegible] مارکٹ بلگام	عکا/
۱۰۴۷	جناب محمود صاحب جنگو میاں صاحب رنگونی مارکٹ بلگام	عکا/ر
۱۰۴۸	جناب محمد علی صاحب چودھری مارکٹ بلگام	عکا/ر
۱۰۴۹	جناب محی الدین صاحب نیجمنی مارکٹ بلگام	عکا/
۱۰۵۰	جناب محمد عثمان صاحب محمد قاسم صاحب ترک مارٹی بلگام	عکا/ر
۱۰۵۱	جناب محمد صاحب گٹ صاحب محلہ شنگا پور	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	خانہ پور بلگام	عمار
١٠٥٢	جناب محمد غوث صاحب دادا میان صاحب سوداگر نندگڑھ قاضی محلہ بلگام	عمار
١٠٥٣	جناب محی الدین صاحب محمد صاحب اکک نندگڑھ بلگام	عمار
١٠٥٤	جناب محمد یعقوب صاحب عثمان صاحب نندگڑھ بلگام	عمار
١٠٥٥	جناب محمد غوث صاحب گمٹے صاحب حوالدار نندگڑھ بلگام	عمار
١٠٥٦	جناب میران صاحب جمعہ میان صاحب بیجاپوری پرانا محلہ نندگڑھ بلگام	عمار
١٠٥٧	جناب محمد صاحب قادر صاحب گاؤقصاب بھاگی واڑی بلگام	عمار
١٠٥٨	جناب محمد عمر صاحب بخشو میان صاحب دہارواڑی بلگام	عمار
١٠٥٩	جناب محمد قاسم صاحب غوث خان صاحب بھاگا واڑی بلگام	عمار
١٠٦٠	جناب میران خان صاحب علی خان صاحب منہار مارکٹ بلگام	عمار
١٠٦١	جناب محی الدین صاحب عبداللہ صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	تمباکو والے مارکٹ بلگام	عمار
١٠٦٢	جناب محمد اسمعیل صاحب ہوٹل والے صدر بازار بلگام	عمار
١٠٦٣	جناب محمد صاحب راجہ احمد صاحب مالی محلہ بلگام	عمار
١٠٦٤	جناب محمد غوث صاحب محمد قاسم صاحب ہسور ڈاٹ ہوہ بلگام	عمار
١٠٦٥	جناب محمد صاحب حسن صاحب مقدم گوکاک بلگام	عمار
١٠٦٦	جناب محمد حسین صاحب راجہ صاحب مہار کنٹور ضلع بلگام	عمار
١٠٦٧	جناب مردان صاحب باغبان دیلہ روآ	
١٠٦٩	جناب محمد صاحب گجبار صاحب کالا باغبان ہوکیری بلگام	عمار
١٠٧٠	جناب محمد علی صاحب محی الدین صاحب ماری حالی بھنڈی بازار بلگام	عمار
١٠٧١	جناب محمد صاحب حسین صاحب ٹمکو کمپے مارکٹ بلگام	عمار
١٠٧٢	جناب محمد صاحب غفور الدین صاحب بلگام	عمار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۰۷۳	جناب محمد قاسم صاحب گجوار صاحب ملاڈدی والے ہوکیری بلگام	عار
۱۰۷۴	جناب مخدوم صاحب امین صاحب باغبان بہاگن واڑی بلگام	عار
۱۰۷۵	جناب محبوب صاحب مٹھے صاحب ملا سندھی کربیٹ بلگام	عار
۱۰۷۶	جناب محی الدین صاحب نورالدین صاحب شمس الدین والے محلہ گوکاگ بلگام	عار
۱۰۷۷	جناب میان خان صاحب نجی الدین خان صاحب گلاہو گوکاگ بلگام	عار
۱۰۷۸	جناب مخدوم صاحب عطار ہلیال ضلع کاروار	عار
۱۰۷۹	جناب محمد ہاشم صاحب ٹین مرچنٹ صدر بازار بلگام	عار
۱۰۸۰	جناب محمد اسمٰعیل صاحب معرفت بابا ابراہیم صاحب آرمی کنٹراکٹر صدر بازار بلگام	عار
۱۰۸۱	جناب میران صاحب عثمان صاحب مجاور پیر باڑی بلگام	عار
۱۰۸۲	جناب محمد صاحب سلطان صاحب چھاپوری پیر باڑی بلگام	عار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۰۸۳	جناب محمد حسین صاحب دستگیر صاحب نداف بلگام	عار
۱۰۸۴	جناب محمد صاحب حسین صاحب لنجل بلگام	عار
۱۰۸۵	جناب ملک صاحب بڑے صاحب پٹیل یکین مرڈی بلگام	عار
۱۰۸۶	جناب محی الدین صاحب ہنی نبد یکین مرڈی بلگام	عه
۱۰۸۷	جناب محمد حسین صاحب دادا میان صاحب پیرزادہ متولی بلگام	عار
۱۰۸۹	جناب محمد غوث صاحب محی الدین صاحب مارکٹ بلگام	عار
۱۰۹۰	جناب محمد قاسم محمد غوث صاحب بلگام	عار
۱۰۹۱	جناب محی الدین صاحب جنگو میان صاحب مارکٹ بلگام	عار
۱۰۹۲	جناب محمد صاحب لال خان صاحب نندار ی محلہ رام درگ بلگام	عار
۱۰۹۳	جناب محمد حسین صاحب فخرالدین صاحب نندار ی محلہ رام درگ بلگام	عار
۱۰۹۴	جناب محمد صاحب چودہری ہبلی ضلع دہارواڑ	عار
۱۰۹۵	جناب محمد ہاشم صاحب بیڑی والے ہبلی ضلع دھاروار	عار

نمبر شمار	نام نامی	رقم	نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۰۹۶	جناب محمد غوث صاحب دھاروار	عکا/		بی۔ الیف گوکاگ	عکا/
۱۰۹۷	جناب محمد اکبر خان صاحب غوث خان		۱۱۰۹	جناب محمد صاحب ولد جانی صاحب دہاروار	عکا/
	صاحب چکوڑی بلگام	عکا/	۱۱۱۰	جناب محمد قاسم گھوڑہ صاحب دہاسوار	عکا/
۱۰۹۸	جناب محی الدین صاحب مسن		۱۱۱۱	جناب مخدوم صاحب قمرالدین صاحب	
	کاکر محلہ بلگام	عکا/		بیڑی والے خانہ پور دہارواڑ	عکا/
۱۰۹۹	جناب محی الدین صاحب حضرت صاحب		۱۱۱۲	جناب محمد صاحب ولد عبدالحمید صاحب	
	چکوڑی بلگام	عکا/		سوداگر دہارواڑ	عکا/
۱۱۰۰	جناب محمد قاسم صاحب کاکر محلہ بلگام	عکا/	۱۱۱۳	جناب میران صاحب حسین صاحب ملا	
۱۱۰۱	جناب محمد غوث صاحب خسرو بلگام	عکا/		بلگام	عکا/
۱۱۰۲	جناب محمد غوث صاحب کلاں کاکر محلہ		۱۱۱۴	جناب محی میران صاحب ولد سلطان صاحب	
	بلگام	عکا/		چکوڑی بلگام	عکا/
۱۱۰۳	جناب محی الدین صاحب راجہ صاحب		۱۱۱۵	جناب محی الدین صاحب ولد عبدالرزاق	
	یکن مرڈی بلگام	عکا/		صاحب حاجی گروش بلگام	عکا/
۱۱۰۴	جناب محی الدین صاحب سنگمر یکن مرڈی		۱۱۱۶	جناب محمد غوث ولد بابا صاحب پٹیل	
	بلگام	عکا/		گروش بلگام	عکا/
۱۱۰۵	جناب محمد ہاشم صاحب نبی صاحب تحصیلدار		۱۱۱۷	جناب محمود لال باباجی صاحب کنسٹرکٹر گروش بلگام	عکا/
	سیوتی بلگام	عکا/	۱۱۱۸	جناب محمد غوث صاحب عبدالرسول صاحب	
۱۱۰۶	جناب منو صاحب نعلبند دہاروار	عکا/		ٹین والے کپور بلگام	عکا/
۱۱۰۷	جناب محمد غوث صاحب چکوڑی بلگام	عکا/	۱۱۱۹	جناب مخدوم صاحب حسین صاحب عطار	
۱۱۰۸	جناب محمد نبی صاحب ابن غلام حسین صاحب			کپور بلگام	عکا/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۱۲۰	جناب محمد صاحب قاسم صاحب کمہار بلگام	عکار
۱۱۲۱	جناب بابا صاحب عطار باچھا پور بلگام	عکار
۱۱۲۲	جناب محمد انور خان صاحب جمعدار بلگام	عکار
۱۱۲۳	جناب محمد غوث صاحب قاضی ہوڈیا گوما	عکار
۱۱۲۴	جناب محمد مستان صاحب سکریٹری انجمن ریلوے اسلامیہ ہبلی	عکار
۱۱۲۵	جناب گٹ صاحب ہاشم صاحب قاضی دہاروار	عکار
۱۱۲۶	جناب محمد حسین میران صاحب دہاروار ہلیاری چین بازار	عکار
۱۱۲۷	جناب غوث صاحب ٹیلر ماسٹر مالی محلہ بلگام	عکار
۱۱۲۸	جناب محمد منیر صاحب دہاروار	عکار
۱۱۲۹	جناب محمد حافظ صاحب دیسائی دہاروار	عکار
۱۱۳۰	جناب مکھولا صاحب نھنے صاحب خانہ پور بلگام	عکار
	ردیف (ن)	
۱۱۳۱	جناب چودھری نور بخش صاحب میوہ فروش شملہ	عہر
۱۱۳۲	جناب نبی بخش صاحب میوہ فروش شملہ	عہر
۱۱۳۳	جناب نہال صاحب بزار بفیہ فروشان شملہ	۴ر
۱۱۳۴	جناب نبی بخش عبدالقدیر صاحب بازار بفیہ فروشان شملہ	۴ر
۱۱۳۵	جناب بابو نور بخش صاحب دفتر آب رسانی شملہ	۲ر
۱۱۳۶	جناب نصیر الدین صاحب اگزامنر آفس	۴ر
۱۱۳۷	جناب بابو نور الدین صاحب کلرک ریونیو ڈیپارٹمنٹ شملہ	عکار
۱۱۳۸	جناب مولوی نظیر الحسن صاحب کلرک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہر
۱۱۳۹	جناب نتھے صاحب حسین صاحب ملا دوکاندار قصاب محلہ بلگام	عکار
۱۱۴۰	جناب ننھے میاں صاحب شیخ گذرنگ گلی مدراس	عکار
۱۱۴۱	جناب مولوی نظام الدین محمد شریف صاحبان تاجران چرم امرتسر	عـہ
۱۱۴۲	جناب نینا محمد صاحب اکولہ (برار)	عکار
۱۱۴۳	جناب نبی صاحب پیر صاحب منڈی خانہ پور بلگام	عکار
۱۱۴۴	جناب نبی صاحب امام صاحب دلشنوی بلگام	عکار
۱۱۴۵	جناب نبی صاحب مردان سانی منور دعاتیا	عکار
۱۱۴۶	جناب نبی صاحب میران صاحب مدرس آہنی بلگام	عکار

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	ردیف (و)	
۱۱۴۷	جناب والدہ عبدالحمید صاحب شملہ	۸ر
۱۱۴۸	جناب بابو وقار حسین صاحب کلرک لیجسلیٹو ڈپارٹمنٹ شملہ	عہر
۱۱۴۹	جناب ولی محمد صاحب اکولہ (برار)	۸ر
۱۱۵۰	جناب سیٹھ ولی محمد نور محمد صاحب اکولہ	ع۸ر
۱۱۵۱	جناب دبیر بیدر ایا صاحب ہوکری	ع۸ر
۱۱۵۲	منجانب والد سید ریاست علی متعلم دار العلوم ندوہ	صر
	ردیف (ہ)	
۱۱۵۳	جناب ہاشم صاحب جنگو میان صاحب رنگونی مارکٹ بلگام	عسار
۱۱۵۴	نامعلوم الاسم معرفت سید ہاشم طالبعلم دار العلوم ندوہ لکھنؤ	عہر
	ردیف (ی)	
۱۱۵۵	جناب شیخ یوسف ابن شیخ آدم صاحب کلرک پوسٹ آفس اکولا ضلع کمانسٹرا	سے ر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۱۵۶	جناب یوسف صاحب تاشہ والے کاکر محلہ صدر بازار بلگام	ع۸ر
۱۱۵۷	جناب یعقوب صاحب اسمعیل صاحب پیر باڑی بلگام	ع۸ر
۱۱۵۸	جناب یعقوب صاحب ویشنور بلگام	ع۸ر
۱۱۵۹	جناب سیٹھ مار محمد ایوب صاحب سوداگر بلاسپور	عہر
	متفرق	
۱۱۶۰	بقیہ قیمت فروخت چھلا طلائی جلسہ ناگپور	۶/۷
۱۱۶۱	قیمت یک عدد چوڑی یک عدد روپیہ کھوٹا	
۱۱۶۲	جوچندہ بلانام وصول ہوا	ع۸ر
۱۱۶۳	از ساکنان آکمدی معرفت سید احمد طالبعلم دار العلوم ندوہ لکھنؤ ضلع پٹنہ	عہر
	میزان کل	للعہ/ ۷
	دوہزار سات سوتراسی روپے سات آنے سات پائی	

دستخط { سید عبدالحی ناظم ندوۃ العلما (مولانا حکیم)

سید محمد علی حسن (خان)، معتمد مال (صفی الدولہ حسام الملک نواب)

فہرست چندہ وظائف از یکم ستمبر ۱۹۱۸ء لغایتہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۹ء

(بہ ترتیب حروف تہجی)

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	ردیف (الف)	
۱۶۶۴	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری (لکھنؤ)	لـ
۱۶۶۵	جناب سید حاجی اسمعیل صاحب داود موتالا صاحب پوسٹ بکس نمبر ۴۴۵ ڈربن نٹال (سوتھ افریقہ)	[illegible] ۵
۱۶۶۶	جناب اونگیے عبد الرحمان صاحب حاجی حطیب قادر بادشاہ صاحب کمپنی گذنگ گلی مدراس	۵
۱۶۶۷	جناب اسمعیل قاسم صاحب لنگڑے مرچوان [illegible] سورت	۵
۱۶۶۸	جناب حاجی احمد محمد صاحب مالکا کھوڑ ضلع سورت	للعہ/
۱۶۶۹	جناب بابو اللہ بخش صاحب بکس ہولڈر مونوٹائپ پریس شملہ	عا/
۱۶۷۰	جناب منشی سید اشفاق احمد صاحب کمپازیٹر مونوٹائپ پریس شملہ	۲/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	ردیف (ب)	
۱۶۷۱	جناب منشی برکت علی صاحب کلرک ریلوے بورڈ شملہ	۱۸/
	ردیف (پ)	
۱۶۷۲	جناب پیرجی بشیر الدین صاحب کمپازیٹر مونوٹائپ پریس شملہ	۸/
	ردیف (ح)	
۱۶۷۳	جناب مولانا محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور صدر الصدور امور مذہبی حیدرآباد دکن بابت قیمت فروخت پارچہ مرسلہ	۱عہ
۱۶۷۴	جناب بابو حبیب اللہ سپرنٹنڈنٹ چونگی شملہ	عا/
۱۶۷۵	جناب بابو حبیب اللہ خان صاحب کے بورڈ آپریٹر مونوٹائپ پریس شملہ	۱۴/
۱۶۷۶	جناب منشی حشمت علی خان صاحب کمپازیٹر " "	۲/
	ردیف (خ)	
۱۶۷۸	جناب بابو سید خلیل شاہ صاحب کلرک ڈیپارٹمنٹ شملہ	۲/
	ردیف (ر)	
۱۶۷۹	جناب ریاست حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا چھپرہ	۵عہ
	ردیف (س)	
۱۶۸۰	جناب بابو سید حسین صاحب کلرک ریلوے بورڈ شملہ	عا/
	ردیف (ع)	
۱۶۸۱	جناب بابو عبد الغفار خان صاحب بورڈ آپریٹر مونوٹائپ پریس شملہ	۲/

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۶۸۲	جناب منشی عبدالرشید صاحب صاحب کلرک فائنانشل ڈیپارٹمنٹ شملہ	۴ر
۱۶۸۳	جناب مولوی علی نقی صاحب انسپکٹر جنگی شملہ	عگار
۱۶۸۴	جناب بابو عبدالرحیم صاحب کلرک ریلوے بورڈ شملہ	عہر
۱۶۸۵	جناب بابو عبدالحمید صاحب کلرک ریلوے بورڈ شملہ	۴ر
۱۶۸۶	جناب بابو عبدالرشید خان صاحب اسسٹنٹ ٹنکسن ہولڈر مونوٹائپ پریس شملہ	۴ر
۱۶۸۷	جناب عزیز خان صاحب سوداگر ٹی شملہ	عہر
۱۶۸۸	جناب بابو عبدالعزیز صاحب سب اوورسیر میونسپل کمیٹی شملہ	صہر
۱۶۸۹	جناب منشی عبدالستار صاحب سوداگر شال شملہ	عہر
۱۶۹۰	جناب شیخ عبدالغفور صاحب گاذر قیمت چرم قربانی	۸ر
۱۶۹۱	جناب مولوی عبدالحی صاحب ریلوے بورڈ شملہ	عہر

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۶۹۲	جناب منشی عبدالعزیز صاحب کمپازیٹر مونوٹائپ پریس شملہ	۲ر
۱۶۹۳	جناب منشی عبدالحمید صاحب کمپازیٹر مونو ٹائپ پریس شملہ	۴ر
۱۶۹۴	جناب مرزا علیم الدین صاحب کمپازیٹر مانوٹائپ پریس شملہ	۴ر
۱۶۹۵	جناب منشی عبدالعزیز صاحب کمپازیٹر مانو ٹائپ پریس شملہ	۴ر
۱۶۹۶	جناب منشی عبدالکریم صاحب کمپازیٹر مانوٹائپ پریس شملہ	۲ر
۱۶۹۷	جناب عبدالکریم صاحب تاجر بسکٹ سوداگر واڑہ سورت	صہر
۱۶۹۸	جناب ملّی بھائی عیسیٰ بھائی صاحب وکیل بھڑوچ	صہر
۱۶۹۹	جناب سیٹھ عبدالرشید صاحب معرفت آیچ ایم سعید صاحب اینڈ کمپنی مول جی جیٹھا مارکٹ پوسٹ نمبر ۲ بمبئی (وظیفہ رشیدیہ)	عصہ مر
	ردیف (غ)	
۱۷۰۰	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی کارونڈل کولار گولڈ فیلڈ صوبجات میسور	صہ

نمبر شمار	نام نامی	رقم	نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۷۰۱	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل		۱۷۱۰	محمد اسمٰعیل ابراہیم لوجی صاحب کٹھور ضلع سورت	عہ
	ندوۃ العلما شملہ	عہ	۱۷۱۱	جناب سیٹھ محمد موسیٰ ل صاحب اڈیٹر ۳۷ سٹریٹ	
۱۷۰۲	جناب منشی غریب اللہ صاحب کمپازیٹر			پوسٹ بکس نمبر ۶۸ معرفت مولوی ابوالظفر صاحب	
	مونوٹائپ پریس شملہ	۴ر		رنگون	عہ
	ردیف (ف)		۱۷۱۲	جناب چودھری حفیظ الرحمن صاحب نمبر ۳۱	
۱۷۰۳	جناب چودھری نقیر حید صاحب ساکن			مرچنٹ سٹریٹ رنگون	عہ
	احمد نگر کوتوالی جمنبل علاقہ بمبئی	عہ	۱۷۱۳	جناب منشی محمد شریف صاحب مدرس کٹھور	
	ردیف (ل)			ضلع سورت	صر
۱۷۰۴	جناب منشی لطف الرحمن صاحب کلرک دفتر		۱۷۱۴	جناب مولوی نعیم الدین صاحب قیمت چرم	
	کنٹونمنٹ	۸ر		قربانی	بیر
۱۷۰۵	جناب منشی لیاقت حسین صاحب کمپازیٹر		۱۷۱۵	جناب بابو محمد حسین خان صاحب ریلوے بورڈ شملہ	عار
	مانوٹائپ پریس شملہ	۴ر	۱۷۱۶	جناب محمد یٰسین صاحب کلرک شملہ	عار
۱۷۰۶	جناب منشی لیاقت حسین صاحب نمبر ۲		۱۷۱۸	جناب بابو محمد شعبان صاحب دفتر جنگی	
	کمپازیٹر مانوٹائپ پریس شملہ	۲ر		شملہ	عار
	ردیف (م)		۱۷۱۹	جناب بابو محمد بخش صاحب دفتر جنگی شملہ	عہ
۱۷۰۷	جناب آنریبل نواب محمد مزمل اللہ خان صاحب		۱۷۲۰	جناب بابو محمد شریف صاحب دفتر جنگی	
	رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ	سار		شملہ	۸ر
۱۷۰۸	جناب محمد موسیٰ سیٹھ صاحب بابتہ سنہ ۱۹۱۱ و ۱۲ء		۱۷۲۱	جناب بابو مقبول شاہ صاحب	
	گوڈاؤن سٹریٹ مدراس	۱۱ر		شملہ	عہ
۱۷۰۹	منجانب جناب مریم بی بی صاحبہ مرحومہ بذریعہ		۱۷۲۲	جناب بابو محمد ابراہیم صاحب کلرک ریلوے بورڈ	عہ

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۷۲۳	جناب بابو محمد شریف صاحب کی بورڈ آپریٹر مانو ٹائپ پریس شملہ	۸/
۱۷۲۴	جناب محمد عثمان صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ مانو ٹائپ پریس شملہ	۴/
۱۷۲۵	جناب مرزا معز الدین بیگ صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ مانو ٹائپ پریس شملہ	۴/
۱۷۲۶	جناب منشی محمد حسین صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ مانو ٹائپ پریس شملہ	۴/
۱۷۲۷	جناب بابو محمد یوسف صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ مانو ٹائپ پریس شملہ	۲/
	ردیف (ن)	
۱۷۲۸	عالیجناب نواب صاحب بہادر والئی ریاست بہاولپور	عا/
۱۷۲۹	جناب خان بہادر آنریبل نواب چودھری	
۱۷۳۰	سید نواب علی صاحب رئیس ڈھاکہ قسط ۲ دستخط اسٹریٹ کلکتہ بابت ۱۹۱۳	[illegible]
۱۷۳۱	جناب بابو نور بخش صاحب کلرک ریلوے بورڈ شملہ	عہ/
۱۷۳۲	جناب بابو نذیر الدین صاحب کلرک بنک شملہ	عہ/
۱۷۳۳	جناب منشی نذر محمد خان صاحب کمپازیٹر	

نمبر شمار	نام نامی	رقم
۱۷۳۴	مانو ٹائپ پریس شملہ	۴/
	ردیف (و)	
۱۷۳۵	جناب محترمہ والدہ احمد وافو جی دادا بھائی صاحب سیٹھ سید پورہ سورت	۵سہ
۱۷۳۶	جناب منشی ولی محمد صاحب کمپازیٹر مانو ٹائپ پریس	۲/
	ردیف (ہ)	
۱۷۳۷	جناب منشی ہاشم حسن صاحب ریائونٹ ڈپو احمد نگر لعلبندی محلہ علاقہ بمبئی	سہ
۱۷۳۸	جناب بابو ہاشم صاحب کمپازیٹر مانو ٹائپ پریس شملہ	۸/
	ردیف (ی)	
۱۷۳۹	جناب سید یوسف صاحب منجانب سید اسمٰعیل صاحب مرحوم ایوننگ بازار اور پارک ٹون مدراس	عہ۵

میزان کل

اسیاعہ ۱۳/

دو ہزار تین سو دس روپے تیرہ آنے

دستخط - سید عبدالحی ناظم ندوۃ العلما (مولانا) سید محمد علی حسن خان (صفی الدولہ حسام الملک نواب)

معتمد مال

فہرست چندہ تعمیر مسجد از یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء لغایتہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	ردیف (خ)	
۱۷۴۰	معرفت جناب مولانا محمد خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری برائے تعمیر چاہ مسجد	۳/
	ردیف (ر)	
۱۷۴۱	جناب مولانا حاجی سر رحیم بخش صاحب کے۔ سی۔ آئی۔ ای پریسیڈنٹ کونسل آف ایجنسی ریاست بہاولپور	۵/
	ردیف (م)	
۱۷۴۲	جناب حافظ محمد حلیم صاحب آنریری مجسٹریٹ کانپور (برائے جائے نماز مسجد)	۱/
	میزان کل	
	ایک ہزار دو سو روپیہ	
	دستخط سید عبد الحی ناظم ندوۃ العلماء (مولانا حکیم) — سید محمد علی حسن خان معتمد مال (صفی الدولہ حسام الملک نواب)	

فہرست چندہ زکوٰۃ از یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء لغایتہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء

نمبر شمار	نام نامی	رقم
	ردیف (الف)	
۱۷۴۳	جناب ابراہیم اعظم صاحب نیتال والے دسی لیٹ بذریعہ محمد بابا صاحب تاجر چوب جہانگی سید پورہ سورت	عـــہ
۱۷۴۴	جناب ڈاکٹر اسد اللہ خان صاحب بر بہا معرفت علی گوہر صاحب کلرک دفتر انگریزی کوہاٹ	۵/
۱۷۴۵	جناب ماسٹر امراؤ علی صاحب سندیلہ ضلع ہردوئی	۴/
	ردیف (ع)	
۱۷۴۶	جناب سیٹھ عبد الرشید صاحب معرفت ایچ ایم سعید صاحب اینڈ کو مولجی جتبیا مارکٹ پوسٹ ۲ بمبئی	۱/

نمبر شمار	نام نامی		رقم
۱۷۴۸	جناب سید عثمان قاسم صاحب۔	اکولہ	صر
۱۷۴۹	جناب جمعدار عبداللہ صاحب موضع تو تیکی ڈاکخانہ کاموکی ضلع گجرانوالہ		سعہ
۱۷۵۰	جناب سیٹھ حاجی عمر شریف صاحب	اکولہ	عا ر
	ردیف (غ)		
۱۷۵۱	جناب مولوی غلام احمد صاحب ۱۳ مرچنٹ سٹریٹ رنگون		عہ
	ردیف (ک)		
۱۷۵۲	جناب خواجہ کبیر جو صاحب۔ شملہ		صر
	ردیف (م)		
۱۷۵۳	جناب میاں محمد امین محمد صدیق صاحبان کپور محلہ بابو حجام پوسٹ ۹ بمبئی		ما ر
۱۷۵۴	جناب حکیم محمد امین صاحب ندوی و عبدالکریم صاحب ندوی معرفت محمد صدیق و عبدالغنی صاحبان اندر شہر پشاور		ما ر
۱۷۵۵	جناب حافظ محمد عمر صاحب تاجر معرفت خان بہادر حاجی کریم بخش صاحب اینڈ سنز محلہ بابو حجام پوسٹ ۹ بمبئی		ے
۱۷۵۶	جناب مولوی منعم الدین صاحب آگزامنر مونوٹائپ پریس شملہ		عہ ۲ ر
۱۷۵۷	جناب سیٹھ حاجی محمد ایوب صاحب	اکولہ	صر
۱۷۵۹	جناب سردار محمد خان صاحب سوداگر منڈلہ (سی پی)		صر
۱۷۶۰	جناب شیخ محمد فاضل صاحب ٹھیکہ دار مالگذار ہوشنگ آباد		صر
۱۷۶۱	جناب شیخ منظور علی صاحب کوہ شملہ		صر
	میزان کل صاحب عہ ۲ ر مبلغ پانچوتون روپیہ دو آنہ		
دستخط	سید عبدالحی ناظم ندوۃ العلماء (مولانا حکیم) — سید محمد علی حسن (خان) معتمد مال (صفی الدولہ حسام الملک نواب)		

فہرست چندہ تعمیر دار الاقامہ از یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء لغایتہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء

ردیف (ع)

۱۷۶۲	جناب جمو حاجی عظیم الدین صاحب کمپنی وانم باڑی (مدراس)	۵۰

ردیف (م)

۱۷۶۳	جناب نواب سر میر مظفر حسین خان صاحب نواب محل سورت	۵۰

دستخط { سید عبد الحی ناظم ندوۃ العلما (مولانا حکیم) — سید محمد علی حسن (خان) معتمد مال (صفی الدولہ حسام الملک نواب) — میزان کل مبلغ ایک سو روپیہ ۱۰۰

فہرست چندہ کتب خانہ از یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء لغایتہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء

ردیف (ش)

۱۷۶۴	جناب مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھل ضلع کرنال	۲

ردیف (ع)

۱۷۶۵	جناب عبد الغفور صاحب محرر وکیل بالا گھاٹ	۴

دستخط { سید عبد الحی ناظم ندوۃ العلما (مولانا حکیم) — سید محمد علی حسن خان معتمد مال (صفی الدولہ حسام الملک نواب) — میزان کل مبلغ چھ روپیہ ۶

فہرست انعام تفسیر و حدیث وانعام طلبا از یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء لغایتہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء

ردیف (ح)

۱۷۶۶	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب تحصیلدار شہر پکا بازار بستی (انعام تفسیر و حدیث)	۱۱۰

ردیف (ع)

نقشہ تنخواہ مدرسین و ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلماء یکم ستمبر ۱۹۱۸ء لغایۃ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۹ء

نمبر شمار	نام	تنخواہ ماہوار فی کس	مدت ملازمت	میزان تنخواہ	کیفیت جن کی تنخواہیں بیس روپیہ یا اس سے کم ہیں ان کو ایک روپیہ ماہوار الاؤنس گرانی دیا جاتا ہے۔
۱	مولانا سید امیر علی صاحب مہتمم دارالعلوم	ا سہ	۸ ماہ ۲۶ یوم	[illegible]	افسوس ہے کہ ۲۶ اپریل ۱۹۱۹ء کو شام کے وقت آپ کا انتقال ہوگیا اس وقت سے اب تک یہ عہدہ خالی ہے۔
۲	مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب مددگار مہتمم	للعہ	۱۳ ماہ	مماعہ	
۳	مولوی شیخ محمد صاحب عرب ادیب اول	ا ر	۱۲ ماہ ۲۱ یوم	[illegible]	
۴	مولوی عبدالسبحان صاحب ادیب دوم	للعہ و صہ	۱۱ ماہ ½ ۲۸ یوم	[illegible]	۴ فروری ۱۹۱۹ء سے بجائے فقیہ دوم کے ادیب دوم مقرر ہوئے اور پانچ روپیہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۵	مولوی محمد یوسف صاحب ادیب سوم	صہ و للعہ	۱۳ ماہ	[illegible]	۴ فروری ۱۹۱۹ء سے پانچ روپیہ ماہوار کا اضافہ ہوا۔
۶	مولوی محمد شبلی صاحب فقیہ اول	صہ	۱۳ ماہ	سماصہ	
۷	مولوی عبدالودود صاحب فقیہ دوم	صہ و للعہ	۱۳ ماہ	[illegible]	۴ فروری سے بجائے قائم مقام مدرس منطق کے فقیہ دوم مقرر ہوئے اور عہ ماہوار کا اضافہ ہوا۔
۸	مولوی عبدالغفور صاحب مدرس منطق	سہ	۷ ماہ ۱۱ یوم	[illegible]	۴ فروری ۱۹۱۹ء کو مدرس منطق سہ ماہوار پر مقرر ہوئے۔
۹	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس اول صرف و نحو	۴ عہ	۱۲ ماہ	سار	یکم اگست ۱۹۱۹ء کو خدمات سے سبکدوش کئے گئے۔
۱۰	مولوی سید علی محسن صاحب مدرس دوم صرف و نحو	ا عہ و عہ	۱۳ ماہ	[illegible]	۱۷ اگست ۱۹۱۹ء سے قائم مقام مدرس اول صرف و نحو ہوئے۔
۱۱	مولوی مصطفےٰ خان صاحب مدرس دوم صرف و نحو	ا عہ	۱۵ یوم	[illegible]	۱۷ اگست ۱۹۱۹ء سے مدرس صرف و نحو دوم عارضی طور پر مقرر ہوئے
۱۲	قاری ابراہیم رشید صاحب مجود	۴ عہ	۱۳ ماہ	[illegible]	
۱۳	مسٹر محمد ظہیر صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر	ا عہ	۱۲ ماہ ۴ یوم	[illegible]	
۱۴	مسٹر احمد حسین صاحب بی۔ اے سکنڈ ماسٹر	۴ ہ	۱۳ ماہ	[illegible]	
۱۵	مسٹر عزیز الحسن خان صاحب تھرڈ ماسٹر	سہ	۱ ماہ ½ ۲۴ یوم	[illegible]	
۱۶	مسٹر عبدالجلیل صاحب فورتھ ماسٹر	عہ و عہ	۱۳ ماہ	سالعہ	یکم اپریل ۱۹۱۹ء سے عہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۱۷	مولوی عزیز الرحمن صاحب مدرس فارسی	عہ	۷ ماہ ۴ یوم	[illegible]	۵ مارچ ۱۹۱۹ء سے دفتر ندوۃ العلماء میں منتقل کئے گئے

نمبر شمار	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت جن کی تنخواہیں ہیں عـہ روپیہ یا اس سے کم ہیں اُن کو ایک روپیہ ماہوار الاؤنس گرانی دیا جاتا ہے
۵	عنایت اللہ چپراسی دفتر ندوۃ العلما	؎	۲ ماہ	؎	بوجہ عدم حاضری کے موقوف کیا گیا
۶	حسین علی چپراسی دفتر ندوۃ العلما	؎	۵ ماہ ۲۷ یوم	للعہ ۱۲/۲	بجائے عنایت اللہ کے اس کا تقرر ہوا
۷	ہدایت علی چپراسی دفتر صیغہ مال	؎	۴ ماہ	عـہ	بجائے پیر بخش کے اس کا مستقل تقرر ہوا
	میزان کل	×	×	اللہ ؎ ۶/	مبلغ ایک ہزار دو سو ساٹھ روپے چھ پائی

دستخط (مولانا حکیم) سید عبد الحی — ناظم ندوۃ العلما

(صفی الدولہ حسام الملک نواب سید محمد علی حسن (خان) — معتمد مال

نقشہ تنخواہ وکلا دار العلوم ندوۃ العلما از یکم ستمبر ۱۹۱۸ء لغایۃ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۹ء

نمبر شمار	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما	ما رہ/عہ	۱۲ ماہ	اللہ عہ	یکم اپریل ۱۹۱۹ء سے عہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۲	مولوی سید حسن شاہ صاحب سفیر	ویلعہ	۱۲ ماہ	للعہ	یکم اپریل ۱۹۱۹ء سے صہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۳	مولوی محمد حسن خان صاحب سفیر	عہ	۴ ماہ	لـہ	یکم مئی ۱۹۱۹ء سے عہ ماہوار وظیفہ پر سفارت کا کام کرنے کو انکا تقرر ہوا
	میزان کل	×	×	(اللہ لـہ)	مبلغ ایک ہزار سات سو اسی روپیہ

دستخط (مولانا حکیم) سید عبد الحی — ناظم ندوۃ العلما

(صفی الدولہ حسام الملک نواب سید محمد علی حسن (خان) — معتمد مال

نقشہ تنخواہ ملازمین کتب خانہ ندوۃ العلما از یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۸ لغایۃ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء

نمبر شمار	نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت جس کی تنخواہ بیس روپئے یا اس سے کم ہے ان کو ایک روپیہ ماہوار الاؤنس گرانی دیا جاتا ہے
۱	منشی عارف الزمان صاحب ناظر کتب خانہ	لعہ	۱۲ ماہ	[illegible]	
۲	مولوی علی محسن صاحب مرتب کتبخانہ	[illegible]	۸ ماہ ۲۹ یوم	[illegible]	
۳	منشی خلیق الزمان صاحب مددگار مرتب کتب خانہ	لعہ	۱۲ ماہ	[illegible]	
۴	رحمت اللہ فراش کتب خانہ	[illegible]	۷ ماہ ۱۲ یوم	[illegible]	اب موقوف ہوگیا ہے
۵	امیر علی فراش	معہ	یکماہ ۱۹ یوم	[illegible]	عارضی طور پر بوجہ رخصت رحمۃ اللہ کے اس کا تقرر ہوا تھا اب موقوف ہوگیا ہے۔
۶	ڈہوڑے گھوسی چوکیدار	عا	ایکماہ	عا	ایکماہ کے لئے عارضی طور پر تقرر ہوا تھا بوجہ رخصت رحمۃ اللہ فراش کتب خانہ کے اب موقوف ہوگیا ہے۔
۷	شیر خان فراش کتب خانہ	[illegible]	دو ماہ ۲ یوم	[illegible]	جولائی سنہ ۱۹۱۹ء سے بجائے رحمۃ اللہ فراش کتب خانہ کے اس کا مستقل تقرر ہوا
	میزان کل	×	×	[illegible]	

مبلغ چھ سو پینتالیس روپے دس آنے چھ پائی

دستخط (مولانا حکیم سید عبد الحی) ناظم ندوۃ العلما

(صفی الدولہ حسام الملک نواب سید محمد علی حسن خان) معتمد مال

(مطبوعہ گلشن ابراہیمی پریس امین آباد۔ لکھنؤ)

ضروری
گذارشِ

اگر آپ
ندوۃ العلماء کے
گذشتہ اور موجودہ حالات سے واقفیت حاصل
کرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل روداد یں منگوا کر ملاحظہ کیجئے

(۱) روداد سال اول حصۂ دوم کانپور ۸/
(۲) روداد سال دوم جلسہ لکھنؤ ۱۲/
(۳) روداد سال سوم جلسہ بریلی ۱۲/
(۴) روداد سال چہارم جلسہ میرٹھ ۱۲/
(۵) روداد سال پنجم جلسہ کانپور ۸/ (۶) روداد سال ششم جلسہ شاہجہانپور ۸/
(۷) روداد سال ہشتم جلسہ پٹنہ ۸/
(۸) روداد سال ہشتم حصۂ اول جلسہ کلکتہ ۸/
(۹) روداد سال نہم امرتسر ۸/
(۱۰) روداد سال دہم جلسہ مدراس ۱۲/
(۱۱) روداد جلسہ دوازدہم دہلی ۸/
(۱۲) روداد جلسہ سیزدہم لکھنؤ ۱۲/
(۱۳) روداد جلسہ چہاردہم لکھنؤ ۸/
(۱۴) روداد جلسہ پانزدہم پٹنہ ۱/
(۱۵) روداد جلسہ

عطائی سند
المشتہر
سید عبد الحی
ناظم ندوۃ العلماء